1،2،3

اسلامی یونیورسٹی مدینہ
کا جامع عربی کورس

لغير الناطقين بها

الدكتور ف. عبد الرحيم

دار العلم

۶۹۹ - آب پارہ مارکیٹ - اسلام آباد

کلید

برائے

پہلا حصہ

مؤلف

ڈاکٹر ف۔ عبد الرحیم

مترجم

الطاف احمد ما لاني عمري

عرض ناشر

اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ نے اب سے ٹھیک دس سال قبل مشہور عربی ریڈر دروس اللغة العربية کا پہلا ہندوستانی ایڈیشن جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی اجازت سے شائع کیا تھا۔اس وقت سے اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور یہ کتاب مختلف اسکولوں کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں شامل نصاب ہو چکی ہے۔

عربی سیکھنے کے خواہشمند غیر طلبہ افراد نے اس جانب توجہ دلائی کہ انگریزی اور دوسری زبانوں میں اس کے لیے ایک ایسی رہنما کتاب تیار کی جائے جو بذات خود عربی سیکھنے میں معاون ہو۔خدا کا شکر ہے کہ انگریزی کلید فروری ۹۷ء میں ہم شائع کر سکے اور اب اس کی اردو کلید شائع ہو رہی ہے جو اردو دان طبقے کے لیے عربی سیکھنے میں انشاءاللہ معاون ثابت ہو گی۔

اللہ سے دعا ہے دیگر زبانوں میں اس کے تراجم شائع کرنے کے وسائل عطا کرے اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید کی زبان کی خدمت کرنے میں ہمارا معاون و مددگار ہو۔

چنئی ۔۱۲
01.02.2000

ایم۔اے۔ جمیل احمد
جنرل سکریٹری
اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ
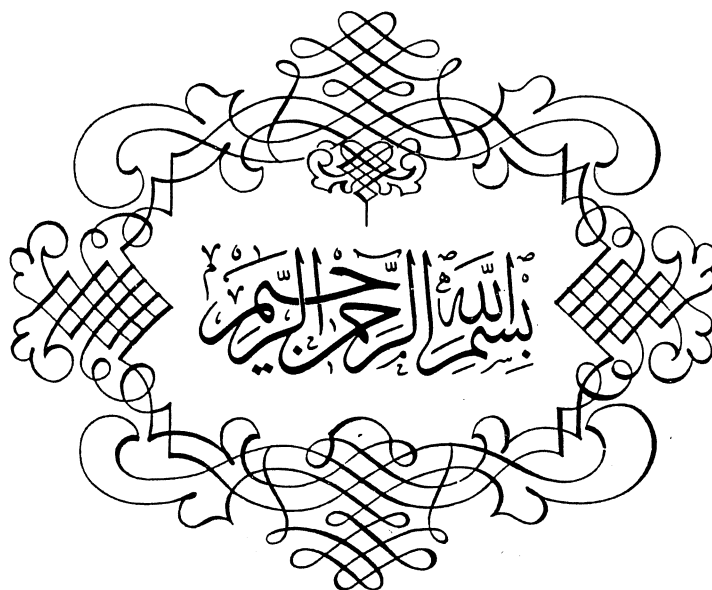
In the Name of Allah, the Most Beneficent, the Most Merciful

سبق نمبر ۱

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں

مَا هٰذَا؟	یہ کیا ہے؟
هٰذَا كِتَابٌ.	یہ کتاب ہے۔
أَهٰذَا كِتَابٌ؟	کیا یہ کتاب ہے؟
لاَ ، هٰذَا دَفْتَرٌ.	نہیں، یہ کاپی ہے۔
نَعَمْ ، هذا كتابٌ .	ہاں، یہ کتاب ہے۔
مَنْ هٰذَا؟	یہ کون ہے؟

نوٹ :

۱۔ أ (ہمزہ استفہام) جملہ کو سوال میں تبدیل کر دیتا ہے۔

جیسے :	هٰذَا كِتَابٌ.	یہ کتاب ہے۔
	أَهٰذَا كِتَابٌ؟	کیا یہ کتاب ہے؟

۲۔ عربی میں "ہے، ہیں" کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے

۳۔ آپ نے دیکھا کہ مَا، مَنْ، هٰذَا کے علاوہ الفاظ پر دو حرکت ہے۔ اس کو تنوین کہتے ہیں اس کو "ن" کی آواز سے پڑھیں گے جیسے کتاب کا تلفظ کتابُن ہے۔ یہ آواز آخری حرف کی حرکت کو دوبار جیسے ٌ لکھنے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ عربی میں غیر معین چیز کی علامت ہے جیسے ایک کتاب، جیسے انگریزی میں a book کہا جاتا ہے۔

۴۔ هٰذَا کو هَاذَا پڑھا جائے گا۔

الفاظ کے معانی

بَيْتٌ	گھر	مَسْجِدٌ	مسجد
بَابٌ	دروازہ	كِتَابٌ	کتاب
قَلَمٌ	قلم	مِفْتَاحٌ	چابی، کنجی
مَكْتَبٌ	میز	سَرِيْرٌ	پلنگ، چارپائی
كُرْسِيٌّ	کرسی	نَجْمٌ	ستارہ
قَمِيصٌ	قمیص	طَبِيْبٌ	ڈاکٹر
وَلَدٌ	لڑکا	طَالِبٌ	طالب علم
رَجُلٌ	آدمی	تَاجِرٌ	تاجر
كَلْبٌ	کتا	قِطٌّ	بلی
حِمَارٌ	گدھا	حِصَانٌ	گھوڑا
جَمَلٌ	اونٹ	دِيْكٌ	مرغ
مُدَرِّسٌ	استاذ	مِنْدِيْلٌ	رومال

سبق نمبر ٢

اس سبق میں ہم ذٰلِكَ (وہ) اور وَ (اور) کا استعمال سیکھتے ہیں

جیسے:

هٰذَا بَيْتٌ . وَ ذٰلِكَ مَسْجِدٌ .

یہ گھر ہے۔ اور وہ مسجد ہے۔

نوٹ:

ذٰلِكَ کو **ذَالِكَ** پڑھا جائے لیکن الف کے بغیر لکھا جاتا ہے۔ الف کے ساتھ لکھنا غلط ہے۔

٢۔ "وَ" عربی میں ہمیشہ بعد والے حرف کے ساتھ لکھا جائے گا۔

الفاظ کے معانی

إِمَامٌ	امام	**سُكَّرٌ**	شکر
حَجَرٌ	پتھر	**لَبَنٌ**	دودھ

تیسرا سبق۔ ۳

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں۔

ا۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ تنوین عربی میں غیر معین چیز کی علامت ہے۔ جیسے

بَیْتٌ ایک گھر a house

جبکہ "ال" عربی میں معین چیز کی علامت ہے جیسے :

اَلْبَیْتُ گھر the house

جس اسم پر "ال" داخل ہو اس پر سے تنوین ختم ہو جاتی ہے اور صرف ایک ضمہ باقی رہتا ہے۔

۲۔ عربی میں کل اٹھائیس (۲۸) حروف ہیں جن میں سے چودہ کو حروف قمری کہا جاتا ہے اور چودہ کو حروف شمسی۔ جن حروف سے پہلے "ال" کا لام پڑھا جائے ایسے حروف کو حروف قمری کہتے ہیں جیسے اَلْقَمَرُ، اَلْمَرِیْضُ، اَلْعَیْنُ۔

جن حروف سے پہلے "ال" کا لام پڑھا نہ جائے بلکہ بعد والے حرف میں ادغام کر دیا جائے ان حروف کو حروف شمسی کہتے ہیں جیسے اَلشَّمْسُ، اَلصَّابُونُ، اَلدَّوَاءُ۔

حروف شمسی زبان کی نوک یا زبان کے ابتدائی حصے سے ادا ہوتے ہیں۔

نوٹ:

ا۔ "ال" کا الف اسی وقت پڑھا جائے گا جب اس سے پہلے کوئی لفظ نہ ہو۔

جیسے اَلْبَیْتُ گھر اَلرَّجُلُ آدمی

اگر اس سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو الف صرف لکھا جائے گا پڑھا نہیں جائے گا جیسے وَالْبَیْتُ اور وَالرَّجُلُ کو وَلْبَیْتُ اور وَرَّجُلُ پڑھیں گے۔ اس الف کو "ہمزہ وصل" کہتے ہیں۔ اس کی علامت " ۖ " ہے۔

الفاظ کے معانی

غَنِیٌّ	مالدار	فَقِیْرٌ	فقیر
طَوِیْلٌ	لمبا	قَصِیْرٌ	پست قد
بَارِدٌ	ٹھنڈا	حَارٌّ	گرم
جَالِسٌ	بیٹھا	وَاقِفٌ	کھڑا
جَدِیْدٌ	نیا	قَدِیْمٌ	پرانا
قَرِیْبٌ	نزدیک	بَعِیْدٌ	دور
نَظِیْفٌ	صاف	وَسِخٌ	گندا
صَغِیْرٌ	چھوٹا	کَبِیْرٌ	بڑا
خَفِیْفٌ	ہلکا	ثَقِیْلٌ	بھاری
اَلْوَرَقُ	کاغذ	اَلْمَاءُ	پانی
اَلتُّفَّاحُ	سیب	اَلدُّکَّانُ	دوکان
جَمِیْلٌ	خوبصورت	حُلْوٌ	میٹھا
مَرِیْضٌ	بیمار		

تمارین

۱۔ پڑھیئے اور آخری حروف پر حرکت لگا کر لکھیے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ۱۵

۲۔ پڑھیئے اور لکھیے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ۱۵

۳۔ خالی جگہوں کو نیچے دیے گئے الفاظ میں مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

۴۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ۱۶

تمارین

۱۔ پڑھیئے اور کلمات کے آخری حروف پر حرکت لگا کر لکھیے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ۱۷

۲۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ۱۷

۳۔ جوڑ لگائیے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ۱۸

تمرین

آنے والے کلمات پڑھیئے اور حروف قمری اور شمسی کے ادائیگی کے فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھیے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ۲۰

....

چوتھا سبق۔ ۴

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں۔

ا۔ ہم جانتے ہیں کہ انسان ہمیشہ ایک ہی حالت اور ایک ہی لباس میں نہیں رہتا ہے۔ آرام کے اوقات میں اس کا جو لباس ہوتا ہے وہ کام کے اوقات میں نہیں ہوتا ہے۔ تقاریب میں اس کا لباس گھر کے لباس اور عام حالات کے لباس سے مختلف ہوتا ہے۔ اس طرح لباس یہ ظاہر کر دیتا ہے کہ انسان کس حالت میں ہے۔

اسی طرح اسماء بھی ہمیشہ یکساں حالت میں نہیں رہتے ہیں۔ ان کی حالت بھی بدلتی رہتی ہے۔ عربی زبان میں اسم کے آخری حرف پر جو تبدیلی ظاہر ہوتی ہے اس کو اعراب کہتے ہیں اس کی تین صورتیں ہیں۔

ا۔ حالت رفع۔ جو لفظ حالت رفع میں ہو اس کو مرفوع کہتے ہیں۔ اس کی ایک علامت ضمہ ہے جیسے اَلْبَیْتُ ، بَیْتٌ

۲۔ حالت جر۔ جو لفظ حالت جر میں ہو اس کو مجرور کہتے ہیں۔ اس کی ایک علامت کسرہ ہے جیسے فِيْ الْبَيْتِ، گھر میں فِيْ بَيْتٍ ایک گھر میں۔

۳۔ حالت نصب۔ جو لفظ حالت نصب میں ہو اس کو منصوب کہتے ہیں جیسے رَأَيْتُ الْبَيْتَ میں نے گھر دیکھا۔ رَأَيْتُ بَيْتاً میں نے ایک گھر دیکھا۔

عربی میں اسماء عام حالت میں مرفوع ہوتے ہیں لیکن اگر ان سے پہلے حروف جر میں سے کوئی حرف جیسے "فِيْ"، یا "علٰی" آجائے تو ان کا رفع ختم ہو جاتا ہے اور وہ مجرور ہو جاتے ہیں جیسے

اَلْبَيْتُ	گھر	فِيْ الْبَيْتِ	گھر میں
بَيْتٌ	ایک گھر	فِيْ بَيْتٍ	ایک گھر میں
اَلْمَكْتَبُ	میز	عَلَى الْمَكْتَبِ	میز پر
مَكْتَبٌ	ایک میز	عَلَى مَكْتَبٍ	ایک میز پر

۲۔ هُوَ (وہ) ضمیر مذکر ہے۔ اردو کی طرح عربی میں بھی انسان، دیگر جاندار اور بے جان اشیاء سب کے لئے اس کا استعمال

←

← ہوتا ہے جیسے:

أَيْنَ الْوَلَدُ؟	لڑکا کہاں ہے؟	هُوَ فِيْ الْمَسْجِدِ.	وہ مسجد میں ہے
أَيْنَ الْكِتَابُ؟	کتاب کہاں ہے؟	هُو عَلَى الْمَكْتَبِ .	وہ میز پر ہے

۳۔ هِيَ (وہ) ضمیر مؤنث ہے۔ اردو کی طرح عربی میں بھی انسان، دیگر جاندار اور بے جان اشیاء سب کے لئے استعمال ہوتی ہے جیسے۔

اَيْنَ آمِنَةُ؟	آمنہ کہاں ہے؟
هِيَ فِيْ الْبَيْتِ .	وہ گھر میں ہے۔
اَيْنَ السَّاعَةُ ؟	گھڑی کہاں ہے؟
هِيَ عَلَى السَّرِيْرِ.	وہ پلنگ پر ہے

۳۔ اکثر مؤنث اسماء کے آخر میں "ة" (گول تاء) آتی ہے لیکن بعض میں نہیں آتی ہے

نوٹ: عورتوں کے نام کے آخر میں تنوین نہیں آتی ہے۔ جیسے آمِنَةُ، فَاطِمَةُ، زَيْنَبُ، سُعَادُ .

الفاظ کے معانی

أَيْنَ	کہاں	عَلَى	پر، اوپر
اَلْغُرْفَةُ	کمرہ	اَلسَّمَاءُ	آسماں
اَلْحَمَّام	غسل خانہ	اَلْفَصْلُ	کلاس روم
اَلْمَطْبَخُ	باورچی خانہ	اَلْمِرْحَاضُ	بیت الخلاء
فِي	میں		

تمارین

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۱

۲۔ آخری حرف کی حرکت کا خیال رکھتے ہوئے پڑھیئے اور لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۲

۳۔ پڑھیئے اور لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۲

آخری حرف کی حرکت کا خیال رکھتے ہوئے پڑھیئے اور لکھئے۔ (عورتوں کے نام کے آخر میں تنوین نہیں آتی ہے۔اس بات کا خیال رکھیں) دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۳

....

چوتھا سبق۔ ۴ (ب)

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں

۱۔ حروف جر

مِنْ سے

إِلىٰ تک

۲۔ ضمائر

أَنَا میں

مذکر اور مونث دونوں کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

اَنَا مُحَمَّدٌ میں محمد ہوں

اَنَا فَاطِمَةُ میں فاطمہ ہوں

اَنْتَ تو یہ صرف مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

أَنْتَ رَجُلٌ تو آدمی ہے

نوٹ: تم اور آپ کے لئے بھی عربی میں "اَنْتَ" ہی استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ دو فعل

ذَهَبَ وہ گیا

خَرَجَ وہ نکلا

آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھئے۔

اَيْنَ بِلَالٌ؟	بلال کہاں ہے؟
ذَهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ .	وہ مسجد گیا ہے۔
ذَهَبَ بِلَالٌ إِلىٰ الْمَسْجِدِ.	بلال مسجد گیا۔

لہذا ذَهَبَ "وہ گیا" کا معنٰی دیتا ہے لیکن اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آئے جو فاعل بن سکتا ہو تو "وہ" کا معنٰی ختم ہو جائیگا۔

الفاظ کے معانی

مِنْ سے (مِنْ کے بعد والے اسم پر "ال" ہو تو مِنَ پڑھیں گے)۔

إلىٰ	تک	اَلْفِلِبِّيْنُ	فلپائن
اَلْيَابَانُ	جاپان	اَلصِّيْنُ	چین
اَلْهِنْدُ	ہندوستان	اَلْمُدِيْرُ	ہیڈماسٹر
اَلسُّوْقُ	بازار	اَلْمَدْرَسَةُ	مدرسہ،اسکول
اَلْجَامِعَةُ	یونیورسٹی		

تمارین

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۵

۲۔ آخری حرف کی حرکت کا خیال رکھتے ہوئے پڑھیئے اور لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۵

۳۔ پڑھیئے اور لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۵

۴۔ خالی جگہوں کو مناسب "حرف جر" سے پر کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲٦

....

پانچواں سبق۔۵

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں۔

۱۔ بلال کی کتاب۔

امام کا گھر

اس مفہوم کو عربی میں یوں ادا کیا جائے گا۔

كِتَابُ بِلَالٍ	بلال کی کتاب
بَيْتُ الْإِمَامِ	امام کا گھر

اس صورت میں پہلے جزء کو "مضاف" اور دوسرے جزء کو "مضاف الیہ" کہتے ہیں۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا خواہ اس کے آخر میں تنوین ہو جیسا کہ پہلی مثال میں ہے یا اس پر "ال" داخل ہو جیسا کہ دوسری مثال میں گذرا۔

مضاف پر "ال" یا تنوین نہیں آئے گی۔ بلکہ اس پر صرف ایک حرکت ہوگی جیسے:

كِتَابُ بِلَالٍ	بلال کی کتاب

چنانچہ كِتَابٌ بِلَالٍ یا اَلْكِتَابُ بِلَالٍ کہنا غلط ہے۔

كِتَابُ مَنْ؟ کس کی کتاب اس مثال میں "مَنْ" مضاف الیہ ہے لیکن اس کے آخر میں کسرہ (زیر) نہیں ہے۔ حالانکہ ہم پڑھ چکے ہیں کہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ اور جر کی علامت کسرہ (زیر) ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عربی میں بعض کلمات ایسے ہیں جو ہمیشہ یکساں حالت میں رہتے ہیں۔ ان کے آخر میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی ہے ایسے کلمات کو "مبنی" کہتے ہیں۔

عَلَى مَكْتَبِ الْمُدِيرِ	مدیر کی میز پر

اس مثال میں مکتب حرف جر علی کی وجہ سے مجرور ہے اور المدیر مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

۲۔ تَحْتَ: نیچے۔

یہ اپنے بعد آنے والے اسم کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم (مضاف الیہ ہونے کی

وجہ سے) مجرور ہوتا ہے جیسے:

تَحْتَ الْمَكْتَبِ	میز کے نیچے
تَحْتَ الْكِتَابِ	کتاب کے نیچے

۳۔النداء

جو اسم "یا" (اے) کے بعد آئے اس پر صرف ایک ضمہ (پیش) ہو گا۔

جیسے	يَا حَامِدُ	اے حامد!
	يَا أُسْتَاذُ	اے استاذ!

يَا حَامِدٌ اور يَا أُسْتَاذٌ کہنا غلط ہے۔

۴۔ اِبْنٌ (بیٹا) اِسْمٌ (نام)

ان دونوں اسماء کے شروع میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزہ وصل ہے۔ اگر ان اسماء سے پہلے کوئی لفظ نہ ہو تو ہمزہ پڑھا بھی جائے گا اور لکھا بھی۔ لیکن اگر ان سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو ہمزہ صرف لکھا جائے گا پڑھا نہیں جائے گا اور اس پر علامت وصل (ٱ) لگادی جائے گی جیسے:

اسْمُ ٱلْوَلَدِ بِلَالٌ. وَٱسْمُ ٱلْبِنْتِ آمِنَةُ.

لڑکے کا نام بلال ہے۔ اور لڑکی کا نام آمنہ ہے۔

اِبْنُ الْمُدَرِّسِ مُهَنْدِسٌ. وَٱبْنُ الْإِمَامِ تَاجِرٌ.

استاذ کا بیٹا انجینئر ہے اور امام کا بیٹا تاجر ہے۔

الفاظ کے معانی

اَلرَّسُوْلُ	رسول	أَلْعَمُّ	چچا
اَلشَّارِعُ	گلی، کوچہ	أَلْكَعْبَةُ	کعبہ
أَلْخَالُ	ماموں	مُغْلَقٌ	بند
أَلْاسْمُ	نام	أَلْحَقِيْبَةُ	بیگ

اَلسَّيَّارَةُ	کار	هُنَا	یہاں
هُنَاكَ	وہاں	اَلدُّكْتُورُ	ڈاکٹر
اَلطَّبِيْبُ	طبیب	اَلْمُهَنْدِسُ	انجینئر
اَلْبِنْتُ	لڑکی، بیٹی		

تمارین

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۷

۲۔ پہلے اسم کو دوسرے اسم کی طرف مضاف کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۸

۳۔ آخری حرف کی حرکت کا خیال رکھ کر پڑھیئے اور لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۸

اس بات کا خیال رکھیں کہ مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف مرفوع۔ لیکن اگر مضاف سے پہلے حرف جر ہو تو مضاف بھی مجرور ہوگا۔

۴۔ پڑھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۲۸

۵۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۳۰

۶۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۳۰

۷۔ پڑھیئے اور آخری حرف پر حرکت لگا کر لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۳۰

۸۔ آنے والی مثال پڑھیئے۔ پھر آنے والی تصویروں کی مناسبت سے اسی طرح کے جملے بنایئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۳۱

۹۔ ہمزہ وصل کی ادائیگی (تلفظ) کے قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۳۱

چھٹا سبق۔ ٦

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں۔

۱۔ هٰذِهِ۔(یہ) مونث کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح هٰذَا (یہ) مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ هٰذِهِ کو هَاذِهِ پڑھا جائے گا۔ جیسے:

هٰذَا أَبٌ وَ هٰذِهِ أُمٌّ	یہ باپ اور یہ ماں ہے۔
هٰذَا حَامِدٌ وَ هٰذِهِ آمِنَةُ	یہ حامد ہے اور یہ آمنہ ہے۔

۲۔ اردو کی طرح عربی میں بھی بعض اسماء مذکر استعمال ہوتے ہیں جیسے أَبٌ ، بَيْتٌ اور بعض مؤنث جیسے اُمٌّ ، سَيَّارَةٌ .
اسم مذکر کے آخر میں تائے مربوطہ (ة) بڑھا دینے سے وہ اسم مؤنث میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے :

مُدَرِّسٌ استاذ سے مُدَرِّسَةٌ استانی

اس صورت میں ة سے پہلے والے حرف کو فتحہ (زبر) دیں گے۔
مؤنث اسماء کے آخر میں اکثر "ة" آتی ہے۔ لیکن بعض اسماء ایسے بھی ہیں جو مؤنث ہیں لیکن اس کے باوجود اس پر ة نہیں آتی ہے جیسے اَلْقِدْرُ (ہانڈی)۔ جسم کے جو اعضاء ایک ہیں وہ مذکر استعمال ہوتے اور جو دو ہیں وہ مؤنث۔
ذیل کے جدول میں مذکر اور مؤنث کو الگ الگ لکھا گیا ہے۔

مذکر		مونث	
رَأسٌ	سر	يَدٌ	ہاتھ
اَنْفُ	ناک	رِجْلٌ	پیر
فَمٌ	منھ	عَيْنٌ	آنکھ

وَجْهٌ	چہرہ	اُذُنٌ	کان
صَدْرٌ	سینہ	قَدَمٌ	قدم
بَطْنٌ	پیٹ	شَفَةٌ	ہونٹ
لِسَانٌ	زبان	سَاقٌ	پنڈلی

طالب علم کو چاہئے کہ ہر لفظ کے ساتھ یہ بھی سیکھے کہ وہ مذکر استعمال ہوتا ہے یا مؤنث۔

۳۔ لِ (کی کے کا' کے لئے) حرف جر ہے۔ اسم پر داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے۔ جیسے

هٰذَا لِلْوَلَدِ   وَهٰذِهِ لِلْبِنْتِ

یہ لڑکے کا ہے   اور یہ لڑکی کا ہے

اگر لِ۔ ایسے اسم پر داخل ہو جس کے شروع میں "ال" ہو تو "ال" کا الف حذف ہو جائے گا جیسے

اَلْمُدَرِّسُ   سے   لِلْمُدَرِّسِ

لفظ "اللہ" پر جب "ل" داخل کریں گے تو صرف الف کو حذف کر کے لام کو زیر دیدیا جائے گا جیسے:

اللّٰهُ   سے   لِلّٰهِ:   اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

لِمَنْ   کس کا

جیسے: لِمَنْ هٰذَا؟   یہ کس کا ہے؟

لِمَنِ الْكِتَابُ؟   کتاب کس کی ہے؟

نوٹ: اگر مَنْ کے بعد والے اسم پر "ال" داخل ہو تو مَنْ کو مَنِ پڑھا جائے گا۔

۴۔   اَیْضاً   بھی

هٰذَا مَسْجِدٌ، وَ ذٰلِكَ أَيْضاً مَسْجِدٌ.

یہ مسجد ہے۔ اور وہ بھی مسجد ہے۔

۵۔   جِداً   بہت

جیسے: هٰذَا صَغِيْرٌ   یہ چھوٹا ہے۔

هٰذَا صِغِيْرٌ جِداً   یہ بہت چھوٹا ہے۔

الفاظ کے معانی

اَلْمِكْوَاةُ	استری	اَلْبَقَرَةُ	گائے
اَلدَّرَّاجَةُ	سائیکل	اَلْمِلْعَقَةُ	چمچہ
اَلْفَلاَّحُ	کسان	الأُمُّ	ماں
اَلأَبُ	باپ	اَلثَّلَّاجَةُ	فرج، ریفریجریٹر
اَلشَّایُ	چائے	اَلْمَغْرِبُ	مغرب
اَلْقَهْوَةُ	کافی	الأَنْفُ	ناک
اَلْفَمُ	منھ	اَلْقِدْرُ	ہانڈی
الأُذُنُ	کان	اَلْعَيْنُ	آنکھ
اَلْيَدُ	ہاتھ	اَلرِّجْلُ	پیر
اَلْوَجْهُ	چہرہ	اَلصَّدْرُ	سینہ
اَلْبَطْنُ	پیٹ	اَلسِّنُّ	دانت
اللِّسَانُ	زبان	اَلشَّفَةُ	ہونٹ
سَرِيْعٌ	تیز	اَلنَّافِذَةُ	کھڑکی، روشندان
اَلْمَشْرِقُ	مشرق		

تمارین

۱۔ پڑھیئے اور لکھیے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۳۵

۲۔ اس سوال کا جواب دیجئے۔ مَاهٰذَا؟ (یہ کیا ہے؟) دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۳۶

۳۔ مثال پڑھیئے اور اسی طرز کے جملے بنائیے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۳۷

۴۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۳۷

۵۔ آخری حرف کی حرکت کا خیال رکھتے ہوئے پڑھیئے اور لکھیے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۳۸

ساتواں سبق۔ ۷

ہم پڑھ چکے ہیں کہ هٰذَا کا مونث هٰذِهِ ہے۔ اس سبق میں ہم پڑھیں گے ذٰلِكَ (وہ) کا مونث تِلْكَ (وہ) ہے جیسے :

هٰذَا بِلَالٌ وَ ذٰلِكَ حَامِدٌ	یہ بلال ہے اور وہ حامد ہے۔
هٰذِهِ آمِنَةُ وَ تِلْكَ مَرْيَمُ	یہ آمنہ ہے اور وہ مریم ہے۔

الفاظ کے معانی

اَلنَّاقَةُ	اونٹنی	اَلْبَطَّةُ	بطخ
اَلْمُمَرِّضَةُ	نرس	اَلْمُؤَذِّنُ	موذن
اَلْبَيْضَةُ	انڈا	اَلدَّجَاجَةُ	مرغی

تمارین

۱۔ پڑھئیے اور لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۰

۲۔ خالی جگہوں کو ذٰلِكَ اور تِلْكَ سے پر کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۱

....

آٹھواں سبق۔۸

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں۔

۱۔ هٰذَا الْكِتَابُ یہ کتاب۔

اس سے پہلے ہم پڑھ چکے ہیں کہ هٰذَا بَيْتٌ (یہ گھر ہے) ایک مکمل جملہ ہے یہاں ہم پڑھیں گے کہ اگر هٰذَا کے بعد "ال" والا اسم لایا جائے تو جملہ مکمل نہیں ہوگا جیسے:

هٰذَا الْكِتَابُ یہ کتاب

جملہ مکمل کرنے کے لئے ایک اور لفظ لانا ہوگا جیسے:

هٰذَا الْكِتَابُ جَدِيْدٌ. یہ کتاب نئی ہے۔

اسی طرح دیگر اسمائے اشارہ بھی جیسے:

ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُهَنْدِسٌ. وہ آدمی انجینئر ہے۔

هٰذِهِ السَّاعَةُ جَمِيْلَةٌ. یہ گھڑی خوبصورت ہے۔

تِلْكَ السَّيَّارَةُ مِنَ الْهِنْدِ. وہ کار ہندوستان کی ہے۔

۲۔اس سے پہلے ہم پڑھ چکے ہیں اسم عام حالت میں مرفوع ہوتا ہے اور اگر اس سے پہلے حرف جر آجائے یا وہ مضاف الیہ ہو تو وہ مجرور ہو جاتا ہے جیسے:

اَلْبَيْتُ جَمِيْلٌ. گھر خوبصورت ہے۔

بِلَالٌ فِيْ الْبَيْتِ. بلال گھر میں ہے۔

هٰذَا مِفْتَاحُ الْبَيْتِ. یہ گھر کی چابی ہے۔

یہاں ہم دیکھیں گے کہ جن اسماء کے آخر میں "الف" ہے ان پر یہ قاعدہ لاگو نہیں ہوتا ہے ان کا آخری حرف ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتا ہے جیسے:

هٰذِهِ أَمْرِيْكَا. یہ امریکہ ہے۔

اَنَا مِنْ أَمْرِيْكَا. میں امریکہ سے تعلق رکھتا ہوں۔

هُوَ رَئِيْسُ أمْرِيْكَا — وہ امریکا کا صدر ہے

۳۔ خَلْفَ (پیچھے) أَمَامَ (آگے) یہ دونوں اپنے بعد آنے والے اسم کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور اس کو مجرور کر دیتے ہیں جیسے:

أَلْبَيْتُ خَلْفَ الْمَسْجِدِ — گھر مسجد کے پیچھے ہے

حَامِدٌ أمَامَ الْمُدَرِّسِ — حامد استاذ کے سامنے ہے

۴۔ جَلَسَ (وہ بیٹھا)۔ جیسے:

أيْنَ جَلَسَ مُحَمَّدٌ؟ — محمد کہاں بیٹھا؟

جَلَسَ أمَامَ الْمُدَرِّسِ — وہ استاذ کے سامنے بیٹھا

الفاظ کے معانی

أَمْرِيْكَا	امریکہ	الْعِرَاقُ	عراق
سُوِيْسرا	سوئزر لینڈ	أَلْمَانِيَا	جرمنی
إنْكَلْتَرَا	انگلینڈ	اَلسِّكِّيْنُ	چاقو، چھری
اَلْمُسْتَشْفٰى	دواخانہ، ہسپتال		

جس ''ی'' کو الف پڑھا جاتا ہے اس کے نیچے نقطے نہیں لکھے جائیں گے جیسے:

عَلىٰ. اس کے برعکس جس ''ی'' کا تلفظ ''ي'' ہے اس کے نیچے نقطے لگائے جاتے ہیں۔ جیسے فِي.

تمارین

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۲

۲۔ پڑھیئے اور لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۳

۳۔ دی گئی مثال کو پڑھئے اور آنے والے جملوں کو اسی طرح تبدیل کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۳

۴۔ دی گئی مثال پڑھیئے اور اسی طرح سوال جواب بنائیے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۴

۵۔ آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۵

۶۔ پڑھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۶

نواں سبق۔۹(الف)

اس سبق میں ہم "صفت" کا استعمال پڑھیں گے۔

ا۔عربی زبان میں صفت موصوف کے بعد آتی ہے جیسے : بَيْتٌ جَدِيْدٌ" (نیا گھر) جب کہ اردو میں وہ موصوف سے پہلے آتی ہے جیسے نیا گھر، لال قلم، بڑا کمرہ۔ صفت کو عربی زبان میں نعت کہتے ہیں اور موصوف کو مَنْعُوْتٌ.

مندرجہ ذیل باتوں میں صفت اور موصوف میں مطابقت (یکسانیت) ضروری ہے۔

ا۔تذکیر و تانیث:۔

اگر موصوف مذکر ہے تو صفت بھی مذکر ہو گی جیسے :

وَلَدٌ صَغِيْرٌ چھوٹا لڑکا بَيْتٌ جَدِيْدٌ نیا گھر

اگر موصوف مونث ہے تو صفت بھی مؤنث ہو گی جیسے :

بِنْتٌ صَغِيْرَةٌ چھوٹی لڑکی سَيَّارَةٌ جَدِيْدَةٌ نئی کار

ب۔اگر موصوف پر "ال" ہو تو صفت پر بھی "ال" ہو گا جیسے :

اَلْمُدَرِّسُ الْجَدِيْدُ فِيْ الْفَصْلِ. نیا استاذ کلاس میں ہے

اگر موصوف پر تنوین ہو تو صفت پر بھی تنوین ہو گی جیسے :

هٰذَا طَالِبٌ جَدِيْدٌ. یہ نیا طالب علم ہے

ج۔اعراب:

موصوف کے آخری حرف کی جو حرکت ہو گی صفت کے آخری حرف کی حرکت بھی وہی ہو گی۔اگر موصوف مرفوع ہے تو صفت بھی مرفوع ہو گی جیسے:

هٰذَا بَيْتٌ جَدِيْدٌ. یہ نیا گھر ہے

أَلْبَيْتُ الْجَدِيْدُ جَمِيْلٌ . نیا گھر خوبصورت ہے

اگر موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہو گی جیسے:

أنَا فِيْ بَيْتٍ جَدِيْدٍ . میں ایک نئے گھر میں ہوں

مَنْ فِيْ الْبَيْتِ الْجَدِيْدِ؟ نئے گھر میں کون ہے؟

۲۔ جن صفات کے آخر میں الف نون (ان) ہو ان پر تنوین نہیں آئے گی جیسے:

جَوْعَانُ بھوکا کَسْلَانُ سست عَطْشَانُ پیاسا

الفاظ کے معانی

اللُّغَةُ	زبان جیسے ہندی، اردو	غَضْبَانُ	غصہ میں بھرا ہوا
شَهِيْرٌ	مشہور	كَسْلَانُ	سست
المَدِيْنَةُ	شہر	جَوْعَانُ	بھوکا
الطَّائِرُ	پرندہ	عَطْشَانُ	پیاسا
الْيَوْمَ	آج	مَلآنُ	بھرا ہوا
الْفَاكِهَةُ	پھل	الْعُصْفُوْرُ	چڑیا
مُجْتَهِدٌ	محنتی	سَهْلٌ	آسان
الإِنْكِلِيْزِيَةُ	انگریزی زبان	صَعْبٌ	مشکل
الْكُوْبُ	کپ	اَلْقَاهِرَةُ	قاہرہ

....

تمارین

۱۔ پڑھیئے اور لکھئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۸
۲۔ خالی جگہوں کو مناسب "صفت" سے پر کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۹
۳۔ خالی جگہوں کو مناسب "موصوف" سے پر کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۹
۴۔ پڑھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۴۹

(ب)

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں

۱۔ "ال" والے اسم کی صفت جیسے:

أيْنَ الْمُدَرِّسُ الْجَدِيدُ؟	نیا استاذ کہاں ہے؟

۲۔ اَلَّذِيْ (جو)

اردو کی طرح عربی میں بھی یہ انسان، جانور اور بے جان اشیاء سب کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے جیسے:

ألرَّجُلُ الَّذِيْ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ الآنَ تَاجِرٌ شَهِيْرٌ.	وہ شخص جو ابھی مسجد سے نکلا مشہور تاجر ہے۔
الْبَيْتُ الَّذِيْ أمَامَ الْمَسْجِدِ لِلْإمَامِ.	وہ گھر جو مسجد کے سامنے ہے امام کا ہے

۳۔ عِنْدَ۔ پاس

یہ اپنے بعد والے اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

الْمُدَرِّسُ عِنْدَ الْمُدِيْرِ.	استاد ہیڈ ماسٹر کے پاس ہے۔

الفاظ کے معانی

اَلْمَكْتَبَةُ	لائبریری، دارالمطالعہ	اَلْآنَ	اب
اَلْمُسْتَوْصَفُ	کلینک، مطب	اَلْمِرْوَحَةُ	پنکھا
اَلْكُوَيْتُ	کویت	اَلْوَزِيْرُ	وزیر
اَلْمَدْرَسَةُ الثَّانَوِيَّةُ	سکنڈری اسکول	حَارٌّ	تیز
اَلسُّوْقُ	بازار	إِنْدُوْنِيْسِيَا	انڈونیشیا

تمارین

١۔ پڑھیے اور لکھیے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ٥١

٢۔ قوسین میں دیے گئے الفاظ کو صفت بنائیے اور جہاں ضرورت ہو وہاں ان پر "ال" داخل کیجیے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ٥٢

٣۔ پڑھیے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ٥٣

....

دسواں سبق۔ ۱۰

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں۔

۱۔ ضمائر متصلہ ہُ، هَا، كَ، ي جیسے:

كِتَابُهُ	اس کی کتاب (مذکر)
كِتَابُهَا	اس کی کتاب (مؤنث)
هٰذَا مُحَمَّدٌ وَ هٰذَا كِتَابُهُ.	یہ محمد ہے اور یہ اس کی کتاب ہے
تِلْكَ فَاطِمَةُ وَ هٰذَا بَيْتُهَا.	وہ فاطمہ ہے اور یہ اس کا گھر ہے
كِتَابُكَ	تیری کتاب
كِتَابِيْ	میری کتاب
أَهٰذَا كِتَابُكَ؟	کیا یہ تیری کتاب ہے؟
نَعَمْ، هٰذَا كِتَابِيْ	ہاں۔ یہ میری کتاب ہے۔

یہ ضمائر ہمیشہ کسی کلمہ کے ساتھ مل کر استعمال ہوتے ہیں۔ کسی کلمہ کے ساتھ ملے بغیر ان کا استعمال نہیں ہوگا۔

۲۔ اگر لفظ أبٌ (باپ) اور أخٌ (بھائی) کی طرف مضاف ہو تو ان کے ساتھ "و" بڑھا دیا جائے گا جیسے:

هٰذَا أَخُوْكَ یہ تمہارا بھائی ہے وَذٰلِكَ أَبُوْهُ اور وہ اس کا باپ ہے

چنانچہ أَخُكَ اور أَبُكَ کہنا غلط ہے۔

لیکن اگر یہ دونوں اسم "ی" (یائے متکلم) کی طرف مضاف ہوں تو "و" نہیں بڑھایا جائے گا جیسے: أَخِيْ میرا بھائی أَبِيْ۔ میرا باپ

ایسے اسماء جن کے ساتھ حالت اضافت میں "و" بڑھا دیا جاتا ہے کل چار ہیں جن میں سے دو یہ ہیں بقیہ دو آپ ان شاءاللہ آگے پڑھیں گے۔

۳۔ لِ۔ لام جر کے متعلق ہم پڑھ چکے ہیں کہ یہ اسم پر داخل ہوتا ہے اور اس کو جر دیتا ہے۔ اور یہ لام "مکسور" (زیر والا) ہوتا ہے جیسے:
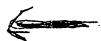
هٰذَا الْبَيْتُ لِحَامِدٍ . یہ گھر حامد کا ہے۔

لیکن اگر یہ "ل" ان ضمائر پر داخل ہو تو اس کا زیر "زبر" سے بدل جائے گا جیسے لَكَ ، لَهُ ، لَهَا ، البتہ اگر "ی" پر داخل ہو تو زیر ہی رہے گا جیسے : لِيْ

۴۔اس سے پہلے ذَهَبَ (وہ گیا) ہم پڑھ چکے ہیں۔ یہاں ہم ذَهَبْتَ (تو گیا) اور ذَهَبْتُ (میں گیا / میں گئی) پڑھیں گے جیسے :

أذَهَبْتَ إلَى الْمَدْرَسَةِ الْيَوْمَ؟	کیا تو آج مدرسہ گیا تھا؟
نَعَمْ ، ذَهَبْتُ .	ہاں۔ میں گیا تھا۔
أيْنَ جَلَسْتَ فِيْ الْمَسْجِدِ؟	تو مسجد میں کہاں بیٹھا تھا؟
جَلَسْتُ خَلْفَ الْمُؤَذِّنِ .	میں موذن کے پیچھے بیٹھا تھا۔

۵۔اس سے پہلے ہم پڑھ چکے ہیں کہ عورتوں کے نام پر تنوین داخل نہیں ہوتی ہے جیسے : فاطمةُ ، آمنةُ . یہاں ہم پڑھیں گے کہ مردوں کے جن ناموں کے آخر میں "ة" ہو ان پر بھی تنوین نہیں داخل ہوتی ہے۔ جیسے :

حَمْزَةُ أُسَامَةُ مُعَاوِيَةُ طَلْحَةُ

۶۔مَعَ ساتھ۔ یہ اپنے بعد والے اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے جیسے :

أَلْمُدَرِّسُ مَعَ الْمُدِيْرِ . استاذ مدیر کے ساتھ ہے۔

۷۔ بِـ "میں"۔ یہ حرف جر ہے جیسے :

الْجَامِعَةُ الْإسْلاَمِيَّةُ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں ہے

۸۔اس سے پہلے ہم پڑھ چکے ہیں کہ ما کے معنیٰ "کیا" ہیں

ما کا ایک معنیٰ "نہیں" بھی ہے جیسے :

مَاعِنْدِيْ سَيَّارَةٌ . میرے پاس کار نہیں ہے

الفاظ کے معانی

الزَّمِيْلُ	ساتھی، ہم جماعت	الزَّوْجُ	شوہر
الطِّفْلُ	بچہ	الفَتٰى	نوجوان
وَاحِدٌ	ایک		

تمارین

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۵۶

۲۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمائر سے پر کیجئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۵۷

۳۔ نیچے دی گئی مثال کی طرح پانچ سوالات اور جوابات لکھئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۵۷

۴۔ نیچے دی گئی مثال کی طرح پانچ سوالات اور جوابات لکھئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۵۷

۵۔ آنے والے اسماء کو ضمیر متکلم، مخاطب، اور غائب کی طرف مضاف کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۵۷

۶۔ پڑھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۵۸

۷۔ پڑھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۵۹

۸۔ پڑھیئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۵۹

۹۔ آخری حرف کی حرکت کا خیال رکھتے ہوئے پڑھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۶۰

....

گیارہواں سبق۔۱۱

اس سبق میں ہم گذشتہ اسباق کو دہراتے ہوئے مزید دو لفظ سیکھیں گے

۱۔ فِيْهِ اس میں، فِيْهَا اس میں (مونث کے لئے) جیسے:

مَنْ فِي الْبَيْتِ ؟ گھر میں کون ہے ؟

فِيْهِ أَبِيْ وَ أُمِّيْ اس میں میرے ماں اور باپ ہیں۔

نوٹ:۔اَلْبَيْتُ۔مذکر ہے اس لئے فيه لایا گیا۔

فِيْهِ اصل میں فِيْهُ تھا۔ادائیگی میں سہولت اور آواز میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے اس کو فِيْهِ کر دیا گیا۔

مَنْ فِي الْغُرْفَةِ؟ کمرہ میں کون ہے ؟

فِيْهَا أَخِيْ. اس میں میرا بھائی ہے

۲۔أُحِبُّ میں پسند کرتا ہوں میں چاہتا ہوں

جیسے:

أُحِبُّ أَبِيْ وَ أُمِّيْ وَ أَخِيْ وَ أُخْتِيْ

میں اپنے باپ، ماں، بھائی اور بہن سے پیار کرتا ہوں۔

عربی میں "و" ہر لفظ کے بعد آتا ہے جب کہ اردو میں "اور" صرف آخری لفظ کے ساتھ آتا ہے۔

أُحِبُّ اللهَ میں اللہ سے محبت کرتا ہوں۔

أُحِبُّ الرَّسُوْلَ میں رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔

أُحِبُّ رَسُوْلَ اللهِ میں اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔

أُحِبُّ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ میں عربی زبان سے محبت کرتا ہوں۔

اوپر کی مثالوں کو غور سے پڑھیئے۔

أُحِبُّ کے بعد جو الفاظ آئے ہیں ان کو "**مفعول به**" کہتے ہیں مفعول بہ وہ لفظ ہے جس پر فعل کا اثر پڑتا ہے' جیسے :۔ بچے نے عینک توڑ دی۔ یہاں توڑنے کا اثر عینک پر پڑا۔ **مفعول به** عربی میں منصوب (زبر والا) ہوگا۔ لیکن اگر یہ مفعول "ی" کی طرف مضاف ہو تو اس پر زبر نہیں آئے گا بلکہ زیر ہی رہے گا جیسے: **أُحِبُّ لُغَتِيْ.**

أُحِبُّ کے ساتھ ایک اور لفظ **تُحِبُّ** بھی سیکھتے چلئے جس کے معنیٰ ہیں: تو چاہتا ہے۔

تُحِبُّ	تو پسند کرتا ہے۔ تو چاہتا ہے۔
أَتُحِبُّ اللهَ؟	کیا تم اللہ سے محبت کرتے ہو؟
أَتُحِبُّ لُغَتَكَ ؟	کیا تم اپنی زبان سے محبت کرتے ہو؟
مَنْ تُحِبُّ ؟	تم کسے چاہتے ہو؟
مَاذَا تُحِبُّ؟	تم کیا چاہتے ہو؟

تمارین

۱۔ پڑھیئے اور لکھیے   دیکھیے دروس صفحہ نمبر   ۶۱

۲۔ پڑھیئے۔   دیکھیے دروس صفحہ نمبر   ۶۲

بارہواں سبق۔ ۱۲

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں۔

۱۔اس سے پہلے ہم أنْتَ(تو) پڑھ چکے ہیں۔یہاں ہم أنْتِ(تو)واحد مؤنث پڑھیں گے جیسے :

مِنْ أيْنَ أنْتِ يَا آمِنَةُ؟ اے آمنہ! تیرا تعلق کہاں سے ہے؟

۲۔اس سے پہلے ہم ضمیر مذکر متصل كَ پڑھ چکے ہیں جیسے :

أيْنَ أبُوْكَ يَا مُحَمَّدُ ؟ اے محمد! تیرا باپ کہاں ہے؟

یہاں ہم كِ پڑھیں گے جیسے :

أيْنَ بَيْتُكِ يَا مَرْيَمْ؟ اے مریم تیرا گھر کہاں ہے؟

۳۔اس سے پہلے ہم ذَهَبَ(وہ گیا)ذَهَبْتَ (تو گیا)اور ذَهَبْتُ(میں گیا)پڑھ چکے ہیں۔یہاں ہم ذَهَبَتْ(وہ گئی)پڑھیں گے جیسے :

أيْنَ آمِنَةُ؟ آمنہ کہاں ہے؟

ذَهَبَتْ إلَى الْجَامِعَةِ وہ یونیورسٹی گئی ہے۔

ذَهَبَتْ کے آخر میں جو "ت" ہے وہ ساکن ہوتی ہے لیکن اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جس پر "ال" ہو تو "ت" کو مکسور(زیر دے کر) پڑھیں گے جیسے :

ذَهَبَتِ الْبِنْتُ لڑکی گئی

۴۔اس سے پہلے ہم الَّذِيْ (جو)واحد مذکر کے لئے پڑھ چکے ہیں۔اس کا مونث الَّتِيْ ہے۔جیسے :

ألطَّالِبَةُ الَّتِيْ جَلَسَتْ أمَامَ مَكْتَبِ الْمُدَرِّسَةِ مِنْ دِلْهِيْ

وہ طالبہ جو استانی کی میز کے سامنے بیٹھی ہے دہلی کی ہے۔

اَلسَّاعَةُ الَّتِيْ فِيْ غُرْفَةِ الْمُرَاقِبِ لِيْ

وہ گھڑی جو نقیب کے کمرہ میں ہے میری ہے

۴۔اس سے پہلے ہم "كِتَابُكَ" (تری کتاب) پڑھ چکے ہیں یہاں ہم كِتَابُكَ أنْتَ (تیری ہی کتاب) پڑھیں گے جیسے :

هٰذَا كِتابُكَ أنْتَ.	یہ تیری ہی کتاب ہے
ذٰلِكَ قَلَمِيْ أنَا.	وہ میرا ہی قلم ہے۔
تِلْكَ سَاعَتُها هِيَ .	وہ اس کی ہی گھڑی ہے

یہ اسلوب (انداز) جملہ میں تاکید (زور) پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

الفاظ کے معانی

العَمُّ	چچا	الْعَمَّةُ	پھوپھی
الخَالُ	ماموں	الْخَالَةُ	خالہ
مُسْتَشْفٰى الْوِلاَدَةِ	زچگی خانہ	يَاسَيِّدِيْ	جناب عالی
يَا سَيِّدَتِيْ	محترمہ، جنابہ	الشَّجَرَةُ	درخت
كَيْفَ حَالُكِ؟	کیا حال ہیں؟ آپ کیسی ہیں؟	سُوْرِيَا	شام
أنَا بِخَيْرٍ	میں بخیر ہوں میں ٹھیک ہوں	مَالِيزِيَا	ملیشیا
الْمُفَتِّشُ	انسپکٹر	الْفَتَاةُ	لڑکی
الدَّفْتَرُ	کاپی	بَعْدَ	بعد

تمارین

۱۔پڑھیئے اور لکھیئے دیکھئے دردس صفحہ نمبر ۶۴

۲۔دیئے گئے جملوں کو پڑھیئے۔ پھر منادی کو بدل کر دوبارہ پڑھیئے۔ دیکھئے دردس صفحہ نمبر ۶۵

۳۔آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث میں تبدیل کیجئے۔ دیکھئے دردس صفحہ نمبر ۶۶

۴۔آنے والے جملے پڑھیئے۔ دیکھئے دردس صفحہ نمبر ۶۶

۵۔خالی جگہوں کو الَّذِيْ اور الَّتِيْ سے پر کیجئے۔ دیکھئے دردس صفحہ نمبر ۶۶

تیرھواں سبق۔ ۱۳

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں

۱۔ اسماء اور صفات کی جمع:

عربی میں جمع بنانے کے دو طریقے ہیں۔ ۱۔ جمع سالم ۲۔ جمع تکسیر

جمع سالم میں واحد اپنی حالت پر بر قرار رہتا ہے اور اس کے بعد بعض حروف کے اضافہ سے جمع کا معنٰی پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ جمع مذکر سالم:

جن مذکر الفاظ کے آخر میں "ون" بڑھا دینے سے جمع کا معنٰی پیدا ہو جاتا ہے جیسے۔

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ

مُدَرِّسٌ سے مُدَرِّسُوْنَ

۲۔ جمع مؤنث سالم:

جن مؤنث الفاظ کے آخر میں ۃ کو حذف کر کے "ات" بڑھا دینے سے جمع کا معنی پیدا ہو جاتا ہے جیسے:

مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ

مُدَرِّسَةٌ سے مُدَرِّسَاتٌ

جمع تکسیر میں واحد اپنی اصلی حالت پر بر قرار نہیں رہتا ہے۔

عربی میں جمع تکسیر کے بیس سے زیادہ اوزان ہیں۔ جن میں بہت سے اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے بعض اوزان یہ ہیں:

۱	فُعُوْلٌ:	نَجْمٌ	نُجُوْمٌ
۲	فُعُلٌ:	كِتَابٌ	كُتُبٌ
۳	فِعَالٌ:	جَبَلٌ	جِبَالٌ
٤	فُعَّالٌ:	تَاجِرٌ	تُجَّارٌ

٥. أفْعَالٌ:	قَلَمٌ	أقْلَامٌ	
٦۔فُعَلاَءُ	زَمِيْلٌ	زُمَلاَءُ	اس پر تنوین نہیں آتی ہے۔
٧.أفْعِلاَءُ:	صَدِيْقٌ	أصْدِقَاءُ	اس پر تنوین نہیں آتی ہے
٨.فِعْلَةٌ :	أخٌ	إخْوَةٌ	

٢۔ هٰذَا اور هٰذِهِ کی جمع ''هٰؤلاَءِ'' ہے جیسے

هٰذَا تَاجِرٌ	هٰؤلاَءِ تُجَّارٌ
یہ تاجر ہے	یہ سب تاجر ہیں
هٰذِهِ بِنْتٌ	هٰؤلاَءِ بَنَاتٌ
یہ لڑکی ہے	یہ سب لڑکیاں ہیں۔

نوٹ: ''هٰذَا اور هٰذَهِ'' عاقل اور غیر عاقل سب کے لئے استعمال ہوتے ہیں لیکن هٰؤلاَءِ اکثر عاقل (انسانوں) کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے غیر عاقل کے لئے اس کا استعمال شاذونادر ہی ہوتا ہے۔

٣۔ هُوَ کی جمع هُمْ ہے جیسے:

هُوَ مُهَنْدِسٌ	هُمْ مُهَنْدِسُوْنَ
وہ انجینئر ہے	وہ سب انجینئر ہیں

هُوَ عاقل اور غیر عاقل سب کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن هُمْ ،صرف عاقل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ غیر عاقل کے جمع کے لئے جو لفظ استعمال ہوتا ہے وہ آپ کو سبق ٢٦ میں ملے گا۔

٤۔ ''هُ'' کی جمع بھی هُمْ ہے جیسے:

أيْنَ بَيْتُهُمْ؟	ان کا گھر کہاں ہے؟
أبُوهُمْ تَاجِرٌ شَهِيْرٌ	ان کا باپ مشہور تاجر ہے

هُمْ کا استعمال بھی صرف عاقل کے لئے ہوگا۔

٥۔اس سے پہلے ہم ذَهَبَ (وہ گیا) پڑھ چکے ہیں۔ ''وہ سب گئے'' کہنے کے لئے ہم ''ذَهَبُوْا'' استعمال کریں گے۔(ذَهَبَ کے بعد ''وا'' بڑھادینے سے اس میں جمع مذکر غائب کا معنٰی پیدا ہو جاتا ہے)

نوٹ:

ذَهَبُوْا میں لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا۔

۶۔ بَعْضٌ چند

یہ اپنے بعد والے اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔

جیسے:

بَعْضُهُمْ مُهَنْدِسُوْنَ وَبَعْضُهُمْ تُجَّارٌ ان میں سے بعض انجینئر ہیں اور بعض تاجر ہیں۔

الفاظ کے معانی

واحد	جمع	معنی
فَتًى	فِتْيَةٌ	نوجوان
طَوِيْلٌ	طِوَالٌ	لمبا
طَالِبٌ	طُلاَّبٌ	طالب علم
جَدِيْدٌ	جُدُدٌ	نیا
ضَيْفٌ	ضُيُوْفٌ	مہمان
قَرْيَةٌ	قُرًى	دیہات گاؤں
مُجْتَهِدٌ	مُجْتَهِدُوْنَ	محنتی
اسْمٌ	أسْمَاءٌ	نام
رَجُلٌ	رِجَالٌ	مرد
قَصِيْرٌ	قِصَارٌ	پست قد
حَاجٌّ	حُجَّاجٌ	حاجی
صَدِيْقٌ	أصْدِقَاءُ	دوست

أَلْمَطْعَمُ	مَطَاعِمُ	ہوٹل، ریستوران
اِبْنٌ	أَبْنَاءٌ	بیٹا
شَيْخٌ	شُيُوْخٌ	بوڑھا
حَقْلٌ	حُقُوْلٌ	کھیت
زَمِيْلٌ	زُمَلاَءُ	ساتھی، ہم جماعت

تمارین

۱۔ آنے والے ہر جملے میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۶۹

۲۔ خط کشیدہ الفاظ کو جمع میں تبدیل کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۷۰

۳۔ آنے والے اسماء کو ایک مرتبہ اسم ظاہر اور ایک مرتبہ ضمیر کی طرف مضاف کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۷۱

۴۔ مثال پڑھیئے اور دیئے گئے جملوں کو اسی طرح تبدیل کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۷۱

۵۔ پڑھیئے اور لکھیئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۷۲

۶۔ آنے والے الفاظ کی جمع لکھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۷۳

(ب)

۱۔ هِيَ (وہ) کی جمع هُنَّ (وہ سب) آتی ہے جیسے:

هُمْ إِخْوَتِيْ — وہ میرے بھائی ہیں

وَهُنَّ أَخَوَاتِيْ — اور وہ سب میری بہنیں ہیں

هَا کی جمع بھی هُنَّ آتی ہے جیسے

هُنَّ زمِيْلاَتِيْ وَهٰذَا بَيْتُهُنَّ — وہ سب میری ہم جماعت ہیں اور یہ ان کا گھر ہے۔

۲۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ هٰذِهِ کی جمع هٰؤُلاَءِ ہے

۳۔ گذشتہ سبق میں ہم نے پڑھا کہ "وہ سب گئے" کے لئے ذَهَبُوا استعمال ہوگا۔ اب یہ جان لیں کہ "وہ سب گئیں" کے لئے ذَهَبْنَ استعمال ہوگا

ذَهَبْ کے ب کو ساکن کر کے اس کے بعد نَ بڑھادیا جائے گا۔ جیسے:

أيْنَ إخْوَتُكَ؟	تمہارے بھائی کہاں ہیں؟
ذَهَبُوْا إلَى الْجَامِعَةِ .	وہ سب یونیورسٹی گئے۔
أيْنَ أخَوَاتُكَ ؟	تمہاری بہنیں کہاں ہیں؟
ذَهَبْنَ إلَى الْمَكْتَبَةِ .	وہ سب لائبریری گئیں

نوٹ: ذَهَبْنَ کا معنٰی وہ سب گئیں ہے۔ لیکن اگر نون کے زبر کو کھینچ کر اتنا لمبا کریں کہ وہ الف ہو جائے تو معنٰی بدل جائے گا کیونکہ ذَهَبْنَا کا معنٰی ہے "ہم سب گئے۔"

۴۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ واحد کے آخر سے "ة" کو حذف کر کے اَتٌ بڑھادینے سے جمع مؤنث سالم بن جاتی ہے لیکن بعض اسماء کی جمع اس قاعدہ کے خلاف بنائی گئی ہے جیسے:

بِنْتٌ	لڑکی	بَنَاتٌ	لڑکیاں
أخْتٌ	بہن	أخَوَاتٌ	بہنیں
فَتَاةٌ	لڑکی	فَتَيَاتٌ	لڑکیاں

الفاظ کے معانی

أُسْتَاذَةٌ	خاتون پروفیسر	زَوْجَةٌ	بیوی
عَمَّةٌ	پھوپھی	النِّسَاءُ	عورتیں
الْمَرْأةُ	عورت		

تمارین

١۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجئے۔ جیسا کہ مثال میں بتایا گیا۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ٤

٢۔ پڑھیئے اور لکھیے دیکھیے دروس صفحہ نمبر ٥

٣۔ مثال پڑھیئے پھر آنے والے جملوں کو اسی طرح بدلیئے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ٦

٤۔ آنے والے اسماء سے پہلے اسماء اشارہ قریب (هٰذَا، هٰذِهِ اور هٰؤُلاَءِ) لائیے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر ٦

٥۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمیر (هُوَ، هِيَ، هُمْ، هُنَّ) سے پر کیجئے۔ دیکھیے دروس صفحہ نمبر 〃

٦۔ آنے والے اسماء کی جمع لکھیے دیکھیے دروس صفحہ نمبر 〃

(ج)

١۔ ذٰلِكَ (وہ) اور تِلْكَ (وہ) کی جمع أُوْلٰئِكَ ہے۔ جیسے:

ذٰلِكَ وَلَدٌ.	أُولٰئِكَ أَوْلاَدٌ.
وہ لڑکا ہے۔	وہ سب لڑکے ہیں۔
تِلْكَ بِنْتٌ.	أُولٰئِكَ بَنَاتٌ.
وہ لڑکی ہے۔	وہ سب لڑکیاں ہیں۔

نوٹ: أُولٰئِكَ میں لکھا جانے والا "و" پڑھا نہیں جائے گا۔

الفاظ کے معانی

واحد		جمع
أُمٌّ	ماں	أُمَّهَاتٌ
وَزِيْرٌ	وزیر	وُزَرَاءُ

أَبٌ	باپ	آبَاءٌ
عَالِمٌ	عالم	عُلَمَاءُ
قَوِیٌّ	طاقتور	أَقْوِيَاءُ
ضَعِيْفٌ	کمزور	ضِعَافٌ
المَمْلَكَةُ العَرَبِيَّةُ السَّعُودِيَّةُ.		مملکت سعودی عرب

تمارین

۱۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۷۹

۲۔ آنے والے اسماء سے پہلے مناسب اسم اشارہ بعید (ذٰلِكَ، تِلْكَ اور أُولٰئِكَ) لائیے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۸۰

۳۔ آنے والے کلمات کی جمع لکھئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۸۰

۴۔ پڑھئیے اور لکھئے (یہ بات پیش نظر رہے کہ فُعَلاءُ اور أَفْعِلاءُ پر تنوین نہیں آتی ہے)۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۸۰

....

چودھواں سبق۔ ۱۴

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں۔

۱۔ أَنْتَ (تو) کی جمع أَنْتُمْ (تم) ہے جیسے:

مَنْ أَنْتَ؟ تو کون ہے؟ مَنْ أَنْتُمْ؟ تم کون ہو؟

كَ کی جمع كُمْ ہے جیسے:

أَيْنَ بَيْتُكَ يَا عَلِيُّ اے علی! تمہارا گھر کہاں ہے؟

أَيْنَ بَيْتُكُمْ يَا إِخْوَانُ؟ اے بھائیو! تمہارا گھر کہاں ہے؟

۲۔ أَنَا (میں) کی جمع نَحْنُ (ہم) ہے۔ یہ مذکر اور مونث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

نَحْنُ أَوْلَادٌ. ہم سب لڑکے ہیں۔

نَحْنُ بَنَاتٌ . ہم سب لڑکیاں ہیں۔

ی کی جمع نَا ہے جیسے:

بَيْتِيْ میرا گھر بَيْتُنَا ہمارا گھر

اَللّٰهُ رَبُّنَا اللہ ہمارا رب ہے الإِسْلَامُ دِيْنُنَا اسلام ہمارا دین ہے

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّنَا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں

۳۔ ذَهَبْتَ تو گیا ذَهَبْتُمْ تم سب گئے۔

ذَهَبَ کے ب کو ساکن کر کے اس کے آگے "تم" بڑھا دینے سے جمع مذکر مخاطب کا معنی پیدا ہو جاتا ہے جیسے:

أَيْنَ ذَهَبْتُمْ يَا أَبْنَائِيْ بیٹو! تم کہاں گئے تھے؟

٤: ذَهَبَ کے ب کو ساکن کر کے اس کے آگے "نا" بڑھا دینے سے جمع متکلم کا معنی پیدا ہو جاتا ہے جیسے:

ذَهَبْتُ (میں گیا) ذَهَبْنَا (ہم گئے)

ذَهَبْنَا إِلَى الْمَدْرَسَةِ . ہم سب مدرسہ گئے۔

نوٹ: متکلم کے دونوں صیغے مذکر اور مونث کے لئے یکساں استعمال ہوتے ہیں۔

۵۔ ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ عورتوں کے نام کے آخر میں تنوین نہیں آتی ہے اسی طرح ۃ پر ختم ہونے والے مردوں کے نام پر بھی تنوین نہیں آتی ہے۔

جیسے: أُسَامَةُ، حَمْزَةُ، مُعَاوِيَة، طَلْحَةُ

اسی طرح جو نام غیر عربی ہیں ان کے آخر میں بھی تنوین نہیں آتی ہے۔ جیسے:

مَدْرَاسُ لَنْدَنُ بَاكِسْتَانُ آزَادُ أَشُوْكُ هُمَايُوْنُ كَشْمِيرُ

اکثر انبیاء کے نام غیر عربی ہیں۔ اس لئے ان کے آخر میں بھی تنوین نہیں آتی ہے جیسے:

إِبْرَاهِيْمُ آدَمُ إِسْمَاعِيْلُ إِسْحَاقُ يَعْقُوْبُ

نوٹ: اگر یہ نام تین حرفی ہوں، مذکر ہوں اور ان کا درمیانی حرف ساکن ہو تو ان پر تنوین آئے گی جیسے:

نُوْحٌ، لُوْطٌ، شِيثٌ، خَانٌ، رَامٌ (Ram)، جُرْجٌ (George)۔

اس سے پہلے ہم پڑھ چکے ہیں کہ صفت اور موصوف کے درمیان چار چیزوں میں مطابقت ضروری ہے۔ یہاں ہم پڑھیں گے کہ اگر موصوف کسی "ال" والے اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہو تو اس کی صفت پر بھی "ال" داخل ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں مضاف معرفہ ہوتا ہے جیسے:۔

بَيْتُ الإِمَامِ الْجَدِيْدُ	امام کا نیا گھر
بَيْتُهُ الْجَدِيْدُ	اس کا نیا گھر

۷۔ أَيٌّ: کس، کونسا، کونسی۔

یہ ہمیشہ اپنے بعد والے اسم کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے:

أَيُّ طَالِبٍ خَرَجَ؟	کونسا طالب علم نکلا؟
أَيُّ بَيْتٍ هٰذَا؟	یہ کونسا گھر ہے؟
مِنْ أَيِّ بَلَدٍ أَنْتَ؟	تم کس ملک کے ہو؟
فِيْ أَيِّ فَصْلٍ جَلَسْتَ؟	تم کس درجہ میں بیٹھے؟
أَيَّ لُغَةٍ تُحِبُّ؟	تم کونسی زبان پسند کرتے ہو؟

نوٹ: آخری مثال میں أيَّ منصوب ہے کیونکہ وہ "تُحِبُّ" کا مفعول بہ ہے

الفاظ کے معانی

أهْلاً وَسَهْلاً مَرْحَباً خوش آمدید

طِفْلَةٌ	بچی	ألْمَطَارُ	ہوائی اڈہ
الْكُلِّيَةُ	کالج/فیکلٹی	كُلِّيَةُ الطِّبِّ	میڈیکل کالج
كُلِّيَةُ الْهَنْدسَةِ	انجینئرنگ کالج	كُلِّيَةُ التِّجَارَةِ	کامرس کالج
الدّسْتُورُ	دستور، قانون	كُلِّيَةُ الشَّرِيْعَةِ	شریعہ کالج
النَّبِيُّ	نبی	وہ کالج یا فیکلٹی جس میں شرعی علوم کی تعلیم ہوتی ہے	
الدِّيْنُ	دین، مذہب	الْقِبْلَةُ	قبلہ
اَلْمَحْكَمَةُ	عدالت	اَلْحدِيْقَةُ	باغ
حَفِيْدٌ ج حَفَدَةٌ	پوتا، نواسا		
اَلرَّبُّ	رب، پروردگار	يَومُ السَّبْتِ	سنیچر کا دن
اَلشَّهْرُ	مہینہ	اليُونانُ	یونان
أخٌ ج إخْوَةٌ ، إخْوَانٌ	بھائی	شَفَاهُ اللّٰهُ	اللہ اس کو شفا دے

تمارین

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۸۳

۲۔ پڑھیئے اور لکھئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۸۴

۳۔ آنے والے اسماء کو ضمائر کی طرف مضاف کیجئے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۸۵

۴۔ پڑھیئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۸۵

۵۔ پڑھیئے اور لکھئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۸۵

۶۔ مثال پڑھیئے اور آنے والے جملوں کو اسی طرح تبدیل کیجئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۸۶

پندرہواں سبق۔ ۱۵

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں

۱۔ أَنْتِ (تو) کی جمع أَنْتُنَّ ہے جیسے :

مَنْ أَنْتُنَّ يَا أَخَوَاتُ؟	بہنو! تم کون ہو؟
نَحْنُ بَنَاتُ الْمُدَرِّسِ	ہم استاذ کی بیٹیاں ہیں

۲۔ كِ کی جمع كُنَّ ہے جیسے

أَيْنَ بَيْتُكُنَّ يَا سَيِّدَاتُ؟	محترم خواتین! آپ کا گھر کہاں ہے؟
بَيْتُنَا قَرِيْبٌ مِنَ الْمَسْجِدِ	ہمارا گھر مسجد سے قریب ہے

۳۔ ذَهَبَ (تو گئی) کی جمع ذَهَبْتُنَّ (تم سب گئیں) ہے

(ذَهَبَ کے ب کو ساکن کر کے اس کے آگے تُنَّ بڑھا دینے سے جمع مؤنث مخاطب کا معنی پیدا ہو جاتا ہے) جیسے

أَيْنَ ذَهَبْتُنَّ يَا أَخَوَاتُ؟	بہنو! تم کہاں گئیں تھیں؟
أَيْنَ ذَهَبْتُمْ يَا أَصْدِقَاءُ؟	دوستو! تم کہاں گئے تھے؟

۴۔ قَبْلَ۔ (پہلے) بَعْدَ (بعد)

یہ دونوں اسم اپنے بعد والے اسم کی طرف مضاف ہوتے ہیں جیسے :

بَعْدَ الصَّلَاةِ	نماز کے بعد
قَبْلَ الدَّرْسِ	سبق سے پہلے

۵۔ رَجَعَ وہ لوٹا۔ وہ واپس آیا

أَرَجَعَ الإِمَامُ مِنَ الْمَسْجِدِ؟

کیا امام مسجد سے لوٹے؟

ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْأَذَانِ وَرَجَعْتُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

میں اذان سے پہلے مسجد گیا اور نماز کے بعد واپس آیا

الفاظ کے معنی

أَلْأُسْبُوْعُ	ہفتہ	الآنَ	اب
الإِخْتِبَارُ	امتحان	كَيْفَ	کیسے
مَتٰى	کب	الصَّلاَةُ	نماز
الْأَذَانُ	اذان	رَجَعَ	لوٹا، واپس آیا

تمارین

١۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ٨٨

٢۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو مونث میں تبدیل کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ٨٨

٣۔ آنے والے جملوں میں ضمیر کو تبدیل کیجئے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ٨٩

٤۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمیر مخاطب (أَنْتَ، أَنْتِ، أَنْتُمْ اور أَنْتُنَّ) سے پر کیجئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ٨٩

٥۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمیر مخاطب متصل (كَ، كِ، كُمْ اور كُنَّ) سے پر کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ٩٠

٦۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمیر متکلم (أَنَا اور نَحْنُ) سے پر کیجئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ٩٠

٧۔ پڑھیئے اور لکھئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ٩٠

سولہواں سبق۔١٦

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں۔

١۔ عربی میں اسماء کی دو قسمیں ہیں

ا۔ عاقل۔ جس میں عقل ہو یعنی انسان

ب۔ غیر عاقل۔ جس میں عقل نہیں ہے۔ یعنی انسان کے علاوہ سارے حیوانات، جمادات، نباتات اور افکار وغیرہ۔

واحد کے استعمال میں عاقل اور غیر عاقل دونوں برابر ہیں البتہ هُمْ، هٰؤلاَءِ اور اُولٰئِكَ جیسے الفاظ جو جمع کے لئے استعمال ہوتے ہیں صرف عاقل کے ساتھ استعمال کئے جائیں گے۔

(١) هٰذَا طَالِبٌ جَدِيْدٌ وَ هُوْ صَغِيْرٌ. — یہ نیا طالب علم ہے وہ چھوٹا ہے۔

هٰؤلاَءِ طُلاَّبٌ جُدُدٌ وَهُمْ صِغَارٌ. — یہ نئے طلبہ ہیں وہ چھوٹے ہیں۔

غیر عاقل کے ساتھ ان کی جگہ واحد مؤنث جیسے هٰذِهِ، هِيَ اور تلك استعمال کئے جائیں گے۔ جیسے:

(٢) هٰذَا كِتَابٌ جَدِيْدٌ وَهُوَ صَغِيْرٌ. — یہ نئی کتاب ہے وہ چھوٹی ہے۔

هٰذِهِ كُتُبٌ جَدِيْدَةٌ وَ هِيَ صَغِيْرَةٌ. — یہ نئی کتابیں ہیں وہ چھوٹی ہیں۔

چونکہ مجموعہ (١) میں 'طالب' عاقل ہے اس لئے اس کی جمع میں هٰؤلاَءِ، جُدُدٌ، هُمْ اور صغار الفاظ استعمال کئے گئے۔ اور مجموعہ (٢) میں کتاب غیر عاقل ہے اس لئے اس کی جمع میں هٰذِهِ، جَدِيْدَةٌ، هِيَ اور صَغِيْرَةٌ الفاظ استعمال کئے گئے۔

٢۔ جمع تکسیر کے کچھ اوزان ہم پڑھ چکے ہیں یہاں ہم مزید ایک وزن پڑھیں گے

مَفَاعِلُ

جیسے:

مَسْجِدٌ	سے	مَسَاجِدُ
دَفْتَرٌ	سے	دَفَاتِرُ

نوٹ:

اس وزن پر آنے والے اسماء پر تنوین نہیں آئے گی۔

الفاظ کے معانی

اَلنَّهْرُ	ندی	اَلْبَحْرُ	سمندر
اَلْفُنْدُقُ	ہوٹل	اَلطَّائِرَةُ	ہوائی جہاز

تمارین

۱۔ آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۹۲

۲۔ آنے والے جملوں میں متبدا کو جمع میں تبدیل کیجئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۹۳

۳۔ دیئے گئے اسماء سے پہلے مناسب اسم اشارہ قریب (هٰذَا، هٰذِهِ اور هٰؤُلَاءِ) لائیے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۹۴

۴۔ دیئے گئے اسماء سے پہلے مناسب اسم اشارہ بعید (ذٰلِكَ، تِلْكَ اور أُولٰئِكَ) لائیے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۹۴

....

سترہواں سبق۔ ۱۷

الفاظ کے معانی

اَلشَّرِكَةُ	کمپنی	رَخِيصٌ	سستا
يَابَانِيَةٌ	جاپانی	مُدِيْرَةُ الشَّرِكَةِ	کمپنی ڈائرکٹر
قَمِيْصٌ ج قُمْصَانٌ	قمیص		
حِمَارٌ ج حُمُرٌ، حَمِيْرٌ	گدھا		

تمارین

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۹۷

۲۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۹۷

۳۔ خالی جگہوں کو مناسب خبر سے پر کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۹۸

۴۔ آنے والے کلمات کی جمع لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۹۸

....

اٹھارہواں سبق۔ ۱۸

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں

۱۔ تثنیہ

اردو میں عدد پر دلالت کرنے والے صرف دو صیغے ہوتے ہیں۔ واحد اور جمع عربی میں ان دونوں کے ساتھ ایک تیسرا صیغہ بھی ہوتا ہے جسے "تثنیہ" کہتے ہیں۔ تثنیہ دو پر دلالت کرتا ہے اور دو سے زیادہ پر جمع کا صیغہ دلالت کرتا ہے۔ جیسے :

يَدٌ	سے	يَدَانِ	دو ہاتھ
بَيْتٌ	سے	بَيْتَانِ	دو گھر

هٰذَا کا تثنیہ هٰذَانِ ہے جیسے

هٰذَانِ كِتَابَانِ .	یہ دونوں کتابیں ہیں۔

هٰذِهِ کا تثنیہ هَاتَانِ ہے جیسے

هَاتَانِ سَيَّارَتَانِ.	یہ دونوں کار ہیں۔

هُوَ اور هِيَ کا تثنیہ هُمَا ہے جیسے

مَنْ هٰذَانِ الْوَلَدَانِ؟	یہ دونوں لڑکے کون ہیں؟
هُمَا طَالِبَانِ جَدِيْدَانِ .	وہ دونوں نئے طالب علم ہیں۔
أَيْنَ الْأُخْتَانِ ؟.	دونوں بہنیں کہاں ہیں؟
هُمَا فِي الْغُرْفَةِ.	وہ دونوں کمرہ میں ہیں۔

نوٹ: موصوف اگر تثنیہ ہو تو صفت بھی تثنیہ ہوگی جیسے :

هُمَا طَالِبَانِ جَدِيْدَانِ .	وہ دونوں نئے طالب علم ہیں۔

۲۔ كَمْ کتنا

کم کے بعد آنے والا اسم ہمیشہ منصوب اور واحد ہوگا جیسے :

كَمْ كِتَاباً ؟	کتنی کتابیں؟
كَمْ سَيَّارةً؟	کتنی کاریں؟

اس اسم کو "تمییز" کہتے ہیں

نوٹ : وہ اسم منصوب جس کے آخر میں تنوین ہو الف کے ساتھ لکھا جائے گا جیسے :

كِتَابٌ كِتَابٍ كِتَاباً

لیکن اگر اسم کے آخر میں ۃ ہو تو الف نہیں لکھا جائے گا جیسے :

سَيَّارَةٌ سَيَّارَةٍ سَيَّارَةً

الفاظ کے معانی

الْعَجَلَةُ	پہیہ	اَلْعِيْدُ	عید
اَلسَّنَةُ	سال	اَلنَّافِذَةُ	کھڑکی، روشندان
اَلْمِسْطَرَةُ	اسکیل (scale)	اَلسَّبُّوْرَةُ	تختہ سیاہ
اَلرِّيَالُ	ریال	الْحَيُّ	محلّہ
اَلرَّكْعَةُ ج رَكَعَاتٌ	رکعت		

تمارین

۱۔ تثنیہ (مثنّٰی) کا استعمال کرتے ہوئے آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۰۱

۲۔ پڑھئیے اور لکھئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۰۱

۳۔ آنے والی مثالیں پڑھئیے اور خالی جگہوں کو کم کی تمییز سے پر کیجئے۔ اور اس کے آخری حرف پر حرکت لگائیے صفحہ نمبر ۱۰۲

۴۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو تثنیہ (مثنّٰی) میں تبدیل کیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۰۲

۵۔ آنے والے کلمات کو تثنیہ بنائیے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۰۳

انیسواں سبق۔ ۱۹

اس سبق میں مذکر معدود کے ساتھ عدد کا استعمال سیکھیں گے۔

عربی میں گنتی کو "عدد" اور جو چیز گنی جائے اس کو "معدود" کہتے ہیں۔ جیسے:

تین کتابیں۔ اس میں تین عدد کہلاتا ہے اور کتابیں معدود

۱۔ ایک کے لئے لفظ وَاحِدٌ استعمال ہوتا ہے یہ اسم کے بعد صفت بن کر آئے گا جیسے:

كِتَابٌ وَاحِدٌ	ایک کتاب

۲۔ دو کے لئے لفظ اِثْنَانِ ہے یہ بھی اسم کے بعد صفت بن کر آئے گا جیسے:

كِتَابَانِ اِثْنَانِ	دو کتابیں

نوٹ: چونکہ تثنیہ کے صیغہ میں خود ہی دو کا معنٰی پایا جاتا ہے اسے لئے اثنان کا استعمال بطور تاکید ہوگا۔

ب۔ یاد رہے کہ صفت، اعراب، تعریف و تنکیر اور تذکیر و تانیث میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

۳۔ تین سے دس تک کے اعداد اپنے معدود کی طرف مضاف ہوں گے ان کا معدود ہمیشہ جمع ہوگا اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور۔ جیسے:

ثَلاثَةُ كُتُبٍ	تین کتابیں	أَرْبَعَةُ بُيُوْتٍ	چار گھر
خَمْسَةُ أَقْلَامٍ	پانچ قلم	عَشَرَةُ رِجَالٍ	دس آدمی

۴۔ عدد کا اعراب جملہ میں اس کے موقع کے اعتبار سے ہوگا۔ اصلاً مرفوع ہوگا۔ اور اس سے پہلے حرف جر ہو تو مجرور اور مفعول بہ ہو تو منصوب ہوگا جیسے:

فِيْ الْفَصْلِ سِتَّةُ طُلَّابٍ.	کلاس میں چھ طلبہ ہیں۔
هٰذِهِ الْغُرْفَةُ لِثَلاثَةِ رِجَالٍ.	یہ کمرہ تین آدمیوں کے لئے ہے۔
رَأَيْتُ ثَمَانِيَةَ أَطْفَالٍ.	میں نے آٹھ بچے دیکھے۔

الفاظ کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
كُلٌّ	سب	كُلُّهُمْ	وہ سب	كُلُّكُمْ	تم سب
كُلُّنَا	ہم سب	اَلنِّصْفُ	آدھا		
بَلَدٌ ج بِلَادٌ	ملک	مُخْتَلِفٌ	مختلف		
مِنْهُمْ	ان سے ان میں سے	أُورُبَّا	یورپ		
قَدِيْمٌ ج قُدَامَى	پرانا	يُوغُسلَافِيَا	یوگوسلاویہ		
شُكْرًا	شکریہ	اَلثَّمَنُ	قیمت		
اَلْيَوْمُ ج اَلْأَيَّام	دن	اَلْحَافِلَةُ	بس		
اَلرَّاكِبُ ج رُكَّابٌ	سوار	اَلسُّؤَالُ	سوال		
الْجَيْبُ	جیب	فَرَنْسَا	فرانس		
اَلْقِرْشُ	قرش		ریال کا بیسواں حصہ		

تمارین

۱۔ پڑھیئے اور لکھیئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۰۶

۲۔ پڑھیئے اور لکھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۰۶

نوٹ. كَمْ ثَمَنُ هٰذَا الْكِتَابِ؟ یہاں کم کے بعد اس کی تمیز جیسے رِيَالاً یا رُوْبِيَّةً محذوف ہے۔ اصل جملہ یوں ہے كَمْ رِيَالاً ثَمَنُ هٰذَا الْكِتَابِ؟

۳۔ قوسین میں دیئے گئے اعداد کو استعمال کرتے ہوئے آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۰۷

۴۔ ۳ سے ۱۰ تک اعداد لکھیئے اور آنے والے ہر لفظ کو ان کا معدود بنایئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۰۷

بیسواں سبق۔ ۲۰

اس سبق میں ہم عدد کے ساتھ مونث معدود کا استعمال سیکھیں گے۔

ا۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ واحد اور اثنان معدود کے ساتھ صفت بن کر آتے ہیں واحد کا مونث واحدۃٌ ہے اور اثنانِ کا اثنتان جیسے:

لِيْ أُخْتٌ وَاحِدَةٌ .	میری ایک بہن ہے۔
لَهُ خَالَتَانِ اثْنَتَانِ .	اس کی دو خالائیں ہیں۔

۲۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ تین سے دس تک کا معدود ہمیشہ مضاف الیہ اور جمع ہو گا اگر معدود مونث ہو تو عدد کے آخر سے ۃ حذف کر دی جائے گی جیسے:

ثَلَاثَةُ أَبْنَاءٍ	تین لڑکے	ثَلَاثُ بَنَاتٍ	تین لڑکیاں
أَرْبَعَةُ رِجَالٍ	چار آدمی	أَرْبَعُ نِسَاءٍ	چار عورتیں
خَمْسَةُ نُجُومٍ	پانچ ستارے	خَمْسُ مَجَلَّاتٍ	پانچ پرچے
سِتَّةُ آبَاءٍ	چھ باپ	سِتُّ أُمَّهَاتٍ	چھ مائیں
سَبْعَةُ طُلَّابٍ	سات طلبہ	سَبْعُ طَالِبَاتٍ	سات طالبات
ثَمَانِيَةُ بُيُوتٍ	آٹھ گھر	ثَمَانِيْ غُرَفٍ	آٹھ کمرے

نوٹ: ثَمَانِيْ کی ی پر سکون (جزم) رہے گا۔

تِسْعَةُ أَقْلَامٍ	نو قلم	تِسْعُ حَافِلَاتٍ	نو بسیں
عَشَرَةُ قُرُوْشٍ	دس قروش	عَشْرُ رُوبِيَّاتٍ	دس روپے

نوٹ: عَشَرَةُ میں ش پر فتحہ ہو گا اور عَشْرُ میں ش پر سکون ہو گا۔

الفاظ کے معانی

غُرْفَةٌ ج غُرَفٌ کمرہ	دَرْسٌ ج دُرُوْس	سبق
عَمٌّ ج. أعْمَامٌ چچا	كَلِمَةٌ ج كَلِمَاتٌ	لفظ، کلمہ
مَجَلَّةٌ ج مَجَلاَّتٌ پرچہ	حَرْفٌ ج حُرُوْف	حرف

تمارین

۱۔ پڑھیئے اور لکھیئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۱۰

۲۔ پڑھیئے اور لکھیئے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۱۰

۳۔ قوسین میں دیئے گئے اعداد کو استعمال کرتے ہوئے آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۱۱

۴۔ آنے والے جملوں کو پڑھیئے اور لکھیئے۔ اور اس میں دیئے گئے ہندسوں کو الفاظ میں لکھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۱۲

۵۔ تین سے دس تک اعداد لکھئے اور آنے والے ہر لفظ کو اس کا معدود بنایئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۱۲

اکیسواں سبق۔۲۱

الفاظ کے معانی

ذَاكَ، ذٰلِكَ	وہ	اَللَّوْنُ ج أَلْوَانٌ	رنگ
وَاسِعٌ	کشادہ	آسِيَا	ایشیا
نُحِبُّ	ہم چاہتے ہیں	نُحِبُّهُ	ہم اسے چاہتے ہیں

تمارین

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۱۵

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) لگائیے اور غلط جملوں کے سامنے (×) لگائیے دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۱۵

۳۔ سبق میں آنے والے ایشیاء، افریقہ، اور یورپی ممالک کے نام لکھیے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۱۶

ایشیائی ممالک	افریقی ممالک	یورپی ممالک

....

بائیسواں سبق۔ ۲۲

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں۔

ا۔اسم کی اصلی حالت یہ ہے کہ اس کے آخر میں تنوین ہو۔اسم سے تنوین صرف مندرجہ ذیل حالات میں جدا ہو گی۔

ا۔اسم پر "ال" داخل ہو۔ جیسے کِتَابٌ الْكِتَابُ

۲۔اسم مضاف ہو جیسے کِتَابٌ کِتَابُ حَامِدٍ

۳۔اسم سے پہلے حرف نداء ہو جیسے أُسْتَاذٌ يَاأُسْتَاذُ

بعض اسماء ایسے ہیں جن پر تنوین کبھی نہیں آتی ہے ان کو **ممنوع من الصرف** (جن پر صرف (تنوین) کا داخل ہونا منع ہے) کہتے ہیں۔

حسب ذیل اسماء ممنوع من الصرف ہیں۔

ا۔ عورتوں کے نام جیسے: زَيْنَبُ ،مَرْيَمُ، سُعَادُ ، فَاطِمَةُ

۲۔مردوں کے وہ نام جن کے آخر میں "ۃ" ہو جیسے: حَمْزَةُ، أُسَامَةُ، طَلْحَةُ

۳۔جن ناموں کے آخر میں "ان" ہو جیسے: عُثْمَانُ، مَرْوَانُ، رَمَضَانُ

۴۔جو صفت فَعْلَانُ کے وزن پر ہو جیسے: جَوْعَانُ، كَسْلَانُ، عَطْشَانُ

۵۔جو نام أَفْعَلُ کے وزن پر ہو جیسے: أَحْمَدُ ، أَنْوَرُ، أَكْبَرُ، أَحْسَنُ

۶۔جو صفت أَفْعَلُ کے وزن پر ہو جیسے: أَحْمَرُ(لال) أَبْيَضُ، سفید،أَسْوَدُ ، (کالا)

۷۔ علم عجمی (غیر عربی نام) جیسے: وِلْيَمُ، كَشْمِيرُ، مَدْرَاسُ، لَنْدَنُ

نوٹ: اگر علم عجمی مذکر سہ حرفی ہو اور اس کا درمیانی حرف ساکن ہو تو اس پر تنوین داخل ہو گی جیسے:

نُوْحٌ، لُوْطٌ، رَامٌ، خَانٌ، جُرْجٌ

۸۔ جمع تکسیر کے بعض اوزان جیسے:

ا۔فُعَلَاءُ جیسے: زُمَلَاءُ سُفَرَاءُ فُقَرَاءُ

۲۔ اَفْعِلاَءُ جیسے: أَصْدِقَاءُ أَغْنِيَاءُ أَقْوِيَاءُ

۳۔ مَفَاعِيْلُ اور اس کے مشابہ اوزان جیسے فَنَاجِيْنُ، قَنَادِيْلُ، مَفَاتِيْحُ، أَسَابِيْعُ.

۴۔ مَفَاعِلُ اور اس کے مشابہ اوزان جیسے: فَنَادِقُ، دَفَاتِرُ، مَكَاتِبُ.

نوٹ: أَطِبَّاءُ اصل میں أَطْبِبَاءُ تھا۔ ب کو ب میں ادغام کرنے سے أَطِبَّاءُ ہو گیا۔

الفاظ کے معانی

أَحْمَرُ	لال، سرخ	أَزْرَقُ	نیلا
أَخْضَرُ	سبز، ہرا	أَصْفَرُ	زرد، پیلا
أَسْوَدُ	سیاہ، کالا	أَبْيَضُ	سفید، اجلا
مِنْدِيْلٌ ج مَنَادِيْلُ	رومال	بَغْدَادُ	بغداد
جِدَّةُ	جدہ	دَقِيْقَةٌ ج دَقَائِقُ	منٹ
مِفْتَاحٌ ج مَفَاتِيْحُ	چابی	قَالَ	اس (مرد) نے کہا۔

تمارین

۱۔ ممنوع من الصرف کلمات کا خیال رکھتے ہوئے آنے والے کلمات پڑھیئے اور ان کے آخری حرف کو حرکت لگا کر لکھئے۔ صفحہ نمبر ۱۱۸

تئیسواں سبق۔ ۲۳

اس سبق میں ہم ممنوع من الصرف اسماء پر جر کے احکام پڑھیں گے۔

ا۔اس سے پہلے ہم پڑھ چکے ہیں جو اسم حرف جر کے بعد آئے یا مضاف الیہ ہو وہ مجرور ہوتا ہے اور جر کی علامت کسرہ (زیر) ہے

اسمائے ممنوع من الصرف پر کسرہ داخل نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ وہ حالت جر میں بھی کسرہ (زیر) کی بجائے فتحہ (زبر) لیتے ہیں۔ جیسے:

حَامِدٌ	مِنْ حَامِدٍ	كِتَابُ حَامِدٍ
آمِنَةُ	مِنْ آمِنَةَ	كِتَابُ آمِنَةَ

۲۔ اگر اسمائے ممنوع من الصرف پر "ال" داخل ہو یا وہ مضاف ہوں تو ان پر کسرہ (زیر) داخل ہوگا۔ جیسے:

صَلَّيْتُ فِيْ الْمَسَاجِدِ	میں نے مسجدوں میں نماز پڑھی
صَلَّيْتُ فِيْ مَسَاجِدِ الْمَدِيْنَةِ	میں نے مدینہ کی مسجدوں میں نماز پڑھی
كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ الأَحْمَرِ	میں نے لال قلم سے لکھا
هٰذِهِ الدَّفَاتِرُ لِزُمَلَائِكَ	یہ کاپیاں تیرے ساتھیوں کی ہے
الْمُهَنْدِسُوْنَ فِيْ الْفَنَادِقِ	انجینئر ہوٹلوں میں ہیں

الفاظ کے معانی

إِصْطَنْبُوْلُ	استنبول	وَاشِنْطَنُ	واشنگٹن
أَلطَّائِفُ	طائف		

تمارین

۱۔ آنے والی مثالیں غور سے پڑھیئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۲۱

۲۔ پڑھیئے اور لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۲۱

۳۔ آنے والے کلمات پڑھیئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگا کر لکھئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۲۲

۴۔ تین سے دس تک اعداد لکھئے اور آنے والے ہر لفظ کو ان کا معدود بنایئے۔ دیکھئے دروس صفحہ نمبر ۱۲۳

كليد

مؤلف

ڈاکٹر ف۔ عبد الرحیم

مترجم

الطاف احمد ما لاني عمري

عرضِ ناشر

حامدا ومصلیاً امابعد!

اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ نے اب سے تقریباً تیرہ سال قبل مشہور عربی ریڈر دروس الغتہ العربیۃ کا پہلا ہندوستانی ایڈیشن جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی اجازت سے شائع کیا تھا۔ اِسوقت اسکے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور یہ کتاب مختلف اسکولوں، کالجوں اور دیگر دینی وعصری تعلیمی اداروں میں شامل نصاب ہو چکی ہے۔

عربی سیکھنے کے ایسے شائقین نے - جنھیں با قاعدہ کسی استاذ سے عربی سیکھنے کے مواقع میسر نہیں - اس جانب توجہ دلائی کہ انگریزی اور دوسری زبانوں میں اسکے لئے ایک ایسی رہنما کتاب تیار کی جائے جسکے ذریعہ بلاواسطہ استاد دروس اللغتہ العربیہ سے بذاتِ خود استفادہ ممکن ہو سکے۔ اللہ کا شکر ہے کہ فروری ۹۷ میں انگریزی کلید مظرِ عام پر آگئی۔ فروری ۲۰۰۰ میں اردو کلید کا پہلا حصّہ شائع ہو گئی۔ اب اردو کلید کا دوسرا حصہ پیش کرتے ہوئے ہم مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہماری یہ کاوش انگریزی اور اردو داں طبقوں کے لئے مفید ثابت ہو نگی۔

اللہ سے دعا ہے کہ دیگر زبانوں میں اسکے تراجم شائع کرنے کے وسائل عطا فرمائے۔ اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید کی زبان کی خدمت کرنے کی مزید توفیق نیز للھیت وقبولیت سے نوازے (آمین)

چنئی
۱۵-۷-۲۰۰۰

ایم اے جمیل احمد
جنرل سکریٹری
اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ

فہرست

صفحہ نمبر

پہلا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ إِنَّ

عربی میں جملہ دو طرح کا ہوتا ہے :

ا :- جملہ اسمیہ، ایسا جملہ جو اسم سے شروع ہوتا ہے۔ جیسے اَلْکِتَابُ سَهْلٌ. (کتاب آسان ہے)
ایسے جملوں میں پہلے جزء کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

ب :- جملہ فعلیہ، ایسا جملہ جو فعل سے شروع ہوتا ہے ۔ جیسے خَرَجَ بِلَالٌ. (بلال نکلا)

إِنَّ جملہ اسمیہ کے شروع میں داخل ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلْکِتَابُ سَهْلٌ   إِنَّ الْکِتَابَ سَهْلٌ

یہاں یہ بات یاد رہے کہ إِنَّ داخل ہونے کے بعد پہلا لفظ (مبتدا) منصوب ہوجاتا ہے
إِنَّ داخل ہونے کے بعد مبتدا کو اِسْمُ إِنَّ (إِنَّ کا اسم) اور خبر کو خَبَرُ إِنَّ (إِنَّ کی خبر) کہتے ہیں۔

إِنَّ معنی میں زور اور تاکید پیدا کر دیتا ہے ، جس کے لئے اردو میں بے شک ، بلاشبہ، یقیناً اور "ہی" کا استعمال ہوتا ہے .

نوٹ :-

اگر مبتدا پر إِنَّ داخل ہونے سے پہلے ایک ضمہ ہو تو وہ ایک فتحہ میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ جیسے :

اَلْمُدَرِّسُ جَدِيْدٌ　　　إِنَّ الْمُدَرِّسَ جَدِيْدٌ
آمِنَةُ طَالِبَةٌ　　　إِنَّ آمِنَةَ طَالِبَةٌ

لیکن اگر مبتدا پر دوضمہ ہوں تو اِنَّ داخل ہونے پر وہ دو فتحہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جیسے :

حَامِدٌ مَرِيْضٌ　　　إِنَّ حَامِدًا مَرِيْضٌ

اگر مبتدا ضمیر ہو تو اِنَّ داخل ہونے کے بعد وہ ضمیرِ نصب سے بدل جاتا ہے۔ جیسے :

أَنْتَ غَبِيٌّ　　　إِنَّکَ غَبِيٌّ

ضمیرِ نصب کے تمام صیغوں کے لئے دیکھئے مشق نمبر ۳

ضمیرِ متکلم کے دونوں صیغے (واحد و جمع) حالتِ نصب میں دو طرح استعمال ہوتے ہیں ۔ إِنِّی إِنَّنِی، إِنَّا إِنَّنَا.

۲۔ لَعَلَّ

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اِنَّ کی طرح عمل کرتا ہے، اس کو أُخْتُ اِنَّ یعنی اِنَّ کی بہن کہا جاتاہے۔

یہ دو معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے :

۱:- امید ہے، توقع ہے۔

۲:- خدشہ ہے، اندیشہ ہے، خوف ہے۔ جیسے

اَلْجَوُّ جَمِيْلٌ　　　لَعَلَّ الْجَوَّ جَمِيْلٌ
موسم خوشگوار ہے　　　امید ہے کہ موسم خوشگوار ہوگا

اَلْمُدَرِّسُ مَرِيْضٌ　　　لَعَلَّ الْمُدَرِّسَ مَرِيْضٌ
استاذ بیمار ہیں　　　اندیشہ ہے کہ استاذ بیمار ہیں

اس سبق میں ہم صرف پہلا معنی سیکھیں گے۔

۳۔ ذُو (والا)

یہ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے : ذُوْمَالٍ (مال والا) ذُوْ عِلْمٍ (علم والا)

یہ مذکر واحد کا صیغہ ہے، اسکا مؤنث واحد ذَاتُ ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ ذُوْ عِلْمٍ و فَاطِمَةُ ذَاتُ خُلُقٍ بلال باعلم ہےاور فاطمہ بااخلاق ہے

اور اسکی جمع مذکر کے لئے ذَوُو اور مؤنث کے لئے ذَوَاتُ آتی ہے۔ جیسے :

هٰذَا الطَّالِبُ ذُوْ خُلُقٍ هٰؤُلَاءِ الطُّلَّابُ ذَوُو خُلُقٍ

هٰذه الطَّالِبَةُ ذَاتُ خُلُقٍ هٰؤُلَاءِ الطَّالِبَاتُ ذَوَاتُ خُلُقٍ

۴۔ أم (یا)

یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

أَطَبِيْبٌ أَنْتَ أَمْ مُهَنْدِسٌ؟ تم ڈاکٹر ہو یا انجینیر؟

أَ مِنْ فَرَنْسَا أَنْتَ أَمْ مِنْ أَلْمَانِيَا؟ تو فرانس کا رہنے والا ہے یا جرمنی کا؟

أَ بِلَالاً رَأَيْتَ أَمْ حَامِدًا؟ تم نے بلال کو دیکھا یا حامد کو؟

نوٹ :- ہمزہ استفہام کے فوراً بعد وہ لفظ آئے گا جس کے متعلق سوال کیا جارہا ہے۔ جیسے :

أَطَالِبٌ أَنْتَ أَمْ مُدَرِّسٌ؟ تو طالبِ علم ہے یا استاد ہے؟

أَإِلىٰ مَكَّةَ ذهَبْتَ أَمْ إِلىٰ جَدَّةَ؟ تو مکہ گیا تھا یا جدہ؟

چنانچہ یوں کہنا درست نہیں ہوگا

أَأَنْتَ طَالِبٌ أَمْ مُدَرِّسٌ ؟

أَذَهَبْتَ إِلىٰ مَكَّةَ أَمْ إِلىٰ جَدَّةَ ؟

غیر استفہامیہ جملوں (خبریہ جملوں) میں "یا" کا معنی دینے کے لئے أَوْ استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے :

خُذْ هٰذَا أَوْ ذَاكَ		یہ لو یا وہ

رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ رِجَالٍ أَوْ أَرْبَعَةً		میں نے تین یا چار آدمی دیکھے

خَرَجَ بِلَالٌ أَوْ حَامِدٌ		بلال یا حامد نکلا

۵۔ مِائَةٌ (سو) اور أَلْفٌ (ہزار)

مائۃ میں لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا بلکہ اسے مِئَةٌ پڑھیں گے،اس کو بغیر الف کے بھی لکھا جاتا ہے.

یہ دونوں لفظ مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں اور ان کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور اور ہمیشہ مفرد ہوتا ہے۔ جیسے :

مِائَةُ كِتَابٍ		سو کتابیں

أَلْفُ رِيَالٍ		ہزار ریال

هٰذَا التِّلْفَازُ بِأَلْفِ رِيَالٍ		یہ ٹیلی ویژن (T.V) ایک ہزار ریال کی ہے

اس مثال میں أَلْف حَرفِ جر بِ کی وجہ سے مجرور ہے .

مِائَة اور أَلْف مؤنث کے لئے بھی اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔جس طرح مذکر کے لئے جیسے :

أَلْفُ مُسْلِمَةٍ وَ مِائَةُ طَالِبَةٍ		ایک ہزر مسلمان عورتیں اور سو طالبات

٦۔ غَالٍ مہنگا

جیسے : هٰذَا الْكِتَابُ غَالٍ		یہ کتاب مہنگی ہے

نوٹ :- غَالٍ مجرور نہیں ہے بلکہ مرفوع ہے، وہ اصل میں غَالِيٌ تھا، ي کو حذف کر دیا گیا اور اسکی تنوین ل میں منتقل ہوگئی جس کی وجہ سے وہ غَالٍ ہوگیا، اس کا مؤنث غَالِيَةٌ ہے جس میں ي محذوف نہیں ہے، ایسے کئی اسماء ہیں جن کے آخر سے یٰ حذف کرکے اس کی تنوین اس سے

پہلے والے حرف پر منتقل کردی جاتی ہے۔ جیسے:
مُحَامٍ وکیل (بیرسٹر) جسکی اصل مُحَامِيٌ ہے مثال: أَنَا مُحَامٍ میں وکیل ہوں.
قَاضِيٌ سے قَاضٍ قاضی مثال: أَبِي قَاضٍ میرا باپ قاضیً (جج) ہے.
وَادِيٌ سے وَادٍ وادی مثال: هٰذَا وَادٍ یہ وادی ہے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگایئے:
۳۔ آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھئے:
۴۔ آنے والے جملوں پر إِنَّ داخل کیجئے:
۵۔ آنے والی مثالیں پڑھئے:
۶۔ آنے والے جملوں پر إِنَّ داخل کیجئے اور آخری حرف پر حرکت لگایئے:
۷۔ دونوں مثالوں کو غور سے پڑھئے، پھر نیچے دیئے گئے الفاظ سے اسی طرح کے جملے بنایئے:
۸۔ "ذو" کی آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے:
۹۔ آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو اسی طرح تبدیل کیجئے:
۱۰۔ آنے والے جملوں پر لَعَلَّ داخل کیجئے: (یہ یاد رہے کہ لَعَلَّ إِنَّ کی بہنوں میں سے ہے)
۱۱۔ دونوں مثالیں پڑھئے، پھر غَالٍ یا غَالِيَةٌ سے خالی جگہیں پر کیجئے:
۱۲۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر اس کے بعد والے جملوں کو پڑھئے اور ان میں استعمال شدہ اعداد کو حروف میں تبدیل کر کے لکھئے:
۱۳۔ آنے والے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنایئے:

الفاظ کے معانی

ذَكِيٌّ : ہوشیار، ذہین				نَاجِحٌ : کامیاب (پاس)
غَبِيٌّ : کند ذہن				غَالٍ : مہنگا
خُلُقٌ : اخلاق				كُمٌّ : آستین
مِائَةٌ : سو				صَفْحَةٌ : صفحہ
أَلْفٌ : ہزار				دُوْلَارٌ : ڈالر
رُوْبِيَّةٌ : روپیہ				مُعْجَمٌ : لغت (ڈکشنری)
مُتَزَوِّجٌ : شادی شدہ				يَهُوْدُ : یہود
عَزَبٌ : کنوارا				يَهُوْدِيٌّ : یہودی

دوسرا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ لَيْسَ (نہیں ہے)

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلْبَيْتُ جَدِيْد	لَيْسَ الْبَيْتُ بِجَدِيْدٍ
گھر نیا ہے	گھر نیا نہیں ہے

نوٹ :۔ لَيْسَ داخل ہونے کے بعد مبتدا کو اِسْمُ لَيْسَ (لَيْسَ کا اسم) اور خبر کو خَبَرُ لَيْسَ (لَيْسَ کی خبر) کہتے ہیں.

لَيْسَ کی خبر پر حرفِ جر "ب" داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہو جاتی ہے، ہم خبر کو ب کے بغیر بھی استعمال کر سکتے ہیں، اس صورت میں خبر منصوب ہوگی۔

لَيْسَ صرف مذکر اور واحد کے لئے استعمال ہوتا ہے، واحد مؤنث کے لئے لَيْسَتْ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

زَيْنَبُ مَرِيْضَةٌ	لَيْسَتْ زَيْنَبُ بِمَرِيْضَةٍ
اَلسَّيَّارَةُ قَدِيْمَةٌ	لَيْسَتِ السَّيَّارَةُ بِقَدِيْمَةٍ

نوٹ :۔ لَيْسَتْ میں ت ساکن رہتی ہے لیکن اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جس کے شروع میں اَلْ ہو تو ت کو کسرہ کے ساتھ تِ پڑھا جائے گا جیسے: لَيْسَتِ الْبِنْتُ بِنَائِمَةٍ لڑکی

سوئی ہوئی نہیں ہے۔ لَیْسَ کے بقیہ صیغوں کے لئے دیکھئے مشق نمبر ۳۔
لَسْتُ بِمُهَنْدِسٍ میں تُ لَیْسَ کا اسم اور بِمُهَنْدِسٍ اس کی خبر ہے، اسے ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں أَنَا لَسْتُ بِمُهَنْدِسٍ اس صورت میں أَنَا مبتدا اور لَسْتُ بِمُهَنْدِسٍ (جملہ اسمیہ ۔ جو اس کے اسم " تُ " اور اس کی خبر بِمُهَنْدِسٍ پر مشتمل ہے ۔) مبتدا کی خبر ہو جائے گا۔
آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے :

أَنَا مُدَرِّسٌ　　لَسْتُ بِمُدَرِّسٍ

أَنَا مِنَ الْهِنْدِ　　لَسْتُ مِنَ الْهِنْدِ

اگر لَیْسَ کی خبر شبہ جملہ ہو جیسا کہ " مِنَ الْهِنْدِ " ہے تو اس پر حرفِ جر ب داخل نہیں ہوگا چنانچہ لَسْتُ بِمِنَ الْهِنْدِ کہنا صحیح نہیں ہے.
پہلے حصہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے : لِيْ إِخْوَةٌ ، لَیْسَ کے ساتھ یہ جملہ اس طرح ہوگا لَیْسَ لِيْ إِخْوَةٌ ، اس میں إِخْوَةٌ لَیْسَ کا اسم اور لِيْ لَیْسَ کی خبر ہے.

۲۔ اگر إِنَّ ، لِيْ إِخْوَةٌ جیسے جملوں پرداخل ہو تووہ جملہ یوں ہوگا إِنَّ لِيْ إِخْوَةً ، اس میں إِخْوَةً إِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور لِيْ إِنَّ کی خبر ہے.

۳۔ اگر لفظ اِبْنُ دو علموں (ناموں) کے درمیان آئے جیسے بِلَالُ بْنُ حَامِدٍ تو اس صورت میں ابن کا ہمزہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا، اسی طرح اس سے پہلے والے اسم کی تنوین بھی حذف کر دی جائے گی.

۴۔ مَنِ الْأَخُ؟ اس کے معنی ہیں بھائی صاحب کون ہیں ؟ یہ کسی اجنبی سے تعارف حاصل کرنے کا شائستہ اسلوب ہے.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :
۳۔ آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے :
۴۔ آنے والے جملوں پر لَيْسَ داخل کیجئے :
۵۔ دونوں مثالیں پڑھئے، پھر آنے والے جملوں پر لَيْسَ داخل کیجئے :
۶۔ آنے والے جملوں کا جواب لَيْسَ استعمال کرتے ہوئے دیجئے :
۷۔ استاد ہر طالبِ علم سے بعض ایسے سوالات کرے جن کا جواب نفی میں ہو اور طالبِ علم لَسْتُ کا استعمال کرتے ہوئے اس کا جواب دے :
۸۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر إِنَّ داخل کیجئے :

الفاظ کے معانی

لِقَاءٌ : ملاقات
أَنَا مَسْرُوْرٌ بِلِقَائِكَ : میں آپ کی ملاقات سے خوش ہوں (آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی)

جَيِّدٌ	اچھا ، بہتر	جَيْبٌ	جیب
نَهْرٌ	نہر	بَرْقِيَّةٌ	تار (ٹیلیگرام)
مَصْرِفٌ	بینک	مَكْتَبُ الْبَرِيْدِ	ڈاک خانہ (پوسٹ آفس)

تیسرا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ اِسمُ التَّفْضِيْل جیسے : أَكْبَرُ (زیادہ بڑا، سب سے بڑا)

جو کلمات أَفْعَلُ کے وزن پر ہیں اور صفت کا معنی دیتے ہیں انہیں اسمِ تَفضیل کہا جاتا ہے۔ جیسے أَكْبَرُ زیادہ بڑا، أَجْمَلُ زیادہ خوبصورت، أَبْعَدُ زیادہ دور، أَحْسَنُ زیادہ اچھا (بہتر).

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ أَفْعَلُ کے وزن پر آنے والے اسماء (اگر وہ عَلَم یا صفت ہوں) تو ممنوع مِنَ الصَّرف (غیر منصرف) ہوتے ہیں، یعنی ان پر تنوین یا کسرہ نہیں آتا ہے.

أَفْعَلُ ہمیشہ مِنْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

حَامِدٌ أَطْوَلُ مِنْ بِلَالٍ — حامد بلال سے زیادہ لمبا ہے

أَفْعَلُ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ أَطْوَلُ مِنْ آمِنَةَ — بلال آمنہ سے زیادہ لمبا ہے

آمِنَةُ أَطْوَلُ مِنْ بِلَالٍ — آمنہ بلال سے زیادہ لمبی ہے

اَلْأَبْنَاءُ أَطْوَلُ مِنَ الْبَنَاتِ — بیٹے بیٹیوں سے زیادہ لمبے ہیں

اَلْبَنَاتُ أَطْوَلُ مِنَ الْأَبْنَاءِ — بیٹیاں بیٹوں سے زیادہ لمبی ہیں

آنے والی مثالوں میں مِنْ ضمیر کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے :

أَنْتَ أَحْسَنُ مِنِّي[1] — تو مجھ سے زیادہ اچھا ہے

۱۔ مِنِّي میں نون پر تشدید ہے اس لئے کہ وہ مِنْ اور نِيْ سے مل کر بنا ہے دوسرے ضمائر پر جب مِنْ داخل ہوگا تو نون پر تشدید نہیں ہوگی۔ جیسے مِنْهُ، مِنْكَ، مِنْهَا، مِنْهُمْ وغیرہ

اَنَا أقْصَرُ مِنْکَ	میں تجھ سے زیادہ پستہ قد ہوں
هُمْ أكْبَرُ مِنَّا سِنًّا	وہ عمر میں ہم سے بڑے ہیں

اَفْعَلُ " سب سے زیادہ " کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں وہ اسم نکرہ کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوگا۔ جیسے :

إبْرَاهِيْمُ أحْسَنُ طَالِبٍ فِيْ الْمَدْرَسَةِ	ابراہیم مدرسہ کا سب سے اچھا طالبِ علم ہے
اَلْأزْهَرُ أقْدَمُ جَامِعَةٍ فِيْ الْعَالَمِ	ازہر دنیا کی سب سے قدیم یونیورسٹی ہے
فَاطِمَةُ أكْبَرُ طَالِبَةٍ فِيْ فَصْلِنَا	فاطمہ ہمارے درجہ کی سب سے بڑی طالبہ ہے

۲۔ لٰكِنَّ (لیکن، مگر)

یہ بھی إنَّ کے أخَوَات (بہنوں) میں سے ہے اور اُسی جیسا عمل کرتا ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ مُجْتَهِدٌ وَ لٰكِنَّ حَامِدًا كَسْلَانُ	بلال محنتی ہے لیکن حامد کاہل ہے
أخِيْ مُتَزَوِّجٌ وَ لٰكِنِّيْ عَزَبٌ	میرا بھائی شادی شدہ ہے لیکن میں کنوارا ہوں
سَيَّارَتِيْ قَدِيْمَةٌ وَ لٰكِنَّهَا قَوِيَّةٌ	میری کار پرانی ہے لیکن وہ مضبوط ہے

۳۔ كَأنَّ (گویا، ایسا لگتا ہے)

یہ بھی إنَّ کے أخوات (بہنوں) میں سے ہے اور اُسی جیسا عمل کرتا ہے۔ جیسے :

كَأنَّ الْإمَامَ مَرِيْضٌ	گویا امام مریض ہیں
مَنْ هٰذِهِ الْفَتَاةُ ؟ كَأنَّهَا أُخْتُکَ	یہ لڑکی کون ہے؟ گویا یہ تیری بہن ہے
كَأنَّکَ مِنَ الْهِنْدِ	گویا تم ہندستان کے ہو

۴۔ ۱۱ سے ۲۰ تک کے اعداد مذکر معدود کے ساتھ.

اس صورت میں عدد مرکب (دو لفظوں سے مل کر بنا ہوا) ہوگا اور دونوں پر فتحہ ہوگا اور معدود واحد اور منصوب ہوگا۔ جیسے :

أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا   گیارہ ستارے

تِسْعَةَ عَشَرَ كِتَابًا   اُنیس کتابیں

آسانی کے لئے ہم اسے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں.

(الف) ۱۱ اور ۱۲

یہ دونوں اپنے معدود کے مطابق ہوں گے یعنی اگر معدود مذکر ہو تو یہ بھی مذکر اور معدود مؤنث ہو تو یہ بھی مؤنث ہوں گے۔ جیسے :

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا   گیارہ طالبِ علم

إِحْدٰى عَشْرَةَ طَالِبَةً   گیارہ طالبات

اِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا   بارہ طالبِ علم

اِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً   بارہ طالبات

(ب) ۱۳ تا ۱۹

ان میں عدد کا پہلا جزء معدود کے مخالف ہوگا (تذکیر و تانیث میں) جبکہ دوسرا جزء مطابق۔ جیسے :

ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا   ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

↓ ↓   ↓ ↓

مؤنث   مذکر   مذکر   مؤنث

ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا میں معدود (طَالِبًا) چونکہ مذکر ہے اس لئے عدد کا پہلا جزء ثَلَاثَةَ مؤنث ہے اور دوسرا عَشَرَ مذکر.

جب کہ ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً میں چونکہ معدود (طَالِبَةً) مؤنث ہے اس لئے عدد کا پہلا جزء ثَلَاثَ مذکر ہے اور دوسرا عَشْرَةَ مؤنث.

اس سبق میں ہم صرف معدود مذکر کو پڑھیں گے، مؤنث معدود کے ساتھ عدد کا استعمال ہم ان شاء اللہ چھٹے سبق میں پڑھیں گے.

(ج) یہ عدد مبنی ہیں یعنی جملہ میں ان کی حیثیت کے اعتبار سے ان کے آخری حرف کی حرکت

تبدیل نہیں ہوگی بلکہ یہ ہر حال میں فتحہ کے ساتھ ہی پڑھے جائیں گے.
ذیل کی مثالوں سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جاسکتی ہے۔ جیسے :

عِنْدِيْ ثَلَاثَةُ رِيَالَاتٍ   عِنْدِيْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رِيَالًا

أُرِيْدُ ثَلَاثَةَ رِيَالَاتٍ   أُرِيْدُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رِيَالًا

هٰذَا الْقَلَمُ بِثَلَاثَةِ رِيَالَاتٍ   هٰذَا الْقَلَمُ بِثَلَاثَةَ عَشَرَ رِيَالًا

اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشَرَ میں واقع اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں، حالتِ نصب اور جر میں وہ اِثْنَيْ اور اِثْنَتَيْ ہو جائینگے۔ جیسے :

عِنْدِي اثْنَا عَشَرَ رِيَالًا   میرے پاس بارہ ریال ہیں

أُرِيْدُ اثْنَيْ عَشَرَ رِيَالًا   مجھے بارہ ریال چاہئے

هٰذَا الْكِتَابُ بِاثْنَيْ عَشَرَ رِيَالًا   یہ کتاب بارہ ریال کی ہے

نوٹ :- اِثْنَا اور اِثْنَتَا میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزہءِ وصل ہے اگر ان سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو انہیں لکھا تو جائے گا لیکن پڑھا نہیں جائے گا.

(د) ۲۰ کے لئے لفظ عِشْرُوْنَ استعمال ہوتا ہے یہ مذکر اور مؤنث دونوں معدود کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے اور اسکا معدود بھی واحد اور منصوب ہوگا۔ جیسے :

عِشْرُوْنَ طَالِبًا   عِشْرُوْنَ طَالِبَةً

۳۰ سے ۹۰ تک کے اعداد انشاء اللہ ہم تیسویں سبق میں پڑھیں گےاور ان اعداد کے بقیہ حالات بھی.

۵۔ عددِ ترتیبی

پہلے کے لئے لفظ أَوَّلُ استعمال ہوتا ہے جب کہ دوسرے سے دسویں تک کے لئے جو الفاظ ہیں وہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہیں ۔ جیسے ثَالِثٌ تیسرا ، رَابِعٌ چوتھا ،خَامِسٌ پانچواں ، سَادِسٌ چھٹا.
ثانٍ (دوسرا) اصل میں ثَانِيٌ ہے، غَالٍ کی طرح، اگر اس پر اَلْ داخل ہو تو وہ اَلثَّانِيْ ہو جائے گا.

۶۔ أَلَيْسَ كَذٰلِكَ؟ کیا ایسا نہیں ہے؟ اگر کسی طالبِ علم سے پوچھا جائے مثلاً أَنْتَ طَالِبٌ ،

أَلَیْسَ کَذٰلِکَ؟ تو اس کا جواب بَلٰی (کیوں نہیں) ہوگا.
بَلٰی سے متعلق مزید احکام ہم چھٹے سبق میں پڑھیں گے.

۷۔ أَیُّھُمَا؟ (ان دونوں میں سے کون)؟

فِيْ الْفَصلِ طَالِبَانِ مِنْ فَرَنْسَا، أَیُّھُمَا أَخُوْکَ؟
درجہ میں فرانس کے دو طالبِ علم ہیں ان دونوں میں سے کون تمہارا بھائی ہے؟

۸۔ جمع تکسیر کے دو صیغوں مَفَاعِلُ جیسے فَنَادِقُ اور مَفَاعِیْلُ جیسے فَنَاجِینُ کو مُنْتَھَی الْجُمُوْع کہا جاتا ہے.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے:

۳۔ اسمِ تفضیل کی آنے والی مثالیں پڑھئے:

۴۔ اسمِ تفضیل استعمال کرتے ہوئے دیئے گئے الفاظ سے جملے بنائیے:

۵۔ مثالیں پڑھئے پھر اسمِ تفضیل استعمال کرتے ہوئے اسی طرح کے جملے بنائیے:

۶۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر دونوں جملوں کو لٰکِنَّ کے ذریعہ جوڑیئے: (یاد رہے کہ لٰکِنَّ إِنَّ کی بہنوں میں سے ہے.)

۷۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر کَأَنَّ داخل کیجئے: (یاد رہے کہ کَأَنَّ إِنَّ کی بہنوں میں سے ہے.)

۸۔ دی گئی مثالیں غور سے پڑھئے:

۹۔ دی گئی مثالیں غور سے پڑھیے، پھر انہیں اعداد کو الفاظ میں لکھ کر لکھیے :

۱۰۔ دی گئی مثالیں پڑھیے :

۱۱۔ آنے والے اسماء کی عددِ ترتیبی کے ذریعہ صفت لایئے ، یہ عددِ ترتیبی ان اعداد سے ماخوذ ہوں جو ان اسماء کے سامنے لکھیں ہیں :

۱۲۔ استاد ہر طالبِ علم سے ایسے سوالات کرے جو أَلَيْسَ كَذٰلِكَ؟ پر مشتمل ہوں اور طلبہ بَلَى کے ذریعہ اس کا جواب دیں :

۱۳۔ استاد ہر طالبِ علم سے أَيُّهُمَا استعمال کرتے ہوئے ایک سوال کرے :

الفاظ کے معانی

مَهْجَعٌ	: آرامگاہ، رہائشگاہ، ہاسٹل	كَوْكَبٌ	: ستارہ
فَرِيْقٌ	: ٹیم (Team)	شَقِيْقٌ	: سگا بھائی
فِي الْمَنَامِ	: خواب میں	نَافِذَةٌ ج نَوَافِذُ	: کھڑکی
سِنٌّ	: دانت، عمر	شَهْرٌ	: مہینہ
لَاعِبٌ	: کھلاڑی	وَاسِعٌ	: کشادہ
شَهِيْرٌ	: مشہور	ثَمَنٌ	: قیمت
كَسْلَى	: سست، کاہل (یہ كَسْلَانُ کا مؤنث ہے)		

چوتھا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ **فعل ماضي** جیسے : ذَهَبَ وہ گیا رَجَعَ وہ لوٹا۔ عربی کے اکثر افعال میں صرف تین حروف ہوتے ہیں، ان تین حروف کو حروفِ اصلی کہا جاتا ہے، عربی میں بنیادی صیغہ فعل ماضی ہے۔

ذَهَبَ کا معنی ہے جیسا کہ ہم حصہ اول میں پڑھ چکے ہیں " وہ گیا " لیکن اگر ذَهَبَ کے بعد کوئی اسم (نام وغیرہ) آجائے تو "وہ " کا معنی ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے : ذَهَبَ بلَالٌ کے معنی ہیں بلال گیا نہ کہ بلال وہ گیا، اسی طرح ذَهَبَتْ کا معنی ہے وہ گئی، لیکن اگر اس کے بعد کوئی اسم آ جائے تو " وہ " کا معنی ختم ہوجاتا ہے۔ جیسے : ذَهَبَتْ فَاطِمَةُ فاطمہ گئی نہ کہ فاطمہ وہ گئی.

ذَهَبَ کا فاعل ضمیر هُوَ ہے لیکن وہ ہمیشہ پوشیدہ رہتی ہے اس لئے اسے ضمیرِ مستَتِر کہا جاتا ہے ، اسی طرح ذَهَبَتْ میں هِيَ پوشیدہ ہے اور ت تانیث کی علامت ہے فاعل نہیں ہے.

فعلِ ماضی کے ان اصلی حروف کے آخر میں مختلف ضمیریں جوڑی جاتی ہیں ضمیروں کو فعل کے ساتھ اس طرح جوڑنے کو اِسْنَاد کہتے ہیں، اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل ضمیروں کی طرف فعل ماضی کی اسناد کریں گے :

ذَهَبَ وہ گیا اس میں فاعل ضمیرِ مستتر ہے.

ذَهَبَتْ وہ گئی اس میں فاعل ضمیرِ مستتر ہے.

ذَهَبُوا وہ سب گئے اس میں فاعل و ہے.

نوٹ :۔ واو کے بعد لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا.

ذَهَبْنَ وہ سب گئیں اس میں فاعل نَ ہے.

ذَهَبْتَ تو گیا اس میں فاعل تَ ہے.

ذَهَبْتُ میں گیا اس میں فاعل تُ ہے.

مذکر اور مؤنث کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لیں.

مذکر: أيْنَ بِلَالٌ و حَامِدٌ و خَالِدٌ؟ ذَهَبُوْا إلَى السُّوْقِ

بلال، حامد اور خالد کہاں ہیں؟ وہ سب بازار گئے

مؤنث: أيْنَ آمِنَةُ و فَاطِمَةُ و زَيْنَبُ؟ ذَهَبْنَ إلَى الْمَدْرَسَةِ

آمنہ، فاطمہ اور زینب کہاں ہیں؟ وہ سب مدرسہ گئیں

۲۔ فعل ماضی کے شروع میں لفظ "ما" بڑھا دینے سے اس میں نفی کا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے:

ذَهَبْتُ إلَى السُّوْقِ	مَا ذَهَبْتُ إلَى السُّوْقِ
میں بازار گیا	میں بازار نہیں گیا

مَا خَرَجَ الْإمَامُ مِنَ الْمَسْجِدِ امام صاحب مسجد سے نہیں نکلے

دَخَلَ بِلَالٌ وَ لٰكِنَّهٗ مَا جَلَسَ بلال داخل ہوا لیکن بیٹھا نہیں.

۳۔ بَلَى اور نَعَمْ کے درمیان فرق.

اگر سوال منفی ہو اور اس نفی کی نفی کرنا ہو تو بَلَى استعمال ہوگا اور اگر اس نفی کا اثبات کرنا ہو تو نَعَمْ استعمال ہوگا۔ جیسے کسی مسلم سے پوچھا جائے:

أَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ؟ تو جواب میں بَلَى استعمال ہوگا

کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ کیوں نہیں (میں مسلمان ہوں)

یہی سوال کسی غیر مسلم سے کیا جائے تو اس کا جواب نَعَمْ سے ہوگا

أَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ؟ نَعَمْ

کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ جی ہاں (میں مسلمان نہیں ہوں)

۴۔ لِأنَّ اس لئے کہ

جیسے : مَا خَرَجْتُ مِنَ الْبَیْتِ لِأنَّ الْجَوَّ بَارِدٌ میں گھر سے نہیں نکلا اس لئے کہ موسم سرد ہے
ذَهَبَ إِبْرَاهِیْمُ إلَی الْمُسْتَشْفٰی لِأنَّهٗ مَرِیْضٌ ابراہیم ہسپتال گیا اس لئے کہ وہ بیمار ہے

نوٹ :- لِأنَّ دو لفظوں لِ (لئے) اور أنَّ (جو کہ إنَّ کی اخوات ۔بہنوں۔ میں سے ہے) سے مل کر بنا ہے ، اس لئے أنَّ کا اسم منصوب ہوگا.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :
۳۔ ذَهَبَ کو مناسب ضمیر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہوں کو فعل ذَهَبَ سے پر کیجئے :
۴۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :
۵۔ آنے والے سوالوں کا جواب نفی میں مَا استعمال کرتے ہوئے دیجئے :
۶۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے :
۷۔ مثال پڑھیے، پھر آنے والے سوالوں کا جواب نَعَمْ یا بَلٰی سے دیجئے :

الفاظ کے معانی

لَا بَأْسَ : کوئی حرج نہیں
شَايٌ : چائے

پانچواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

ا۔ جملہ فعلیہ کا فاعل:

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں جملوں کی دو قسمیں ہیں، ا۔ جملہ اسمیہ (وہ جملہ جو اسم سے شروع ہوتا ہو) ۲۔ جملہ فعلیہ (وہ جملہ جو فعل سے شروع ہوتا ہو).

جملہ فعلیہ میں فاعل کو اردو کی طرح عربی میں بھی فاعل (اَلْفَاعِلُ) کہتے ہیں۔ جیسے: ذَهَبَ بِلَالٌ۔ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور فعل کے بعد آتا ہے،اسمِ ظاہر کی طرح ضمیر بھی فاعل بنتی ہے۔ جیسے:

ذَهَبُوْا وہ سب گئے اس میں واو فاعل ہے.

ذَهَبْتَ تو گیا اس میں تَ فاعل ہے.

نوٹ :-

ذَهَبَ الطُّلَّابُ میں فعل ذَهَبَ کے ساتھ واو نہیں ہے اس لئے کہ ذَهَبَ کا فاعل اَلطُّلَّابُ ہے، واو جوڑ دینے کی صورت میں ایک فعل کے دو فاعل ہو جائیں گے جب کہ یہ ناممکن ہے، اس لئے ذَهَبُوا الطُّلَّابُ کہنا درست نہیں ہے لیکن ہم اَلطُّلَّابُ ذَهَبُوْا کہہ سکتے ہیں اس صورت میں اَلطُّلَّابُ مبتدا اور جملہ ذَهَبُوْا اس کی خبر ہو جائیگا.

اسی طرح : ذَهَبَتِ الْبَنَاتُ یا اَلْبَنَاتُ ذَهَبْنَ.
اس قاعدہ کو اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے.

جملہ اسمیہ : اَلطُّلَّابُ ذَهَبُوْا اَلطَّالِبَاتُ ذَهَبْنَ.
جملہ فعلیہ : ذَهَبَ الطُّلَّابُ ذَهَبَتِ الطَّالِبَاتُ

۲۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فعل کا اثر ظاہر ہو۔ جیسے : قَتَلَ الْوَلَدُ الْحَيَّةَ لڑکے نے سانپ کو مار ڈالا، اس جملہ میں مارنے والا لڑکا ہے سو وہ فاعل ہے اور قتل سانپ کا ہوا ہے اس لئے وہ مفعول بہ ہے۔ مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے : فَتَحَ الْوَلَدُ الْبَابَ لڑکے نے دروازہ کھولا اس مثال میں اَلْبَابَ مفعول بہ ہے اور منصوب ہے۔ اسی طرح :

رَأَيْتُ حَامِدًا میں نے حامد کو دیکھا
شَرِبَ الرَّجُلُ الْمَاءَ مرد نے پانی پیا
سَأَلَتِ الْمُدِيْرَةُ زَيْنَبَ ہیڈ مسٹریس نے زینب سے پوچھا
سَأَلَ الْوَلَدُ أُمَّهُ لڑکے نے اپنی ماں سے سوال کیا

نوٹ :- آخری مثال میں مفعول بہ أمَّ ہے اور ضمیر ہٗ اسکا حصہ نہیں ہے اسی لئے نصب أمّ کی میم پر ظاہر ہوا۔ اسی طرح :

رَأَيْتُ بَيْتَكَ بَيْتَ + كَ
فَتَحَ الطَّالِبُ كِتَابَهُ كِتَابَ + هُ

اسمِ ظاہر کی طرح ضمیر بھی مفعول واقع ہوتی ہے۔ جیسے :

رَأَيْتُ بِلَالًا وَ سَأَلْتُهُ میں نے بلال کودیکھا اور اس سے پوچھا

۳۔ اگر تنوین والے اسم کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزہ وصل سے شروع ہو رہا ہے تو تنوین کے نون کو کسرہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ جیسے : شَرِبَ حَامِدٌ الْمَاءَ اس کو شَرِبَ حَامِدُ نِ الْمَاء پڑھیں گے.اس لئے کہ تنوین کا نون ساکن ہے اور (ہمزہ وصل گر جانے کے بعد) ل بھی ساکن ہے،

اس کو اِلْتِقَاءُ السَّاکِنَیْنِ کہتے ہیں اور ساکن کے بعد ساکن کی ادائیگی دشوار ہے، اس لئے پہلے سکون کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ اسی طرح :

سَأَلَ بِلَالٌ ابْنَهُ کو سَأَلَ بِلَا لُ نِ ابْنَهُ اور

سَمِعَ فَيْصَلٌ الْأَذَانَ کو سَمِعَ فَيْصَلُ نِ الْأَذَانَ پڑھیں گے

۴۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل ماضی میں عام طور سے تین حروف ہوتے ہیں ، ان میں سے پہلا اور آخری (تیسرا) حرف ہمیشہ مفتوح رہتا ہے جب کہ درمیانی (دوسرا) کبھی مفتوح ہوتا ہے تو کبھی مکسور۔ جیسے :

ذَهَبَ ، دَخَلَ ، خَرَجَ.

فَهِمَ ، سَمِعَ ، شَرِبَ.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :

۳۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۴۔ آنے والے جملوں میں فاعل اور مفعول بہ کو نشان زد کیجئے، فاعل کے نیچے ایک لکیر اور مفعول بہ کے نیچے دو لکیریں کھینچئے اور دونوں کے آخر پر حرکت لگائیے :

۵۔ آنے والے جملوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کیجئے اور ان پر حرکت لگائیے :

۶۔ آنے والے تمام کلمات کو مفعول بہ بنائیے اور ان کے آخر پر حرکت لگائیے :

۷۔ آنے والی دونوں مثالیں غور سے پڑھئے :

۸۔ آنے والے جملوں میں فعل کو پہلے لائیے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے :

۹۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰۔ آنے والے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے :

۱۱۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

عِنَبٌ : انگور

مَوْزٌ : کیلا

تِیْنٌ : انجیر

فَجْرٌ : فجر

جَوَابٌ : جواب

سُؤَالٌ : سوال

حَیَّةٌ : سانپ

بَقَّالٌ : سبزی فروش، کرانہ بیچنے والا

عَصًا : عصا ، لاٹھی

قَهْوَةٌ : کافی، قہوہ

دُکَّانٌ : دوکان ج دَکَاکِیْنُ

خُبْزٌ : روٹی

سَبُّوْرَةٌ : تختۂ تحریر، (Writing Board)

کَسَرَ : اس نے توڑا

سَمِعَ : اس نے سنا

فَهِمَ : اس نے سمجھا

شَرِبَ : اس نے پیا

حَفِظَ : اس نے یاد کیا

ضَرَبَ : اس نے مارا

دَخَلَ : وہ داخل ہوا

أَکَلَ : اس نے کھایا

غَسَلَ : اس نے دھویا

قَتَلَ : اس نے قتل کیا

جَیِّدًا : خوب، اچھا

چھٹا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ ذَهَبْتِ تو گئی

۲۔ اعداد ۱۱ سے ۲۰ تک معدود مؤنث کے ساتھ

اس سے پہلے سبق نمبر ۳ میں ہم معدود مذکر کے ساتھ معدود مؤنث کا استعمال سیکھ چکے ہیں، وہاں معدود مؤنث کے ساتھ عدد کے استعمال کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے، جو اس طرح ہے :

(الف) ۱۱ اور ۱۲ اپنے معدود کے مطابق ہوں گے (تذکیر اور تانیث میں) جیسے :

أحَدَ عَشَرَ طَالِبًا　　إحْدَى عَشْرَةَ طَالِبَةً

اِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا　　اِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً

نوٹ :- عَشَرَ میں ش پر فتحہ اور عَشْرَةَ میں ش پر سکون ہوگا.

(ب) ۱۳ سے ۱۹ تک کے اعداد کا پہلا جزء معدود کے مخالف ہوگا دوسرا موافق۔ جیسے :

ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا　　ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ طَالِبًا　　ثَمَانِيْ عَشْرَةَ طَالِبَةً

ثَمَانِيْ عَشْرَةَ میں ثَمَانِيْ کی ي پر سکون ہوگا.

۳۔ أيٌّ؟ کون سا؟

ہم حصہ اول میں یہ لفظ پڑھ چکے ہیں، یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم

مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے :

أيُّ طَالِبٍ خَرَجَ؟ — کون سا طالب علم نکلا؟

أيَّ كِتَابٍ قَرَأْتَ؟ — تو نے کون سی کتاب پڑھی؟

بِأيِّ قَلَمٍ كَتَبْتَ؟ — تو نے کس قلم سے لکھا؟

نوٹ :- لفظ أيُّ پہلی مثال میں مرفوع ہے اس لئے کہ وہ مبتدا ہے، جب کہ دوسری مثال میں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب اور تیسری میں مجرور ہے اس لئے کہ اس پر حرفِ جر ب داخل ہوا ہے.

۴۔ أظُنُّ میں سمجھتا ہوں کہ، میرا خیال ہے کہ

أظُنُّ أنَّهَا ذَهَبَتْ إلَى مَكَّةَ — میں سمجھتا ہوں کہ وہ مکہ گئی

أنَّ إنَّ کے أخوات میں سے ہے اس لئے اس کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہے

أظُنُّ أنَّ حَامِدًا مَرِيْضٌ — میں سمجھتا ہوں کہ حامد بیمار ہے.

أظُنُّ أنَّ الْإمَامَ جَدِيْدٌ — میں سمجھتا ہوں کہ امام نئے ہیں.

أظُنُّ أنَّ فَاطِمَةَ غَائِبَةٌ — میں سمجھتا ہوں کہ فاطمہ غائب ہے.

أظُنُّ أنَّكَ مُتْعَبٌ — میں سمجھتا ہوں کہ تو تھکا ہوا ہے.

۵۔ قَالَ : إنَّكَ أحْسَنُ طَالِبٍ فِي الْفَصْلِ ۔ اس نے کہا کہ تو کلاس کا بہترین طالبِ علم ہے.

نوٹ :- قَالَ کے بعد إنَّ استعمال ہوگا أنَّ نہیں.

۶۔ لِمَ ؟ کیوں؟ اگر یہ اکیلا استعمال ہو تو اس کے ساتھ ہ جوڑ دی جاتی ہے۔ جیسے :

لِمَهْ ؟ اس ہ کو هاء السکت کہتے ہیں.

۷۔ حصہ اول میں ہم چند وہ صفات پڑھ چکے ہیں جو "ان" پر ختم ہوتے ہیں۔ جیسے :

جَوْعَانُ ، عَطْشَانُ ، غَضْبَانُ ،ایسی صفات کی تانیث (مؤنث) کا صیغہ فَعْلَی کے وزن پر اور جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ جَوْعَانُ   الرِّجَالُ جِيَاعٌ

آمِنَةُ جَوْعَى   النِّسَاءُ جِيَاعٌ

نوٹ :- کَسْلَانُ اور کَسْلَی کی جمع کُسَالَی آتی ہے.

۸۔ هَاتِ (دو) اس کی اسناد مخاطب کے ضمائر کی طرف یوں ہوگی :

يَا أَحْمَدُ هَاتِ   يَا إِخْوانُ هَاتُوْا

يَا زَيْنَبُ هَاتِي   يَا أَخَوَاتُ هَاتِينَ.

۹۔ خُذْ لو ۔ اس کے دوسرے صیغے ہم سبق نمبر ۱۴ میں پڑھیں گے.

۱۰۔ فَفَرِحَ بِيَ الْمُدَرِّسُ كَثِيْرًا   تو مدرس مجھ سے بہت خوش ہوئے.

اس مثال میں ف کا معنی " تو " اور بِي کا معنی " مجھ سے " ہے۔ اسی طرح :

فَرِحْتُ بِكَ   میں تجھ سے بہت خوش ہوا

فَرِحُوْا بِنَا   وہ ہم سے بہت خوش ہوئے

أَفَرِحْتَ بِهِ ؟   کیا تو اس سے خوش ہوا؟

نوٹ :- ذهبت کو چار مختلف طریقوں سے پانچ معنوں میں پڑھا جاسکتا ہے.

ذَهَبَتْ   وہ گئی.

ذَهَبْتَ   تو گیا.

ذَهَبْتِ   تو گئی.

ذَهَبْتُ   میں گیا، میں گئی۔

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :

۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے: (ان کا تعلق چھٹے سبق کے مضمون سے نہیں ہے)

۴۔ آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث لائیے اور ضمیر پر حرکت لگائیے:

۵۔ آنے والے جملوں کے تمام افعال میں ضمیر پر حرکت لگائیے:

۶۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے :

۷۔ دونوں مثالیں غور سے پڑھئے :

۸۔ آنے والے جوابات کے لئے مناسب سوالات لایئے :

۹۔ مثالیں پڑھئے پھر آنے والے سوالات کے جواب ضمائر (هُ، هُمْ، هَا، هُنَّ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۱۰۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر أَنَّ کے ذریعہ دونوں جملوں کو جوڑیئے :(یاد رہے کہ أَنَّ إِنَّ کی بہنوں میں سے ہے)

۱۱۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۱۲۔ آنے والی مثالیں پڑھئے پھر اعداد کو حروف میں لکھ کر ان مثالوں کو لکھئے :

۱۳۔ ۱۱ سے ۲۰ تک کے اعداد لکھئے اور نیچے دئے گئے ہر کلمہ کو ان کی تمیز بنایئے :

۱۴۔ مثال پڑھئے پھر اسی طرز پر خالی جگہیں پُر کیجئے :

۱۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۶۔ آنے والے اسماء کو مجرور اور منصوب کر کے لکھئے :

۱۷۔ آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے :

۱۸۔ سورۃ الرحمٰن، سورۃ الحدید اور سورۃ النبأ کی اگلی پانچ پانچ آیتیں لکھئے :

الفاظ کے معانی

مَجَلَّة	: مجلّہ، (میگزین) رسالہ	عِمَارَةٌ	: عمارت
سُوْرَةٌ	: سورت	شُقَّةٌ	: فلیٹ
سِنٌّ	: دانت	كَلِمَةٌ	: کلمہ
يَا بُنَيَّ	: اے میرے چھوٹے بیٹے (بیٹے کے لئے پیار بھرا طرزِ تخاطب).		
مَسْرُوْرٌ	: خوش	فَقَطْ	: صرف
جَاءَ	: وہ آیا	كَوَى	: اس نے استری کیا
فَهِمْتُهُ جَيِّدًا	: میں نے اسے اچھی طرح سمجھ لیا ہے	فَرِحَ	: وہ خوش ہوا
زَادَكَ اللهُ عِلْمًا	: اللہ تعالی تمہارے علم کو بڑھائے	خَادِمَةٌ	: خادمہ ، نوکرانی
مَاشَاءَ اللهُ	: (جو اللہ چاہے) پسندیدگی کے اظہار کا اسلوب		
رَاكِبٌ	: سوار		

ساتواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ ذَهَبْتُمْ تم سب گئے (جمع مذکر مخاطب) أَكَلْتُمْ تم سب نے کھایا

مَا ذَا أَكَلْتُمْ يَا إِخْوَانُ؟ بھائیو، تم نے کیا کھایا؟

۲۔ذَهَبْتُنَّ تم سب گئیں (جمع مؤنث مخاطب) قَرَأْتُنَّ تم سب نے پڑھا

أَ قَرأْتُنَّ هٰذِهِ الْمَجَلَّةَ يَا أَخَوَاتُ ؟ بہنو،کیا تم سب نے یہ رسالہ پڑھا؟

۳۔ ذَهَبْنَا ہم گئے (جمع متکلم مذکر و مونث) سَمِعْنَا ہم نے سنا

مَا سَمِعْنَا الْأَذَانَ ہم نے اذان نہیں سنی

۴۔ رَأَيْتُمُوْهُ تم نے اسے دیکھا

رَأَيْتُهُ میں نے اسے دیکھا

رَأَيْتَهُ تو نے اسے دیکھا

رَأَيْتِهِ تو نے اسے دیکھا (واحد مؤنث مخاطب)

نوٹ :- رَأَيْتِهِ میں ہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا تاکہ اس میں اور اس سے پہلے والے حرف کی حرکت دونوں کی آواز میں یکسانیت اور موزونیت پیدا ہو جائے، اس لئے کہ تِهُ کے مقابلے میں تِهِ زیادہ آسان اور بہتر ہے، اسی طرح آئندہ مثالوں میں بھی ہے :

بَيْتُهُ	فِيْ بَيْتِهِ
مِنْهُ	فِيْهِ

جیسا کہ آپ نے اوپر دیکھا کہ ضمیر حالتِ نصب میں فعل سے بلا کسی واسطے کے جوڑ دی جاتی ہے لیکن اگر فعل کی اسناد ضمیرِ جمع مخاطب کی طرف ہو تو فعل اور ضمیر منصوب (جو کہ مفعول واقع ہو رہی ہے) کے درمیان ایک و بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے :

رَأَيْتُمُوْهُ	تم نے اسے دیکھا (جمع مذکر مخاطب)
رَأَيْتُمُوْهُمْ	تم نے انہیں دیکھا.
رَأَيْتُمُوْهَا	تم نے اسے دیکھا .
رَأَيْتُمُوهُنَّ	تم نے انہیں دیکھا.

اس کی مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

غَسَلْتُم	+	ہٗ	=	غَسَلْتُمُوْهُ	تم نے اسے دھویا.
قَتَلْتُمْ	+	هُمْ	=	قَتَلْتُمُوْهُمْ	تم نے انہیں قتل کیا.
سَأَلْتُمْ	+	هَا	=	سَأَلْتُمُوْهَا	تم نے اس سے پوچھا.

۵۔ كَانَ وہ تھا

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ فِي الْفَصْلِ	بلال کلاس (درجہ) میں ہے.
كَانَ بِلَالٌ فِي الْفَصْلِ	بلال کلاس (درجہ) میں تھا.
اَلْمُدَرِّسُ فِي الْمَكْتَبَةِ	استاد لائبریری میں ہیں.
كَانَ اَلْمُدَرِّسُ فِي الْمَكْتَبَةِ	استاد لائبریری میں تھے.
الْقَلَمُ تَحْتَ الْكِتَابِ	قلم کتاب کے نیچے ہے.
كَانَ الْقَلَمُ تَحْتَ الْكِتَابِ	قلم کتاب کے نیچے تھا.
زَيْنَبُ فِي الْمَطْبَخِ	زینب باورچی خانہ میں ہے.

كَانَتْ زَيْنَبُ فِي الْمَطْبَخِ   زینب باورچی خانہ میں تھی.

نوٹ :- گذشتہ مثالوں میں کَانَ کی خبر شبہ جملہ جیسے تَحْتَ الْكِتَابِ، فِي الْمَكْتَبَةِ، فِي الْمَطْبَخِ ہے اگر کَانَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی لیکن اگر اسم ہو تو وہ منصوب ہوجائیگا۔ جیسے: بِلَالٌ مَرِيْضٌ سے كَانَ بِلَالٌ مَرِيْضًا ، اسے ہم مزید تفصیل سے سبق نمبر ۲۵ میں پڑھیں گے.

۶۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

رَجُلٌ ذُوْ لِحْيَةٍ   داڑھی والا ایک آدمی.

الرَّجُلُ ذُواللِّحْيَةِ   داڑھی والا شخص.

ہم جانتے ہیں کہ اگر موصوف معرفہ ہے تو صفت کا معرفہ ہونا بھی ضروری ہے، لیکن یہاں ذُوْ مضاف ہے اور اس پر " ال " نہیں آتا ، لہٰذا اس کے مضاف الیہ پر " ال " داخل کر کے مضاف الیہ کو معرفہ بنا دینے سے وہ (ذُوْ) بھی معرفہ ہو جاتا ہے، چنانچہ رَجُلٌ ذُوْ لِحْيَةٍ میں مضاف الیہ نکرہ ہے اور الرَّجُلُ ذُواللِّحْيَةِ میں معرفہ۔ اس کی مزید مثالیں دیکھئے:

عِنْدِيْ كِتَابٌ ذُوْ غِلَافٍ جَمِيْلٍ   میرے پاس خوبصورت سرورق والی کتاب ہے.

اَلْكِتَابُ ذُوالْغِلَافِ الْجَمِيْلِ غَالٍ   خوبصورت سرورق والی کتاب مہنگی ہے.

فِي قَرْيَتِنَا مَسْجِدٌ ذُوْ مَنَارَةٍ وَاحِدَةٍ   ہمارے گاؤں میں ایک مینارے والی مسجد ہے.

اَلْمَسْجِدُ ذُوالْمَنَارَةِ الْوَاحِدَةِ قَدِيْمَةٌ   ایک مینار والی مسجد پرانی ہے.

۷۔ ذَهَبْتُمْ ، كِتَابُهُمْ، هُمْ ، كِتَابُكُمْ اور أَنْتُمْ میں میم ساکن ہوتی ہے اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جس کے شروع میں ہمزہء وصل ہو تو سکون ضمہ سے بدل جائیگا۔ جیسے:

بَيْتُكُمْ	بَيْتُكُمُ الْجَدِيْدُ	تمہارا نیا گھر.
رَأَيْتُمْ	أ رَأَيْتُمُ الْإِمَامَ ؟	کیا تم نے امام صاحب کو دیکھا؟
كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُمُ الْقَدِيْمُ	ان کی پرانی کتاب .

سَأَلْتُمْ　　　أَسَأَلْتُمُ ابْنَهُ　　　کیا تم نے اس کے بیٹے سے دریافت کیا۔

۸۔ أَبْشِرْ اس کا لفظی معنی ہے" خوش ہو جاؤ " لیکن یہ کسی درخواست کے مثبت جواب میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس وقت اس کا معنی ہوگا گھبرائیے نہیں ویسا ہی ہوگا جیسا آپ چاہتے ہیں، یا آپ کو وہ چیز مل جائیگی جو آپ چاہتے ہیں۔

۹۔ ثُلُثٌ ایک تہائی ۱/۳

ایسے الفاظ جو ۱/۳ ، ۱/۴ (ایک چوتھائی) ۱/۵ ، ۱/۶ ، ۱/۷ ، ۱/۸ ، ۱/۹ اور ۱/۱۰ کا معنی دیتے ہیں فُعُلٌ کے وزن پر بنائے گئے ہیں، اس میں دوسرے حرف ع پر ضمہ ہوگا۔ جیسے ثُلُثٌ ۱/۳، سُدُسٌ ۱/۶ تُسُعٌ ۱/۹. لیکن اس کو حذف کر کے ساکن بھی پڑھا جاتا ہے۔ جیسے : رُبْعٌ ، خُمْسٌ۔

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :

۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے: (یہ سوالات ساتویں سبق کے مضمون سے متعلق نہیں ہیں)

۴۔ آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث لائیے :

۵۔ آنے والے ہر جملے کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کیجئے اور اس کے ذریعہ جملہ مکمل کیجئے :

۶۔ مثالوں کو غور سے پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر کَانَ داخل کیجئے :

۷۔ مثالوں کو غور سے پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو میم اور دوسرے ساکن حروف پر حرکت لگاکر پڑھئے :

۸۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۹۔ مثالیں پڑھئے پھر آنے والے جملے کو ذُوْ استعمال کرتے ہوئے مکمل کیجئے :

۱۰۔ ذَاتُ کی آنے والی مثالیں پڑھئے :

۱۱۔ مثالیں پڑھئے پھر قوسین میں دیے گئے الفاظ استعمال کرتے ہوئے اسی طرح کے جملے بنائیے :

۱۲۔ آنے والے کلمات سیکھئے :

۱۳۔ آنے والے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے :

الفاظ کے معانی

مِكْنَسَةٌ : جھاڑو — نَظَّارَةٌ : چشمہ (عینک)

صُوْرَةٌ : تصویر — صَابُوْنٌ : صابن

كُرَةُ الْقَدَمِ : فٹ بال — سُلَّمٌ : سیڑھی

عَجَلَةٌ : پہیہ — إِذَاعَةٌ : نشر کرنا ، ریڈیو

الْبَارِحَةَ : گذشتہ شب — كُرَةُ السَّلَّةِ : باسکٹ بال

اَلْأُسْبُوْعُ الْمَاضِي : گذشتہ ہفتہ — مَنَارَةٌ : مینار

لِحْيَةٌ : داڑھی — عَالٍ : اونچا عَالِيَةٌ : (مؤنث) اونچی.

مُلَوَّنٌ : رنگین — صَبَاحٌ : صبح

نِصْفٌ : آدھا — مَشَى : وہ چلا

أَخَذَ : اس نے لیا — وَضَعَ : اس نے رکھا

وَجَدَ : اس نے پایا — بَحَثَ عَنْ : اس نے تلاش کیا

آٹھواں سبق

اس سبق میں ہم گذشتہ اسباق دہرائیں گے، اور فعل ماضی کو تمام ضمائر کی طرف اسناد کریں گے سوائے ضمیرِ تثنیہ کے، ضمیرِ تثنیہ کی طرف اسناد تفصیل کے ساتھ سبق نمبر ۳۰ میں پڑھیں گے.

مشق

۱۔ آنے والے جملوں میں فعل ذَهَبَ کو مناسب ضمائر کی طرف اسناد کیجئے اور ان کے ذریعہ آنے والے جملے مکمل کیجئے :

۲۔ خالی جگہوں کو مناسب افعال سے پر کیجئے :

۳۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۴۔ آنے والی مثالوں میں فاعل کو متعین (نشان زد) کیجئے :

۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

نواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ حالتِ نصب میں جمع مؤنث سالم کا اعراب

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو اسم کے آخر میں ات بڑھا کر بنائی جاتی ہے

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ نصب کی علامت فتحہ ہے یعنی جو کلمہ حالتِ نصب میں ہو اس پر فتحہ آتا ہے۔ جیسے :

اِنَّ الْبَيْتَ جَدِيْدٌ   بے شک گھر نیا ہے

قَرَأْتُ الْكِتَابَ   میں نے کتاب پڑھی

یہاں ہم پڑھیں گے کہ جمع مؤنث سالم پر حالتِ نصب میں فتحہ کے بجائے کسرہ آتا ہے۔ جیسے :

رَأَيْتُ الْأَبْنَاءَ وَ الْبَنَاتِ   میں نے بیٹے اور بیٹیاں دیکھیں

اس جملہ میں اَلْأَبْنَاءَ اور الْبَنَاتِ دونوں مفعول بہ ہیں اس لئے دونوں منصوب ہیں لیکن اَلْأَبْنَاءَ میں نصب کی علامت فتحہ ہے اور اَلْبَنَاتِ میں کسرہ اس لئے کہ وہ جمع مؤنث سالم (کا صیغہ) ہے۔

مزید مثالیں دیکھئے :

خَلَقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ   اللہ تعالی نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔

قَرَأْتُ الْكُتُبَ وَ الصُّحُفَ وَ الْمَجَلَّاتِ   میں نے کتابیں ، اخبارات اور رسالے پڑھے۔

إِنَّ الْإِخْوَةَ وَ الْأَخَوَاتِ فِي الْبَيْتِ   بے شک بھائی اور بہنیں گھر میں ہیں۔

یہ یاد رہے کہ جمع مؤنث سالم کے آخر میں مجرور اور منصوب دونوں حالتوں میں کسرہ رہتا ہے۔

جیسے :

إنَّ الطَّالِبَاتِ فِي الْحَافِلَاتِ　　　طالبات بسوں میں ہیں

اس مثال میں اَلطَّالِبَاتِ إنَّ کی وجہ سے منصوب ہے اور حَافِلَاتِ حرفِ جر فِي کی وجہ سے مجرور لیکن دونوں کے آخر میں کسرہ ہے.

۲۔ اس سے پہلے ہم رَأيْتُکَ میں نے تجھے دیکھا اور رَأيْتُهُ میں نے اسے دیکھا پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم فعل کے ساتھ ضمیرِ متکلم کا استعمال دیکھیں گے، آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے :

رَأيْتَنِيْ　　　تو نے مجھے دیکھا

خَلَقَنِيَ اللهُ　　　اللہ نے مجھے پیدا کیا

سَأَلَنِيَ الْمُدَرِّسُ　　　استاذ نے مجھ سے پوچھا

ضمیر متکلم صرف ي ہے لیکن اس ي اور فعل کے درمیان ایک نون بڑھا دیا جاتا ہے اسلئے کہ ي سے پہلے کسرہ ضروری ہے اور ہمارے پاس دو صیغے ہیں، رَأيْتَ تو نے دیکھا (مذکر مخاطب) رَأيْتِ تو نے دیکھا (مؤنث مخاطب) رَأيْتَ کو کسرہ کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں رَأيْتَ اور رَأيْتِ کے درمیان فرق مشکل ہو جائیگا، ان دونوں کے درمیان یہ فرق باقی رہے اس لئے ت کو اپنی حالت پر برقرار رکھ کراس کے بعد ایک نون لاتے ہیں اور اس کو کسرہ دیتے ہیں، اس نون کو نونِ وقایہ کہتے ہیں، نونِ وقایہ یعنی وہ نون جو فعل کے آخری حرف کی حرکت کی حفاظت کرتا ہے.

۳۔ یہ کار کتنی خوبصورت ہے! اس معنی کو عربی میں اس طرح ادا کریں گے۔ مَا أَجْمَلَ هٰذِهِ السَّيَّارَةَ! اس کو فِعْلُ التَّعَجُّبِ (تعجب کا فعل) کہتے ہیں اس کا وزن مَا أَفْعَلَهُ ہے، ہ کی جگہ کوئی اورضمیرِ نصب یا اسم ظاہر بھی لاسکتے ہیں۔ جیسے :

مَا أَطْيَبَکَ!　　　تو کتنا اچھا ہے!

مَا أَفْقَرَهَا !　　　وہ (عورت) کتنی غریب ہے!

مَا أَکْثَرَ النُّجُوْمَ !　　　ستارے کتنے زیادہ ہیں!

مَا أَسْهَلَ هٰذَا الدَّرْسَ!　　　یہ سبق کتنا آسان ہے!

۴۔ ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ "یا" کے بعد آنے والے اسم پر صرف ایک ضمہ ہوتا ہے۔ جیسے:

یَا وَلَدُ، یَا أُسْتَاذُ، یَا بِلَالُ، یَا حَامِدُ، لیکن اگر وہ اسم مضاف ہوگا تو منصوب ہوگا۔ جیسے:

یَا بِنْتَ بِلَالٍ	اے بلال کی بیٹی
یَا أُخْتَ مُحَمَّدٍ	اے محمد کی بہن
یَا ابْنَ أَخِيْ	اے میرے بھتیجے
یَا رَبَّ الْكَعْبَةِ	اے کعبہ کے رب
یَا عَبْدَاللهِ	اے اللہ کے بندے
یَا أَبَابَكْرٍ	اے ابو بکر

نوٹ :- أَبُو حالتِ نصب میں أَبَا ہو جاتا ہے

مضاف الیہ ضمیر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے:

یَا رَبَّنَا	اے ہمارے پروردگار

۵۔ ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ کَمْ کے بعد اسم واحد اور منصوب ہوتا ہے لیکن اگر کَمْ پر کوئی حرفِ جر داخل ہو جائے تو وہ مجرور یا منصوب ہوگا۔ جیسے:

کَمْ رِیَالًا عِنْدَكَ؟	تیرے پاس کتنے ریال ہیں؟
بِکَمْ رِیَالًا / رِیَالٍ هٰذَا؟	یہ کتنے ریال کا ہے؟

یہاں رِیَالًا اور رِیَالٍ دونوں کہنا صحیح ہے اس لئے کہ کَمْ پر حرفِ جر ب داخل ہوا ہے، ٹھیک اسی طرح فِيْ کَمْ یَوْمًا / یَوْمٍ تَعَلَّمْتَ هٰذِهِ اللُّغَةَ؟ تو نے کتنے دنوں میں یہ زبان سیکھی؟

۶۔ مَا الإستفہامیہ (سوالیہ) پر حرفِ جر داخل ہوگا تو اس کا الف حذف ہو جائیگا

جیسے: بِ + مَا = بِمَ؟ کس کے ساتھ؟

لِ + مَا = لِمَ؟ کس لئے؟

مِنْ + مَا = مِمَّ ؟ کس سے ؟

عَنْ + مَا = عَمَّ ؟ کس کے بارے میں ؟

نوٹ :- مِنْ اور عَنْ کے نون کو میم سے بدل کر مَا کے میم میں ادغام کر دیں گے.

۷۔ ہم اس سے پہلے اسمِ موصول اَلَّذِيْ (واحد مذکر) اور اَلَّتِيْ (واحد مؤنث) پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم ان کی جمع پڑھیں گے اَلَّذِيْ کی جمع اَلَّذِيْنَ اور اَلَّتِيْ کی اَللاتِيْ ہے۔ جیسے :

واحد مذکر : اَلرَّجُلُ اَلَّذِيْ خَرَجَ مِنْ مَكْتَبِ الْمُدِيْرِ مُدَرِّسٌ جَدِيْدٌ

جو شخص ہیڈ ماسٹر کے دفتر سے نکلا ہے وہ نیا مدرس ہے.

جمع مذکر : اَلرِّجَالُ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ مَكْتَبِ الْمُدِيْرِ مُدَرِّسُوْنَ جُدُدٌ

جو لوگ ہیڈ ماسٹر کے دفتر سے نکلے ہیں وہ نئے مدرسین ہیں.

واحد مؤنث : اَلطَّالِبَةُ الَّتِيْ جَلَسَتْ أَمَامَ الْمُدَرِّسَةِ بِنْتُ الْمُدِيْرَةِ

وہ طالبہ جو استانی کے سامنے بیٹھی ہے وہ ہیڈ مسٹریس کی بیٹی ہے

جمع مؤنث : اَلطَّالِبَاتُ اَللاتِيْ جَلَسْنَ أَمَامَ الْمُدَرِّسَةِ بَنَاتُ الْمُدِيْرَةِ

وہ طالبات جو استانی کے سامنے بیٹھی ہیں وہ ہیڈ مسٹریس کی بیٹیاں ہیں.

۸۔ ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ ہمزہ استفہام جملہ خبریہ کو جملہ استفہامیہ میں تبدیل کر دیتا ہے اسی طرح اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آئے جس کے شروع میں ال ہو تو وہ آل ہو جاتا ہے۔ جیسے :

اَلْمُدَرِّسُ قَالَ لَكَ — آلْمُدَرِّسُ قَالَ لَكَ؟ — کیا استاد نے تم سے کہا؟

اَلْيَوْمَ رَأَيْتَهُ — آلْيَوْمَ رَأَيْتَهُ ؟ — کیا آج تو نے اسے دیکھا ؟

هٰذَا الطَّالِبُ سَأَلَكَ — أَ هٰذَا الطَّالِبُ سَأَلَكَ؟ — کیا اس طالبِ علم نے تجھ سے پوچھا؟

تیسری مثال میں چونکہ أ کے بعد ال نہیں ہے اس لئے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی.

۹۔ اسم کے آخر میں آنے والی وہ ي جو الف پڑھی جاتی ہے اگر اس کے ساتھ کوئی ضمیرِ نصب یا

جر ہو تو وہ الف لکھی جائے گی۔ جیسے :

مَعْنًى معنی مَعْنَاهُ اس کا معنی.

کَوَى اس نے استری کیا کَوَاهُ اس نے اسے استری کیا.

۱۰۔ اَلطُّلَّابُ الْجُدُدُ الْخَمْسَةُ پانچ نئے طلبہ

اس مثال میں عدد کو بطور صفت استعمال کیا گیا ہے، اس صورت میں وہ معدود کے بعد آئے گا۔

مزید دیکھئے :

اَلْكُتُبُ الْأَرْبَعَةُ چار کتابیں

الرِّجَالُ الْعَشَرَةُ دس مرد

الصِّحَاحُ السِّتَّةُ چھ معتبر کتابیں

اَلْأَخَوَاتُ الخَمْسُ پانچ بہنیں

۱۱۔ أ إِلَى الْمُدِيْرِ ذَهَبْتُمْ؟ کیا تم ہیڈ ماسٹر کے پاس گئے تھے؟ اس جملہ میں إِلَى الْمُدِيْرِ کو کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لئے فعل سے پہلے لایا گیا ہے۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

رَأَيْتُ بِلَالًا میں نے بلال کو دیکھا (بغیر تاکید کے)

بِلَالًا رَأَيْتُ بلال ہی کو دیکھا میں نے (تاکید کے ساتھ)

دوسرا جملہ اس وقت استعمال کیا جائیگا جب مخاطب اس بات میں شک کرے یا اس سے انکار کرے.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ آیت کریمہ پڑھئے اور نیچے دئے گئے سوالوں کا جواب دیجئے :

۳۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :

۴۔ آنے والے کلمات کے معانی عربی میں لکھئے :
۵۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو اسی طرح مکمل کیجئے :
۶۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو فعل تعجب استعمال کرتے ہوئے لکھئے :
۷۔ مثالوں پر غور کیجئے، پھر آنے والے کلمات پڑھئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگا کر لکھئے :
۸۔ مثالوں پر غور کیجئے، پھر آنے والے کلمات میں سے جمع مؤنث سالم کو متعین کیجئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگائیے :
۹۔ مثال پر غور کیجئے، پھر آنے والے جملوں پر ہمزہ استفہام داخل کیجئے :
۱۰۔ مثال پر غور کیجئے، پھر آنے والے سوالوں کا جواب اسی طرح دیجئے :
۱۱۔ دیئے گئے کلمہ پر غور کیجئے :
۱۲۔ آنے والے کلمات پر غور کیجئے :
۱۳۔ مثال پر غور کیجئے، پھر خط کشیدہ الفاظ کو جمع میں بدل کر آنے والے جملے لکھئے :
۱۴۔ مثال پر غور کیجئے، پھر خط کشیدہ الفاظ کو جمع میں بدل کر آنے والے جملے لکھئے :
۱۵۔ دیئے گئے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے :

الفاظ کے معانی

قَائِمَةٌ	: فہرست، لسٹ	عِلَاقَةٌ	: تعلق ، رابطہ
مَعْنًى	: معنی	لَحْظَةٌ	: لحظہ، لمحہ
طِيْنٌ	: گارا	جَرَسٌ	: گھنٹی
نَارٌ	: آگ	عِدَّةُ كُتُبٍ	: کئی کتابیں
عِدَّةُ أَسْئِلَةٍ	: متعدد سوالات	حَضَرَ	: وہ حاضر ہوا
رَنَّ الْجَرَسُ	: گھنٹی بجی	خَلَقَ	: اس نے پیدا کیا

رَفَعَ	: اس نے بلند کیا	أَحْسَنْتَ	: تو نے اچھا کیا ، شاباش
عَاصِمَةٌ	: راجدھانی، پایہءِ تخت	مُخْتَلِطٌ	: مخلوط، ملے جلے
كَذٰلِكَ	: اسی طرح	جَانٌّ	: جن
حَدِيْدٌ	: لوہا	هٰكَذَا	: اسی طرح

دسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ فعل مضارع

عربی میں فعل کی تین قسمیں ہیں :

١- اَلْمَاضِيْ : جو زمانۂ ماضی کا معنی دے

٢- اَلْمُضَارِعُ : جو حال یا مستقبل پر دلالت کرے۔

٣- اَلْأَمْرُ : جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے.

فعل ماضی ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم فعل مضارع پڑھیں گے، فعل امر ان شاء اللہ ہم چودھویں سبق میں پڑھیں گے.

فعل مضارع کے شروع میں فعل ماضی کے تین حروف کے ساتھ ي، ت، أ اور ن میں سے کوئی ایک حرف بڑھا دیا جاتا ہے اور اس پر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے :

كَتَبَ اس نے لکھا يَكْتُبُ وہ لکھتا ہے (لکھ رہا ہے یا لکھے گا)

ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی میں عام طور سے تین حروف ہوتے ہیں، پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے، مضارع میں وہ ساکن ہوگا، تیسرا حرف ماضی میں مفتوح ہوتا ہے، مضارع میں مضموم ہوگا، دوسرے حرف پر ماضی اور مضارع دونوں میں تینوں حرکتیں (فتحہ، ضمہ، کسرہ) آتی ہیں.

ماضی اور مضارع میں اس حرف (جس کو ع کلمہ کہتے ہیں) کی حرکت کے اعتبار سے فعل کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، ان میں سے چار ہم یہاں پڑھیں گے.

ا۔ فتحہ ضمہ والا باب، اس باب میں فعل ماضی کا ع کلمہ مفتوح اور مضارع کا مضموم ہوگا۔ جیسے :

كَتَبَ يَكْتُبُ ، قَتَلَ يَقْتُلُ سَجَدَ يَسْجُدُ .

اس نے لکھا وہ لکھتا ہے، اس نے قتل کیا وہ قتل کرتا ہے، اس نے سجدہ کیا وہ سجدہ کرتا ہے

اس باب کو باب نَصَرَ يَنْصُرُ کہتے ہیں اور اسکی علامت ن ہے.

۲۔ فتحہ کسرہ والا باب، اس باب میں فعل ماضی کا ع کلمہ مفتوح اور مضارع کا مکسور ہوگا۔ جیسے :

جَلَسَ يَجْلِسُ، ضَرَبَ يَضْرِبُ، غَسَلَ يَغْسِلُ.

وہ بیٹھا وہ بیٹھتا ہے، اس نے مارا وہ مارتا ہے، اس نے دھویا وہ دھوتا ہے.

اس باب کو باب ضَرَبَ يَضْرِبُ کہتے ہیں اور اسکی علامت ض ہے.

۳۔ فتحہ فتحہ والا باب، اس باب میں فعل ماضی اور مضارع دونوں کا ع کلمہ مفتوح ہوگا۔ جیسے :

ذَهَبَ يَذْهَبُ، فَتَحَ يَفْتَحُ، قَرَأَ يَقْرَأُ.

وہ گیا وہ جاتاہے، اس نے کھولا وہ کھولتا ہے، اس نے پڑھا وہ پڑھتا ہے.

اس باب کو باب فَتَحَ يَفْتَحُ کہتے ہیں اور اسکی علامت ف ہے.

۴۔ کسرہ فتحہ والا باب، اس باب میں فعل ماضی کا ع کلمہ مکسور اور مضارع کا مفتوح ہوگا۔ جیسے :

فَهِمَ يَفْهَمُ، شَرِبَ يَشْرَبُ، حَفِظَ يَحْفَظُ.

اس نے سمجھا وہ سمجھتا ہے، اس نے پیا وہ پیتا ہے، اس نے یاد کیا وہ یاد کرتا ہے.

اس باب کو باب سَمِعَ يَسْمَعُ کہتے ہیں اور اسکی علامت س ہے.

افعال کی اس تقسیم کے لئے کوئی قاعدہ نہیں ہے طالبِ علم کو ہر نئے لفظ کے ساتھ ساتھ اس کا باب بھی یاد کرنا چاہئے۔ مثلاً : كَتَبَ يَكْتُبُ ، جَلَسَ يَجْلِسُ.

۲۔ عدد ۲۱ تا ۳۰

ان میں عدد کے دو اجزاء کو و کے ذریعہ جوڑ دیا جاتا ہے۔ جیسے :

وَاحِدٌوَعِشْرُوْنَ طَالِبًا

نوٹ :۔

(الف): ان میں پہلے جزء پر تنوین ہوگی۔ جیسے : وَاحِدٌوَعِشْرُوْنَ، ثَلَاثَةٌوَعِشْرُوْنَ، أَرْبَعَةٌ

وَعِشْرُوْنَ، تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ سوائے لفظ اِثْنَانِ، کہ اس پر تنوین نہیں آتی.

(ب): مذکر معدود کے ساتھ وَاحِد اور اِثْنَانِ مذکر، جب کہ بقیہ اعداد مؤنث استعمال ہوں گے۔

جیسے:

وَاحِدٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، اِثْنَانِ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، ثَلَاثَةٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، خَمْسَةٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، تِسْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا.

ج: معدود مفرد اور منصوب ہوگا.

۳۔ اَلتَّاسِعَةُ إِلَّا رُبْعًا (نو مگر پاؤ) پونے نو

إِلَّا کے لفظی معنی سوا اور مگر ہیں

اس کے بعد آنے والا اسم منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلسَّاعَةُ الْوَاحِدَةُ إِلَّا عَشْرَ دَقَائِقَ	دس منٹ کم ایک بجے	(بارہ بج کر پچاس منٹ)
اَلسَّاعَةُ الثَّانِيَةُ إِلَّا خَمْسَ دَقَائِقَ	پانچ منٹ کم دو بجے	(ایک بج کر پچپن منٹ)
اَلسَّاعَةُ الْخَامِسَةُ إِلَّا دَقِيْقَةً وَاحِدَةً	ایک منٹ کم پانچ بجے	(چار بج کر انسٹھ منٹ)

۴۔ ہم پہلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ لَعَلَّ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

۱۔ میں امید کرتا ہوں، امید ہے کہ

۲۔ خوف ہے، اندیشہ ہے، میں ڈرتا ہوں.

پہلے کو اَلتَّرَجِّيْ اور دوسرے کو اَلْإِشْفَاق کہتے ہیں

لَعَلَّهُ يَرْجِعُ الْيَوْمَ مُتَأَخِّرًا میں لَعَلَّ اشفاق کے لئے ہے کیونکہ اسکا معنی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آج تاخیر سے لوٹے گا۔

۵۔ بَيْنَ درمیان، بیچ

اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

جَلَسَ حَامِدٌ بَيْنَ بِلَالٍ وَ فَيْصَلٍ حامد بلال اور فیصل کے درمیان بیٹھا

بَیْنَ اگر دو ضمیروں کے درمیان آئے تو اسے دہرایا جائے گا۔ جیسے :

ھٰذا بَیْنِيْ وَ بَیْنَکَ   یہ معاملہ میرے اور تیرے درمیان ہے۔

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے :

۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :

۳۔ آنے والے جملوں پر غور کیجئے :

۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے اور دیئے گئے افعال کا مضارع لکھئے :

۵۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجئے :

۶۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۷۔ آنے والے جملے پڑھئے پھر انہیں اس طرح لکھئے کہ اعداد الفاظ میں ہوں :

۸۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۹۔ دیئے گئے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنایئے :

الفاظ کے معانی

دَائِمًا : ہمیشہ

أَحْيَانًا : کبھی

مَرَّةً أُخْرٰی : دوسری مرتبہ، پھر سے

مَکْتَبٌ : آفس

عَامِلٌ : مزدور

طُوْلٌ : لمبائی

عَرْضٌ : چوڑائی

مَسَافَةٌ : مسافت، فاصلہ

کِیْلُوْ مِتْرٌ : کیلو میٹر

سَنْتِیمِتْرٌ : سینٹی میٹر

مِتْرٌ : میٹر

رَكَعَ يَرْكَعُ : رکوع کرنا

فَعَلَ يَفْعَلُ : کرنا

بَيْنَهُمَا : ان دونوں کے درمیان

عَمِلَ يَعْمَلُ (س)(ا) : کام کرنا

سَجَدَ يَسْجُدُ (ن) : سجدہ کرنا

رَكِبَ يَرْكَبُ (س) : سوار ہونا

بَيْنَ : درمیان

ا۔ مصدری معنی جیسے کھانا، پینا، جانا کو عربی میں ماضی اور مضارع دونوں ملاکر ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے كَتَبَ يَكْتُبُ (لکھنا)

گیارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

ا۔ گذشتہ اسباق میں ہم فعل مضارع کو پڑھ چکے ہیں اور یہ بھی کہ یَذْهَبُ کا معنی ہے وہ جاتا ہے یہاں ہم فعل مضارع کو دیگر ضمائر کی طرف اسناد کریں گے۔

(الف) یَذْهَبُونَ وہ جاتے ہیں ۔ مزید ایک مثال یہ ہے:

إِخْوَتِيْ يَدْرُسُونَ فِي الْجَامِعَةِ میرے بھائی جامعہ (یونیورسٹی) میں پڑھتے ہیں

(ب) تَذْهَبُ وہ جاتی ہے واحد مؤنث غائب۔ جیسے:

مَاذَا تَكْتُبُ آمِنَةُ الْآنَ؟ آمنہ اب کیا لکھ رہی ہے؟

تَكْتُبُ رِسَالَةً إِلَى أُمِّهَا وہ اپنی والدہ کو خط لکھ رہی ہے

(ج) يَذْهَبْنَ وہ جاتی ہیں جمع مؤنث غائب۔ اس کی مزید ایک مثال یہ ہے:

إِخْوَتِيْ يَدْرُسُونَ فِي الْجَامِعَةِ وَأَخَوَاتِيْ يَدْرُسْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ

میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں اور میری بہنیں مدرسہ (اسکول) میں پڑھتی ہیں

(د) ہم پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُ کا معنی ہے وہ جاتی ہے اس کا دوسرا معنی ہے تو جاتا ہے، واحد مذکر غائب.

(ھ) أَذْهَبُ میں جاتا ہوں/میں جاتی ہوں

أَيْنَ تَذْهَبُ يَا بِلَالُ؟ بلال تو کہاں جا رہا ہے؟

أَذْهَبُ إِلَى السُّوْقِ میں بازار جا رہا ہوں

(و) تَذْهَبُوْنَ تم جاتے ہو دوسری مثال :

مَاذَا تَشْرَبُوْنَ يَا إِخْوَانُ بھائیو تم کیا پیؤ گے؟ یا کیا پی رہے ہو؟

۲۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ یَذْهَبُ کے دو معنی ہیں ۱۔ وہ جاتا ہے (حال) ۲۔ وہ جائے گا (مستقبل) اس کو صرف مستقبل کے ساتھ خاص کر دینے کے لئے اس کے شروع میں س بڑھا دی جاتی ہے۔ جیسے :

سَيَذْهَبُ أَبِيْ إِلَى مَكَّةَ غَدًا میرے والد کل مکہ جائیں گے

سَأَكْتُبُ لَکَ رِسَالَةً إِنْ شَاءَ الله میں تجھے ان شاء اللہ خط لکھوں گا

اس س کو حَرْفُ الاِسْتِقْبَال کہتے ہیں.

نوٹ :- جملہ استفہامیہ میں س نہیں استعمال کی جائیگی۔ جیسے :

مَتَى تَذْهَبُ إِلَى الْهِنْدِ؟ تو ہندوستان کب جائیگا؟

۳۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی پر مَا داخل کرنے سے اس میں نفی کا معنی پیدا ہو جاتاہے۔ جیسے :

مَا أَكَلْتُ شَيْئًا میں نے کچھ نہیں کھایا

مضارع کو منفی بنانے کے لئے اس پر لَا داخل کرتے ہیں۔ جیسے :

لَا أَفْهَمُ الْفَرَنْسِيَّةَ میں فرانسیسی زبان نہیں سمجھتا ہوں

لَا أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ میں قہوہ (کافی) نہیں پیتا ہوں

۴۔ **مصدر** اس اسم کو کہتے ہیں جو زمانہ اور فاعل سے خالی ہو، چنانچہ دَخَلَ کا معنی ہے وہ داخل ہوا یَدْخُلُ کا وہ داخل ہوتا ہے (ان دونوں میں زمانہ [ماضی یا مضارع] اور فاعل [داخل ہونے والا "وہ"] پایا جاتا ہے) جبکہ دُخُوْلٌ کے معنی ہے داخل ہونا.

عربی میں مصدر کئی شکلوں اور کئی وزنوں پر آتا ہے ، یہاں ہم ان میں سے صرف ایک وزن فُعُوْلٌ

پڑھیں گے۔ جیسے :

دُخُوْلٌ داخل ہونا دَخَلَ سے

خُرُوْجٌ نکلنا خَرَجَ سے

سُجُوْدٌ سجدہ کرنا سَجَدَ سے

رُکُوْعٌ رکوع کرنا رَكَعَ سے

جُلُوْسٌ بیٹھنا جَلَسَ سے

مصدر چونکہ اسم ہے اسلئے اس پر ال اور تنوین آتی ہے۔ جیسے :

اَلدُّخُوْلُ مَمْنُوْعٌ داخل ہونا منع ہے

اَلرُّكُوْعُ قَبْلَ السُّجُوْدِ رکوع سجدہ سے پہلے ہے

خَرَجْنَا مِنَ الْفَصْلِ قَبْلَ دُخُوْلِ الْمُدَرِّسِ ہم مدرس کے داخل ہونے سے پہلے درجے سے نکلے.

۵۔ أَمَّا یہ بہت زیادہ استعمال ہونے والا لفظ ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب دو یا دو سے زائد چیزوں کے متعلق گفتگو ہو، اس کا معنی ہے رہا .... جیسے :

مِنْ أَيْنَ أَنْتُمْ؟ تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟

أَنَا مِنْ أَلْمَانِيَا، أَمَّا بِلَالٌ فَهُوَ مِنْ بَاكِسْتَانَ، وَ أَمَّا إِبْرَاهِيْمُ فَهُوَ مِنَ الْيَابَانِ .

میں جرمنی کا ہوں رہا بلال تو وہ پاکستان سے اور رہا ابراہیم تو وہ جاپان سے تعلق رکھتا ہے

أَيْنَ يَسْكُنُ أَخُوْكَ وَ أُخْتُكَ؟ تیرا بھائی اور تیری بہن کہاں رہتے ہیں؟

أُخْتِيْ تَسْكُنُ مَعِيْ، أَمَّا أَخِيْ فَيَسْكُنُ مَعَ أَبِيْ وَ أُمِّيْ

میری بہن میرے ساتھ رہتی ہے رہا میرا بھائی تو وہ میرے والدین کے ساتھ رہتا ہے

بِكَمْ هٰذَانِ الْقَلَمَانِ؟ یہ دو قلم کتنے کے ہیں؟

هٰذَا بِرِيَالٍ، أَمَّا ذَاكَ فَبِعَشَرَةٍ یہ ایک ریال کاہے رہا وہ تو وہ دس ریال کا ہے.

۶۔ أَخِيْ کا معنی ہے میرا بھائی اور أَخٌ لِّيْ کا معنی ہے میرا ایک بھائی. (میرے بھائیوں

میں سے ایک)، پہلا معرفہ ہے دوسرا نکرہ.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :

۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے : (یہ سوالات گیارہویں سبق کے مضمون سے متعلق نہیں ہیں)

۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے پھر خالی جگہوں کو ذَهَبَ کے فعل مضارع سے مناسب ضمیر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجئے :

۵۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجئے :

۶۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجئے :

۷۔ آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث میں تبدیل کیجئے :

۸۔ آنے والی مثال پر غور کیجئے :

۹۔ آنے والے جملوں میں فعل کو مضارع میں تبدیل کیجئے :

۱۰۔ دونوں مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے جملوں میں افعال کو منفی بنایئے :

۱۱۔ مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے سوالوں کے جواب حرفِ استقبال استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۱۲۔ مثال پڑھیے پھر آنے والے افعال کے مصادر اسی طرح لکھئے :

۱۳۔ آنے والے جملے پڑھیے پھر ان میں سے مصادر کو متعین کیجئے :

۱۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے سوالوں کے جواب أمّا استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۱۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

دَرَسَ يَدْرُسُ (ن) : پڑھنا
نَزَلَ يَنْزِلُ (ض) : اترنا
عَرَفَ يَعْرِفُ (ض) : پہچاننا
سَكَنَ يَسْكُنُ (ن) : رہنا
بَحَثَ يَبْحَثُ عَنْ (ف) : تلاش کرنا
مَاتَ يَمُوْتُ (ن) : مرنا
شَكَرَ يَشْكُرُ (ن) : شکر کرنا
صَعِدَ يَصْعَدُ (س) : چڑھنا
قَرِيْبٌ : نزدیک
حَلَّاقٌ : نائی ، حجّام
خَيْلٌ : گھوڑے

عُنْوَانٌ : پتہ
ثَوْبٌ : کپڑا
مُسْتَوْصَفٌ : کلینک، مطب
قَادِمٌ : آنے والا
بِطَاقَةٌ : کارڈ
رِسَالَةٌ : خط
صَيْدَلِيَّةٌ : دوا کی دوکان
نَسِيْتُ : میں بھول گیا
مَحَطَّةٌ : اسٹیشن
أُرُزٌّ : چاول

بارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ مزید چند ضمائر کی طرف مضارع کی اسناد.

(الف)ہم پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُ (تو جاتا ہے) واحد مذکر مخاطب کے لئے ہے۔یہاں ہم تَذْهَبِيْنَ (تو جاتی ہے) واحد مؤنث مخاطب پڑھیں گے۔ جیسے :

أيْنَ تَذْهَبُ يَا بِلَالُ ؟ بلال تو کہاں جا رہا ہے؟

أيْنَ تَذْهَبِيْنَ يَا آمِنَةُ ؟ آمنہ تو کہاں جا رہی ہے؟

(ب) ہم پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُوْنَ (تم جاتے ہو) جمع مذکر مخاطب کے لئے ہے۔یہاں ہم تَذْهَبْنَ (تم جاتی ہو) جمع مؤنث مخاطب پڑھیں گے۔ مزید مثالیں یہ ہیں :

مَاذَا تَكْتُبُوْنَ يَا إِخْوَانُ ؟ بھائیو تم کیا لکھ رہے ہو ؟

نَكْتُبُ رَسَائِلَ ہم خطوط لکھ رہے ہیں.

مَاذَا تَكْتُبْنَ يَا أَخَوَاتُ ؟ بہنو تم کیا لکھ رہی ہو؟

نَكْتُبُ الْوَاجِبَاتِ ہم ہوم ورک کر رہے ہیں.

۲۔ رَجَعَ بِلَالٌ يَوْمَ السَّبْتِ بلال ہفتے کے دن لوٹا

نوٹ :- يَوْمَ منصوب ہےاس لئے کہ وہ مفعول فیہ ہے، مفعول فیہ اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی کام (فعل) کا وقت بتائے۔ مزید مثالیں یہ ہیں :

ذَهَبْتُ إلىَ السُّوْقِ صَبَاحًا　میں صبح بازار گیا

رَجَعْتُ مِنَ الْجَامِعَةِ مَسَاءً　میں شام کو یونیورسٹی سے لوٹا

أذْهَبُ إلَى الْمَكْتَبَةِ كُلَّ يَوْمٍ　میں ہر روز لائبریری جاتا ہوں

سَأذْهَبُ إلَى الطَّائِفِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ　میں جمعرات کے دن طائف جاؤں گا

أيْنَ تَذْهَبُ هٰذَا الْمَسَاءَ؟　آج شام تو کہاں جا رہا ہے؟

۳۔ جیسا کہ ہم سبق نمبر ۶ میں پڑھ چکے ہیں کہ قَالَ کے بعد إنَّ اور دیگر افعال کے بعد أنَّ استعمال ہوتا ہے جیسے:

قَالَ: إنِّيْ عَبْدُاللهِ　اس نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں

قَالَ الْمُدَرِّسُ: إنَّ الْإمْتِحَانَ غَدًا　استاد نے کہا: امتحان کل ہے

سَمِعْتُ أنَّ الْإمْتِحَانَ غَدًا　میں نے سنا ہے کہ امتحان کل ہے

أظُنُّ أنَّ الْإمْتِحَانَ غَدًا　میں سمجھتا ہوں کہ امتحان کل ہے

مشق

۱۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے:

۲۔ آنے والے جملوں میں فاعل مؤنث لائیے:

۳۔ آنے والے جملوں میں فاعل مؤنث لائیے:

۴۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجئے:

۵۔ ہر جملہ کے سامنے فعل کے دو صیغہ ہیں، صحیح صیغہ منتخب کر کے جملہ مکمل کیجئے:

۶۔ آنے والی دونوں مثالوں پر غور کیجئے، پھر آنے والے جملوں کو إنَّ کی ہمزہ کی حرکت کا خیال رکھتے ہوئے پڑھئے:

۷۔ ہفتہ کے دنوں کے نام سیکھئے:

۸۔ سورۃ الملک اور سورۃ القلم کی پہلی آیت لکھئے:

الفاظ کے معانی

دَوَاءٌ	: دوا	تِلْمِیْذٌ	: شاگرد
هَاتِفٌ	: فون	وَزِیْرُ الْخَارِجِیَّةِ	: وزیرِ خارجہ
وَاجِبَاتٌ	: ہوم ورک	عَمَلٌ	: کام
جَارٌ	: پڑوسی	رَقْمٌ	: نمبر

شَهِدَ یَشْهَدُ (س) : گواہی دینا، حاضر ہونا

ضَحِکَ یَضْحَکُ (س) : ہنسنا — وَقْتٌ : وقت

تیرہواں سبق

اس سبق میں ہم گذشتہ اسباق کو دہراتے ہوئے فعل مضارع کو تمام ضمائر کی طرف اسناد کریں گے سوائے ضمیرِ تثنیہ کے.

مشق

۱۔ خالی جگہوں کو ذَهَبَ کے فعل مضارع سے مناسب ضمیر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجئے :
۲۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجئے :
۳۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :
۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

سَيَّارَةُ الْأُجْرَةِ : ٹیکسی
صفٌّ ج صُفُوْفٌ : صف
أَخِيْرٌ : آخری

چودہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ **فعل الأمر** : أمر اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کا حکم دیا جائے۔ جیسے بیٹھ ، اٹھ ، جا ، آ ، فعل الأمر مضارع مخاطب سے اس کے شروع میں آنے والی ت اور آخر کے ضمہ کو حذف کر کے بنایا جاتا ہے۔

جیسے : تَكْتُبُ كْتُبْ

ت حذف کردینے کے بعد جو پہلا حرف ہے وہ ساکن ہے اور عربی میں ساکن سے کوئی لفظ شروع نہیں ہوتا اس لئے اس سے پہلے ہمزۃ الوصل بڑھا دیا جاتا ہے، اگر فعل أمر کا دوسرا حرف مضموم ہو تو ہمزۃ الوصل بھی مضموم ہوگا ورنہ مکسور۔ جیسے :

تَكْتُبُ	كْتُبْ	اُكْتُبْ
تَجْلِسُ	جْلِسْ	اِجْلِسْ
تَفْتَحُ	فْتَحْ	اِفْتَحْ

اگر أمر سے پہلے کوئی لفظ نہ آئے تو ہمزۃ الوصل لکھا جائے گا اور پڑھا بھی جائے گا لیکن اگر اس سے پہلے کوئی لفظ آ جائے تو وہ لکھا تو جائے گا لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔ جیسے :

يَا بِلَالُ اكْتُبْ	اے بلال لکھ
اِقْرَأْ وَ اكْتُبْ	پڑھ اور لکھ
اُكْتُبْ وَ اقْرَأْ	لکھ اور پڑھ

چونکہ یہ ہمزہ همزةُ الوصل ہے اس لئے همزةُ القطع کی علامت (ء) نہیں آئے گی خواہ ابتداء

میں ہو یا درمیان میں۔ جیسے :

أُكْتُبْ نہ کہ أَكْتُبْ اِجْلِسْ نہ کہ إجْلِسْ

تَأْكُلُ کا اَمر كُلْ اور تَأْخُذُ کا خُذْ یہ دونوں مثالیں قاعدہ سے ہٹ کر آئیں ہیں ان میں اَمر کا پہلا حرف أ حذف کر دیا گیا ہے.

اگر اَمر مخاطب واحد کےبعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزۃ الوصل سے شروع ہو تو اِلْتِقاءُ السَّاكِنَيْن (دو ساکنوں کے جمع ہونے) سے بچنے کے لئے اَمر کے آخری حرف کو کسرہ دیا جائیگا جیسے :

اِشْرَبِ الْمَاءَ پانی پی

اِفْتَحِ الْكِتَابَ کتاب کھول

خُذِ الْكِتَابَ کتاب لے

اَمر کی اسناد دوسرے ضمائر کی طرف یوں ہوگی :

أُكْتُبْ يَا مُحَمَّدُ أُكْتُبُوْا يا إخْوانُ

أُكْتُبِيْ يَا فَاطِمَةُ أُكْتُبْنَ يَا أَخَوَاتُ

۲۔ أَعَقْرَبٌ فِي الْفَصْلِ ؟ کیا کلاس میں بچھو ہے؟ (کلاس میں اور بچھو!)

مبتدا عام طور پر معرفہ ہوتا ہے بعض حالات میں وہ نکرہ بھی ہوتا ہے ان میں سے ایک حالت یہ ہے کہ مبتدا اداۃِ اِستفہام کے بعد واقع ہو، جیسے کہ أَعَقْرَبٌ فِي الْفَصْلِ ؟ میں ہے، اس کی ایک اور مثال قرآن سے یہ ہے :

أَإِلٰهٌ مَّعَ اللهِ؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟

۳۔ فَإِنَّ الْغُرْفَةَ مُظْلِمَةٌ اسلئے کہ کمرہ تاریک ہے

یہاں فَإِنَّ کا معنیٰ ہے اسلئے ، کیونکہ۔ مزید مثالیں یوں ہیں :

كُلْ هٰذَا فَإِنَّكَ جَوْعَانُ یہ کھالے کیونکہ تو بھوکا ہے

أُدْخُلْ فَإِنَّ الدَّرْسَ قَدْ بَدَأَ داخل ہوجا اس لئے کہ سبق شروع ہوچکا ہے

اِغْسِلِ الْقَمِيْصَ فَإِنَّهُ وَسِخٌ قمیص دھولے اس لئے کہ وہ میلی ہے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :

۳۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۴۔ آنے والے افعال سے اَمر بنایئے :

۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۶۔ ہمزۃُ الوصل اور حرفِ ساکن (جس کے بعد ال ہو) کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے آنے والی مثالیں پڑھئے :

۷۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۸۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل اَمر سے پُر کیجئے :

الفاظ کے معانی

عَقْرَبٌ	: بچھو (یہ مؤنث ہے)	نَظَرَ یَنْظُرُ (ن)	: دیکھنا
حِذاءٌ	: جوتا	سَکَتَ یَسْکُتُ (ن)	: چپ رہنا، خاموش رہنا
اَلْجَنَّةُ	: جنت	جَمَعَ یَجْمَعُ (ف)	: جمع کرنا
کُوْبٌ	: کپ	طَبَخَ یَطْبُخُ (ن)	: پکانا
یَدٌ	: ہاتھ	قَطَعَ یَقْطَعُ (ف)	: کاٹنا
زَوْجٌ	: شوہر	حَلَقَ یَحْلِقُ (ض)	: مونڈنا
عَلَقٌ	: خون کا لوتھڑا	عَبَدَ یَعْبُدُ (ن)	: عبادت کرنا

مِذْيَاعٌ	: ریڈیو	عَلِمَ يَعْلَمُ (س)	: جاننا
جَوٌّ	: موسم	مَنَعَ يَمْنَعُ(ف)	: منع کرنا، روکنا
غَرِيْبٌ	: اجنبی	عَادَ يَعُوْدُ(ن)	: لوٹنا
مُوْسَى	: استرا	وَرَقَةٌ	: کاغذ
نَعْسَانُ	: اونگھنے والا	تِيْنٌ	: انجیر
مُظْلِمٌ	: تاریک	كَنَسَ يَكْنُسُ(ن)	: جھاڑو دینا
لَا أَدْرِيْ	: میں نہیں جانتا، مجھے علم نہیں	قُوَّةٌ	: قوت
بِقُوَّةٍ	: مضبوطی سے		

پندرھواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ " تو جا " کے لئے عربی میں اِذْهَبْ کہتے ہیں "تو مت جا" (نہی) کے لئے لاَ تَذْهَبْ کہتے ہیں، یہ فعل مضارع کے آخر سے ضمہ حذف کر کے اور اس کے شروع میں لَا بڑھا کر بنایا جاتا ہے، یہاں جو لَا استعمال کیا جاتا ہے اس کو لَا النَّاهِيَةُ کہتے ہیں جبکہ لَا أَفْهَمُ الْفَرَنْسِيَّةَ کا لَا، لَا النَّافِيَة کہلاتا ہے۔ آنے والی مثالیں غور سے دیکھئے :

تَذْهَبُ توجاتا ہے

لَا تَذْهَبُ تونہیں جاتاہے

لَا تَذْهَبْ مت جا

مزید مثالیں یوں ہیں :

لَا تَجْلِسْ هُنَا	یہاں مت بیٹھ
لَا تَكْتُبْ بِالْقَلَمِ الْأَحْمَرِ	لال قلم سے مت لکھ
لَا تَخْرُجْ مِنَ الْفَصْلِ	درجہ سے نہ نکل
لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ	شیطان کی عبادت نہ کر

نوٹ :- آخری مثال میں آخری حرف کو اِلتِقاء الساکِنین سے بچنے کے لئے کسرہ دیا گیا ہے،

نہی کی اسناد مخاطب کے دوسرے ضمائر کی طرف یوں کی جائیگی :

لَا تَذْهَبْ يَا بِلَالُ	لَا تَذْهَبُوْا يَا إِخْوَانُ
لَا تَذْهَبِيْ يَا آمِنَةُ	لَا تَذْهَبْنَ يَا أَخَوَاتُ

۲۔ " قریب تھا کہ لڑکا ہنس دیتا۔" یعنی وہ ہنسنے کے قریب تھا لیکن ہنسا نہیں، اس معنی کو عربی میں کَادَ یَکَادُ کے ذریعہ ادا کرتے ہیں۔ جیسے :

کَادَ الْوَلَدُ یَضْحَکُ قریب تھا کہ لڑکا ہنس دیتا

کَادَ الْمُعَلِّمُ یَخْرُجُ استاذ نکلنے والے ہی تھے

کَادَ ماضی ہے اور یَکَادُ مضارع، اس کی مثالیں یوں ہیں :

یَکَادُ الْجَرَسُ یَرِنُّ گھنٹی بجنے ہی والی ہے

یَکَادُ الْإِمَامُ یَرْکَعُ امام رکوع کرنے ہی والے ہیں

نوٹ :۔

الف :۔ کَادَ کے بعد اسم آتا پھر فعل مضارع

یعنی کَادَ + اسم مرفوع + فعل مضارع

ب :۔ اسم کی جگہ ضمیر بھی آسکتی ہے۔ جیسے : کِدتُ أَمُوْتُ میں مرتے مرتے بچا

۳۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ نفی کیلئے مضارع کے ساتھ لَا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لَا أَفْهَمُ الْفِرَنْسِیَّةَ میں فرانسیسی زبان نہیں سمجھتا ہوں

لَا نَذْهَبُ إِلَی الْمَلْعَبِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ہم کھیل کے میدان کو جمعہ کے دن نہیں جاتے

اگر فعل مضارع کے ساتھ نفی کے لئے مَا استعمال کیا جائے تو وہ صرف حال کے معنی میں ہوگا، مَا اور لَا کے اس فرق کو اچھی طرح سمجھ لیجئے :

لَا أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ میں کافی نہیں پیتا ہوں (یہ مستقل عادت کو بتاتا ہے)

مَا أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ میں چائے نہیں پی رہا ہوں (یہ صرف زمانہ حال کی خبر دیتا ہے)

نوٹ :- آكُلُ اصل میں أأكُلُ تھا دونوں ہمزہ کو ایک دوسرے میں ملا دینے سے آكُلُ ہوگیا
اسی طرح سے أأخُذُ سے آخُذُ اور أأمُرُ سے آمُرُ (۱)

۴۔ إنَّمَا أنْظُرُ إلَى الصُّوَرِ میں صرف تصویروں کو دیکھ رہا ہوں

إنَّمَا کے معنی ہیں صرف، بس، فقط، وغیرہ مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

أنْتَ لَا تَكْتُبُ الدَّرْسَ إنَّمَا تَكْتُبُ رِسَالَةً

تو سبق نہیں لکھ رہاہے بلکہ تو تو صرف خط لکھ رہاہے

إنَّمَا الأعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ — اعمال کا دارو مدار صرف نیتوں پر ہے

إنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ — صدقات صرف غریبوں کے لئے ہیں

مشق

۱۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :

۲۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۳۔ آنے والے افعال پر لَا النَاهِيَة داخل کیجئے اور ان کے آخر پر حرکت لگائیے :

۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۵۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے (جن سے قبل لَا النَاهِيَة ہو) پُر کیجئے :

۶۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۷۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۔ اسی طرح ہر وہ لفظ جہاں دو ہمزہ (پہلا مفتوح اور دوسرا ساکن) جمع ہو وہاں دونوں ہمزہ آ میں بدل جائیں گے

۸۔ آنے والے جملوں پر غور کیجئے :

۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۱۔ آنے والے جملوں کو فعل تعجب استعمال کرتے ہوئے لکھئے :

الفاظ کے معانی

مَقْعَدٌ	: سیٹ، نشست	فِيْ أَثْنَاءِ الدَّرْسِ	: درس کے دوران
يَا أَبَتِ	: ابا جان	كَذَبَ يَكْذِبُ (ض)	: جھوٹ بولنا
بَكَى يَبْكِيْ (ض)	: رونا	اِنْقَلَبَ	: پلٹنا
الطَّرِيْقُ	: راستہ		

سولھواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ فعل **يُرِيْدُ** وہ چاہتا ہے تمام ضمائر کی طرف اسناد کر کے۔ جیسے:

مَاذَا تُرِيْدُ يَا بِلَالُ ؟	بلال تو کیا چاہتا ہے؟	(تجھے کیا چاہیئے؟)
أُرِيْدُ مَاءً	میں پانی چاہتا ہوں	(مجھے پانی چاہیئے)
مَاذَا تُرِيْدُوْنَ يَا إِخْوَانُ ؟	بھائیو تم کیا چاہتے ہو؟	(تمہیں کیا چاہیئے؟)
نُرِيْدُ أَقْلَامًا	ہم قلم چاہتے ہیں	(ہمیں قلم چاہیئے)
مَاذَا تُرِيْدِيْنَ يَا لَيْلَى ؟	لیلی تو کیا چاہتی ہے؟	(تجھے کیا چاہیئے)

نوٹ:- مضارع کا پہلا حرف جو ان چار حرفوں ي، ت، أ اور ن میں سے کوئی ایک ہوتا ہے مفتوح ہوتا ہے۔ لیکن اگر ماضی میں چار حرف ہوں تو حرفِ مضارعہ مضموم ہوگا۔

فعل يُرِيْدُ کا ماضی أَرَادَ "اس نے چاہا" ہے اور "میں نے چاہا" کے لئے أَرَدتُّ اور "تو نے چاہا" کے لئے أَرَدتِّ ہے۔

۲۔ اس سے پہلے ہم ما نافیہ اور استفہامیہ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے:

مَا اسْمُكَ ؟	تیرا نام کیا ہے ؟
مَا فَهِمْتُ الدَّرْسَ	میں نے سبق نہیں سمجھا .

مَا کی ایک اور قسم ہے اس کو مَا المَوصُولة کہتے ہیں، اس کا معنی ہے جو، وہ جو۔ جیسے:

نَسِيْتُ مَا قُلْتَ لِيْ — تو نے مجھ سے جو کہا تھا وہ میں بھول گیا
أشْرَبُ مَا تَشْرَبُوْنَ — میں وہی پیوں گا جو تم سب پیوگے
لَا أعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ — میں اس کی عبادت نہیں کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو

۳۔ ہم اس سے پہلے ذُوْ پڑھ چکے ہیں حالتِ نصب میں وہ ذَا ہو جاتا ہے۔ جیسے :

فِيْ فَصْلِنَا طَالِبٌ ذُوْ شَعْرٍ طَوِيْلٍ — ہمارے درجہ میں ایک لمبے بالوں والا طالبِ علم ہے
رَأيْتُ طَالِبًا ذَا شَعْرٍ طَوِيْلٍ — میں نے ایک لمبے بالوں والے طالبِ علم کو دیکھا
أرِيْدُ مُصْحَفًا ذَا حَرْفٍ كَبِيْرٍ — میں ایک بڑے (جلی) حروف والا مصحف چاہتاہوں

۴۔ فُعَلُ کے وزن پر آنے والا اسم عَلَم (نام) ممنوع مِن الصرف (غیر منصرف) ہوتا ہے۔ جیسے :

هُبَلُ، زُحَلُ، زُفَرُ

هُبَلُ : جاہلیت میں ایک بت کا نام تھا۔
زُحَلُ : ایک مشہور سیارہ کا نام ہے۔
زُفَرُ : ایک معروف نام ہے۔

اس طرح کے ناموں کو معدول کہا جاتا ہے۔ ایسے اسماء کا اعراب یوں ہوگا :

خَرَجَ عُمَرُ — عمر نکلا
سَألْتُ عُمَرَ — میں نے عمر سے پوچھا۔
كَتَبْتُ إلَى عُمَرَ — میں نے عمر کو لکھا۔

۵۔ حصہ اول میں رنگوں پر دلالت کرنے والے چند الفاظ جیسے : أسْوَدُ، أحْمَرُ، أصْفَرُ اور أبْيَضُ پڑھ چکے ہیں، یہ واحد مذکر ہیں، ان سے واحد مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے جیسے :

أبْيَضُ	بَيْضَاءُ	سفید
أسْوَدُ	سَوْدَاءُ	سیاہ

أَحْمَرُ　　حَمْرَاءُ　　سرخ

ان میں مذکر اور مؤنث دونوں غیر منصرف (ممنوع من الصرف) ہوتے ہیں۔ مؤنث کی مزید چند مثالیں یہ ہیں :

شَعْرُ رَأْسِيْ أَسْوَدُ وَلِحْيَتِي بَيْضَاءُ　　میرے سر کے بال سیاہ ہیں اور داڑھی سفید ہے

هٰذِهِ الشَّجَرَةُ خَضْرَاءُ　　یہ درخت سبز ہے

اَلسَّمَاءُ زَرْقَاءُ　　آسمان نیلا ہے

مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

اَلْهُنُوْدُ الْحُمْرُ　　سرخ ہندوستانی　　(Red Indians)

مَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ السُّوْدُ وَ أُولٰئِكَ النِّسَاءُ السُّمْرُ؟ یہ کالے مرد اور وہ گندمی عورتیں کون ہیں؟

۶۔ لفظ عَمْرٌو میں لکھا جانے والا واو پڑھا نہیں جاتا ہے، یہ عَمْرٌو اور عُمَرُ کے درمیان فرق کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے، حالتِ نصب میں یہ واو نہیں لکھا جائے گا، اس لئے کہ یہ سَأَلْتُ عَمْرًا لکھا جاتا ہے اور وہ سَأَلْتُ عُمَرَ لکھا جاتا ہے، اس لئے کہ عُمَرُ ممنوع منَ الصّرف ہے اور ممنوع من الصرف پر تنوین نہیں آتی.

۷۔ أَيْنَ أَخُوْكَ الْحُسَيْنُ؟　تمہارا بھائی حسین کہاں ہے؟

یہاں اسم اَلْحُسَيْنُ البَدَلُ کہلاتا ہے، مزید مثالیں یہ ہیں :

بِنْتُهُ زَيْنَبُ طَبِيْبَةٌ　　اس کی بیٹی زینب ڈاکٹر ہے

رَأَيْتُ زَمِيْلَكَ عَبَّاسًا　　میں نے تیرے ساتھی عباس کو دیکھا

كَتَبْنَا إِلَى أُسْتَاذِنَا الدُّكْتُوْرِ بِلَالٍ　　ہم نے اپنے استاذ ڈاکٹر بلال کو لکھا

۸۔ آخَرُ دوسرا (ایک اور) اس کا مؤنث أُخْرَى ہے

غَابَ الْيَوْمَ إِبْرَاهِيْمُ وَطَالِبٌ آخَرُ　آج ابراہیم اور ایک دوسرا طالبِ علم غائب رہے

عِنْدِيْ قَلَمٌ آخَرُ　　میرے پاس ایک اور قلم ہے

سَأَلْتُ مُدَرِّسَنَا وَ مُدَرِّسًا آخَرَ میں نے اپنے استاذ اور ایک دوسرے استاذ سے پوچھا

زَيْنَبُ مِنْ أَمْرِيْكَا، وَفِيْ الْفَصْلِ طَالِبَةٌ أُخْرَى مِنْ أَمْرِيْكَا

زینب امریکہ کی ہے اور درجہ میں امریکہ کی ایک اور طالبہ ہے

حَفِظْتُ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ وَسُوْرَةً أُخْرَى میں نے سورہ رحمٰن اور ایک دوسری سورت یاد کرلی

آخَرُ اور أُخْرَى دونوں غیر منصرف ہیں.

۹۔ لفظ أَشْيَاءُ ممنوع من الصرف ہے.

۱۰۔ اَلْقُرْآنُ اور اَلْمُصْحَفُ کا فرق

قرآن کے نسخہ کو اَلْمُصْحَفُ کہا جاتا ہے، چنانچہ ہم ایسا کہہ سکتے ہیں کہ :

عِنْدِيْ مُصْحَفَانِ میرے پاس دو مصحف (قرآن کے دو نسخے) ہیں

هَذَا مُصْحَفٌ هِنْدِيٌّ وَ ذَاكَ مُصْحَفٌ مِصْرِيٌّ یہ ہندوستانی نسخہ ہے اور وہ مصری نسخہ ہے۔

لیکن ان جملوں میں مصحف کی جگہ اَلْقُرْآنُ کا استعمال صحیح نہیں ہوگا.

۱۱۔ مَا أَكَلْتُ شَيْئًا کا معنیٰ ہے میں نے کچھ بھی نہیں کھایا

مزید مثالیں یہ ہیں :

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا میں نے کچھ نہیں دیکھا

مَا قَرَأْنَا شَيْئًا ہم نے کچھ نہیں پڑھا

۱۲۔ وَرَقٌ مُسَطَّرٌ لکیروں والا کاغذ وَرَقٌ غَيْرُ مُسَطَّرٍ بغیر لکیروں والا (سادہ) کاغذ

صَحِيْحٌ صحیح، درست غَيْرُ صَحِيْحٍ غلط، نادرست

مُسْلِمٌ مسلمان غَيْرُ مُسْلِمٍ غیر مسلم

نوٹ :۔ غَيْرُ مضاف ہے اور اس کا مضاف الیہ مجرور ہے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والے جملوں کو صحیح کیجئے :

۳۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمائر کی طرف اسناد کے بعد فعل یُرِیْدُ سے پُر کیجئے :

۴۔ استاد ہر طالبِ علم سے یہ دو سوال کرے : مَاذَا تُرِیْدُ؟ مَاذَا یُرِیْدُ زَمِیْلُکَ؟ :

۵۔ مثالوں میں دیئے گئے طریقہ پر خالی جگہوں کو ایسے مؤنث اسماء سے پُر کیجئے جو رنگوں پر دلالت کرتے ہیں :

۶۔ رنگوں پہ دلالت کرنے والے اسماء پر غور کرتے ہوئے آنے والے جملے پڑھئے :

۷۔ خالی جگہوں کو رنگ پر دلالت کرنے والے مناسب لفظ سے پُر کیجئے :

۸۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۱۱۔ خالی جگہوں کو آخَرُ یا أُخْرٰی سے پُر کیجئے :

۱۲۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے جملوں کو ذُوْ یا ذَا سے پُر کیجئے :

۱۳۔ مَا الْمَوصُوْلۃ کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۴۔ ۱۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۶۔ اَلْقُرْآن اور اَلْمُصْحَف کے فرق کو پہچانئے :

۱۷۔ غَیْر کے استعمال پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

مُصْحَفٌ	قرآن مجید کا نسخہ	حَلْوَی	مٹھائی
صَفٌّ	قطار، صف	قُمَاشٌ	کپڑا
نَمُوْذَجٌ	مثال، نمونہ	صُوْرَةٌ	صورت
شَيْءٌ	چیز	ضَيِّقٌ	تنگ
آخَرُ	دوسرا	أَسْمَرُ	گندمی
مُسَطَّرٌ	سطروں والا	غَابَ يَغِيْبُ	غائب ہونا
اِشْتَرَی يَشْتَرِيْ	خریدنا	مِلَفٌّ	فائل
طَبَاشِيْرُ	چاک (Chalk)	زَهْرَةٌ	پھول
بَلَدِيَّةٌ	بلدیہ (میونسپلٹی)	زُحَلُ	ایک سیارے کا نام

سترہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ " میں جانا چاہتا ہوں " کو عربی میں یوں کہیں گے أُرِيْدُ أَنْ أَذْهَبَ اس کا لفظی معنیٰ ہے میں چاہتا ہوں کہ جاؤں.

نوٹ:- أذْهَبَ اس مثال میں منصوب ہے اس لئے کہ اس پر أَنْ داخل ہوا ہے، اس کی مزید مثالیں یہ ہیں:

أ تُرِيْدُ أَنْ تَأْكُلَ؟	کیا تو کھانا چاہتا ہے؟
مَاذَا تُرِيْدُ أَنْ تَشْرَبَ؟	تو کیا پینا چاہتا ہے؟
أُرِيْدُ أَنْ أَجْلِسَ أَمامَكَ	میں تیرے سامنے بیٹھنا چاہتا ہوں
تُرِيْدُ زَيْنَبُ أَنْ تَطْبُخَ اللَّحْمَ	زینب گوشت پکانا چاہتی ہے
يُرِيْدُ الطَّبِيْبُ أَن يَرْجِعَ إِلَى بَلَدِهِ	طبیب (ڈاکٹر) اپنے وطن جانا چاہتا ہے

۲۔ " میں قرآن سمجھنے کے لئے عربی پڑھ رہا ہوں " اس جملے کو عربی میں یوں ادا کریں گے:

أَدْرُسُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ لِأَفْهَمَ الْقُرْآنَ یہاں فعل مضارع منصوب ہے اس لئے کہ اس پر لام داخل ہوا ہے، اس لام کو لامِ تعلیل کہتے ہیں، لِأَفْهَمَ کا لفظی معنیٰ " تاکہ میں سمجھوں " ہے اس کی مزید مثالیں ملاحظہ ہوں:

ذَهَبْتُ إِلَى الْحَمَّامِ لِأَغْسِلَ وَجْهِي میں حمام گیا تاکہ اپنا چہرہ دھولوں

فَتَحْتُ النَّافِذَةَ لِيَخْرُجَ الذُّبَابُ — میں نے کھڑکی کھولی تاکہ کھیاں نکل جائیں
خَلَقَنَا اللّٰهُ تَعَالَى لِنَعْبُدَهُ — اللہ تعالی نے ہمیں پیدا کیا تاکہ ہم اس کی عبادت کریں

۳۔ يُمْكِنُ ممکن ہے، ہوسکتا ہے

أَيُمْكِنُنِيْ أَنْ أَجْلِسَ هُنَا ؟ — کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں، (اس کا لفظی معنی ہے کہ کیا میرے لئے یہ ممکن ہے کہ میں یہاں بیٹھ جاؤں؟)
نَعَمْ يُمْكِنُكَ أَنْ تَجْلِسَ هُنَا — ہاں تو یہاں بیٹھ سکتا ہے
لَا يُمكِنُهُ أَنْ يَخْرُجَ الآن — اس کا اب نکلنا ممکن نہیں

۴۔ مُنْذُ "سے" (لیکن یہ زمانہ [وقت] کے ساتھ خاص ہے اور یہ وہی معنی دیتا ہے جو انگریزی میں Since کا ہے)

مَا رَأَيْتُهُ مَنْذُ يَوْمِ السَّبْتِ — میں نے اسے ہفتے کے دن سے نہیں دیکھا
بِلَالٌ غَائِبٌ مُنْذُ أُسبُوْعٍ — بلال ایک ہفتے سے غائب ہے

۵۔ اگر فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہوگا۔ جیسے :

دَخَلَ مُحَمَّدٌ — محمد داخل ہوا
دَخَلَتْ آمِنَةُ — آمنہ داخل ہوئی
يَدْرُسُ إِبْرَهِيْمُ اللُّغَةَ الْأَلْمَانِيَةَ وَ تَدْرُسُ مَرْيَمُ اللُّغَةَ الْفَرَنْسِيَّةَ
ابراہیم جرمن زبان پڑھ رہا ہے اور مریم فرانسیسی زبان پڑھ رہی ہے
اگر فاعل مؤنثِ حقیقی ہو (انسان یا جانور) تو فعل کا مؤنث ہونا ضروری ہے۔ جیسے
خَرَجَتْ زَيْنَبُ — زینب نکلی
شَرِبَتِ الْبَقَرَةُ الْمَاءَ — گائے نے پانی پیا
اور اگر فاعل صرف لفظاً مؤنث ہو تو فعل مذکر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے :
جَاءَ سَيَّارَةٌ یا جَاءَ تْ سَيَّارَةٌ — کار آئی

اسی لئے بَقِيَ ثَلَاثُ دَقَائِقَ میں فعل مذکر ہے.

٦۔ سَمَحَ لَهُ بِالْخُرُوْجِ — اس نے اسے نکلنے کی اجازت دی

اِسْمَحْ لِيْ بِالْجُلُوْسِ هُنَا — مجھے یہاں بیٹھنے کی اجازت دیجئے

لَا أَسْمَحُ لَكَ بِالدُّخُوْلِ — میں تمہیں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا

٧۔ أَرجُوْ — درخواست کرتا ہوں

مشق

١۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

٢۔ ہمایوں اور مدرس کے درمیان ہوئی گفتگو پڑھئے پھر اس کی روشنی میں خالی جگہیں پُر کیجئے:

٣۔ استاد تمام طلبہ سے یہ سوال کرے : أَيْنَ تُرِيْدُ أَنْ تَذْهَبَ فِيْ عُطْلَةِ الصَّيْفِ ؟

٤۔ استاد ہر طالبِ علم سے یہ سوال کرے : فِيْ أَيِّ كُلِّيَّةٍ تُرِيْدُ أَنْ تَدْرُسَ ؟

٥۔ استاد ہر طالبِ علم سے یہ سوال کرے : لِمَاذَا خَرَجْتَ مِنَ الْفَصْلِ ؟

٦۔ آنے والے جملے پڑھئے:

٧۔ آنے والے سوالوں کا جواب أَنْ استعمال کرتے ہوئے دیجئے:

٨۔ لام التعلیل کی آنے والی مثالیں پڑھئے:

٩۔ آنے والے سوالوں کے جواب لام التعلیل استعمال کرتے ہوئے دیجئے:

١٠۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

١١۔ مُنْذُ کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

١٢۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

١٣۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

١٤۔ سال کے موسموں کے نام یہ ہیں:

الفاظ کے معانی

عُطْلَةٌ : چھٹی
اَلْعَامُ الْمُقْبِلُ : اگلا سال
اَلذُّبَابُ : مکھی
مِصْرُ : مصر
هُدُوْءٌ : سکون
بِهُدُوْءٍ : سکون سے
إِعْلَانٌ : اعلان
أَهْلٌ : والے، لوگ
ظَرْفٌ : لفافہ
بَقِيَ يَبْقَى (س) : بچنا، باقی رہنا
اَلشِّتَاءُ : موسم سرما
اَلرَّبِيْعُ : موسم بہار
رَجَا يَرْجُوْ (ن) : درخواست کرنا

عَشَاءٌ : رات کا کھانا
عِلَاجٌ : علاج
أَرْجُوْ : میں درخواست کرتا ہوں
بَصَقَ يَبْصُقُ (ن) : تھوکنا
هَوَاءٌ : ہوا
زَارَ يَزُوْرُ (ن) : زیارت کرنا
سَمَحَ يَسْمَحُ (ف) : اجازت دینا
بَدَأَ يَبْدَأُ (ف) : شروع کرنا
أَمْكَنَ يُمْكِنُ : ممکن ہونا
ضَوْضَاءُ : شور و غل
اَلصَّيْفُ : موسم گرما
اَلْخَرِيْفُ : پت جھڑ (خزاں) کا موسم

اٹھارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

١ گذشتہ سبق میں ہم نے پڑھا کہ مضارع أنْ اور لام التعليل کے بعد منصوب ہوتا ہے۔
فعل مضارع کے آنے والے چار صیغے حالتِ رفع میں مضموم اور حالتِ نصب میں مفتوح ہوتے ہیں :

يَذْهَبُ	أنْ يَذْهَبَ
تَذْهَبُ	أنْ تَذْهَبَ
أذْهَبُ	أنْ أذْهَبَ
نَذْهَبُ	أنْ نَذْهَبَ

فعلِ مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں نون ہے حالتِ نصب میں ان کا نون حذف ہو جاتا ہے۔
جیسے :

تَذْهَبِيْنَ	أنْ تَذْهَبِي
تَذْهَبُوْنَ	أنْ تَذْهَبُوْا
يَذْهَبُوْنَ	أنْ يَذْهَبُوْا

ان صیغوں میں نون کا باقی رہنا رفع کی علامت اور نون کا حذف ہو جانا نصب (منصوب ہونے) کی علامت ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

مَاذَا تُرِيْدِيْنَ أنْ تَشْرَبِيْ يَا آمِنَةُ ؟	آمنہ تو کیا پینا چاہتی ہے ؟
أيْنَ تُرِيْدُوْنَ أنْ تَذْهَبُوْا يَا إخْوَانُ ؟	بھائیو تم کہاں جانا چاہتے ہو ؟
يُرِيْدُوْنَ أنْ يَخْرُجُوْا مِنَ الْفَصْلِ	وہ درجہ سے نکلنا چاہتے ہیں

نون کے ساتھ آنے والے فعل مضارع کے دو صیغوں يَذْهَبْنَ اور تَذْهَبْنَ کا نون أنْ داخل ہونے (حالتِ نصب) کے بعد بھی نہیں گرتا بلکہ باقی رہتا ہے۔ جیسے :

أ تُرِدْنَ أنْ تَسْمَعْنَ الْأخْبَارَ يَا أخَوَاتُ ؟ بہنو کیا تم خبریں سننا چاہتی ہو؟

تُرِيْدُ الطَّالِبَاتُ أنْ يَجْلِسْنَ فِي الْحَدِيْقَةِ طالبات باغیچہ میں بیٹھنا چاہتی ہیں

۲۔ سَاعَتِيْ كَسَاعَتِكَ میری گھڑی تیری گھڑی کی طرح ہے

اس حرف (كَ) کا معنی ہے جیسا، مثل، مانند یہ بھی حروفِ جر میں سے ہے اس لئے اس کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

هَذَا الْبَيْتُ كَالْمَسْجِدِ یہ گھر مسجد جیسا ہے

هٰذِهِ الْقَهْوَةُ كَالْمَاءِ یہ کافی پانی جیسی ہے

یہ کاف ضمیر کے ساتھ نہیں آتا ہے اس لئے أنَا كَهُ (میں اس جیسا ہوں) کہنا صحیح نہیں ہے، ایسی جگہوں پر ک اور ضمیر کے درمیان لفظ مثل استعمال ہوگا۔ جیسے :

أنَا كَمِثْلِهِ میں اس جیسا ہوں هُوَ كَمِثْلِيْ وہ مجھ جیسا ہے.

۳۔ أرْجُوْ أنْ لَّا تَأْخُذْنَ هٰذِهِ الْأشْيَاءَ كُلَّهَا میری درخواست ہے کہ آپ یہ ساری چیزیں نہ لیں.

اس جملہ میں لفظ کُلّ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے، لفظ کُلّ مُؤَکَّد (جس کی تاکید کی جارہی ہے) کے بعد اس کی طرف لوٹنے والی ضمیر کی طرف مضاف ہوکر آئے گا۔ جیسے :

حَضَرَ الطُّلَّابُ كُلُّهُمْ تمام طلبہ حاضر ہوئے

خَرَجَتِ الطَّالِبَاتُ كُلُّهُنَّ تمام طالبات نکلیں

قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ میں نے پوری کتاب پڑھی

بَحَثْتُ عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ كُلِّهَا اسے میں نے پورے مدرسہ میں تلاش کرڈالا (چھان مارا)

نوٹ :- لفظ کُلّ کا اعراب بھی وہی ہوگا جو اس کے مؤکَّد کا ہے.

۴۔ یَا (اے) حَرْفُ النِّدَاءِ (بلانے کے لئے استعمال ہونے والا حرف) ہے۔ جیسے : یَا بِلَالُ یَارَجُلُ.

جب یَا کسی ایسے اسم پر داخل ہو جو ال کے ساتھ ہے تو یَا اور اس اسم کے درمیان أَیُّهَا بڑھا دیا جائے گا۔ جیسے :

یَا أَیُّهَا النَّاسُ　　اے لوگو

یَا أَیُّهَا الرَّجُلُ　　اے آدمی

۵۔ هَیَّا بِنَا (چلو چلتے ہیں) هَیَّا جیسے لفظ کو اسم الفعل کہتے ہیں، یہ اصلاً اسم ہے لیکن فعل کا معنی دیتا ہے، مزید چند اسم الفعل یہ ہیں :

آهٍ	آہ میں تکلیف (درد) محسوس کر رہا ہوں
أُفٍّ	اف، افوہ (بیزاری پر دلالت کرنے والا کلمہ)
آمِیْنْ	قبول کر (ہماری دعا)

۶۔ عُلْبَةُ الْحَلْوَی هٰذِهِ　　مٹھائی کا یہ ڈبہ

ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ هٰذَا الْكِتَابُ کا معنی ہے یہ کتاب، "تاریخ کی یہ کتاب" اس مفہوم کو عربی میں ہم یوں کہیں گے کِتَابُ التَّارِیْخِ هٰذَا ، اس طرح کی عبارتوں میں هٰذَا (اسم اشارہ) آخر میں آئے گا، اس لئے کہ اگر وہ پہلے آئے تو اَلْكِتَابُ پر ال آنا ضروری ہے چونکہ وہ اَلتَّارِیْخِ کی طرف مضاف ہے اور مضاف پر ال نہیں آتا، اس لئے کِتَابُ کو اَلتَّارِیْخِ کی طرف مضاف کر کے هٰذَا کو بعد میں لایا جائے گا، چنانچہ هٰذَا الْكِتَابُ التَّارِیْخِ کہنا صحیح نہیں ہے۔ اس کی مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

قَلَمُ الرَّصَاصِ هٰذَا　　یہ پنسل

غُرْفَةُ النَّوْمِ هٰذِهِ　　یہ سونے کا کمرہ

سَاعَتُكَ هٰذِهِ جَمِیْلَةٌ　　تیری یہ گھڑی خوبصورت ہے

خُذْ كِتَابِیْ هٰذَا　　میری یہ کتاب لے لو

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :

۳۔ استاد ہر طالبِ علم سے یہ سوال کرے : مَاذَا یُرِیْدُ هٰؤُلَاءِ الطُّلَّابُ؟ اور طلبہ اس طرح جواب دیں : هٰؤُلَاءِ یُرِیْدُوْنَ أنْ .... ، جملہ نیچے دئے گئے افعال میں سے کسی سے پورا کریں.

۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۵۔ خالی جگہوں کو فعل یَذْهَبُ سے مناسب ضمائر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجئے :

۶۔ خالی جگہوں کو مناسب فعلِ مضارع سے پُر کیجئے :

۷۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۸۔ أرْجُوْ کے استعمال پر غور کیجئے : (یاد رہے کہ أَلَّا = أنْ لَّا ہے)

الفاظ کے معانی

عَادَةٌ	: عادت	مُتْحَفٌ	: میوزیم، عجائب گھر
عُلْبَةٌ	: ڈبہ (Packet)	مَلَابِسُ	: کپڑے
حَدِیْقَةُ الْحَیَوَانَاتِ	: چڑیا گھر	سَیِّدٌ	: محترم، جناب عالی
عُطْلَةُ الصَّیْفِ	: گرمی کی چھٹی	عُنْوَانٌ	: پتہ

انیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی کی نفی کے لئے مَا اور مضارع کی نفی کے لئے لَا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا دَرَسْتُ اللُّغَةَ الْإِسْبَانِيَّةَ — میں نے سپانوی زبان نہیں پڑھی

لَا أَعْرِفُ رَقْمَ هَاتِفِهِ — میں اس کا فون نمبر نہیں جانتا ہوں

یہاں ہم پڑھتے ہیں کہ مستقبل کی نفی کے لئے مضارع کے ساتھ لَنْ کا استعمال ہوتا ہے، یہ بھی أَنْ کی طرح ہے اور فعل مضارع مرفوع کو منصوب کردیتا ہے۔ جیسے :

سَأَذْهَبُ إِلَى الرِّيَاضِ غَدًا — میں کل ریاض جاؤں گا

لَنْ أَذْهَبَ إِلَى الرِّيَاضِ غَدًا — میں کل ریاض نہیں جاؤں گا

نوٹ :- لَنْ کے ساتھ س جو مستقبل کی علامت ہے باقی نہیں رہے گی.

تَذْهَبِيْنَ ، تَذْهَبُوْنَ اور يَذْهَبُوْنَ کا نون جس طرح أَنْ کے بعد گر جاتا ہے اسی طرح لَنْ کے بعد بھی گر جاتا ہے البتہ يَذْهَبْنَ اور تَذْهَبْنَ اپنی حالت پر (نون کے ساتھ) باقی رہتے ہیں۔ جیسے :

يَا آمِنَةُ أَلَنْ تَذْهَبِيْ إِلَى الطَّائِفِ فِيْ عُطْلَةِ الصَّيْفِ ؟

آمنہ کیا تو گرما کی چھٹی میں طائف نہیں جائے گی؟

يَا أَخَوَاتُ أَلَنْ تَدْرُسْنَ اللُّغَةَ التُّرْكِيَّةَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ؟

بہنو کیا تم اگلے سال ترکی زبان نہیں پڑھوگی؟

۲۔ لَنْ أشْرَبَ الْخَمْرَ أبَدًا   میں کبھی شراب نہیں پیوں گا

لفظ أبَدًا مستقبل میں نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں:

لَنْ أكْتُبَ إلَيْهِ أبَدًا   میں ہرگز اسے نہیں لکھوں گا

إنَّ لُغَتَكَ صَعْبَةٌ جِدًّا، لَنْ أدْرُسَهَا أبَدًا

تیری زبان بہت مشکل ہے، میں اسے کبھی نہیں پڑھوں گا

ماضی میں نفی کی تاکید کے لئے قَطُّ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا رَأيْتُهُ قَطُّ   میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے:

۳۔ آنے والے سوالوں کے جواب نفی میں لَنْ استعمال کرتے ہوئے دیجئے:

۴۔ آنے والے أدَوَاتِ نفی (نفی کے حروف) پر غور کیجئے:

۵۔ آنے والی مثالیں پڑھئے:

۶۔ آنے والے افعال پر لَنْ داخل کیجئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگائیے:

الفاظ کے معانی

أنَا آسِفٌ	: مجھے افسوس ہے **(I am sorry)**	عَامٌ	: سال
هِنْدِيٌّ	: ہندوستانی	مَوْجُوْدٌ	: موجود

مُتْعَبٌ	: تھکا ہوا	اَلدُّنْيَا	: دنیا
اَلْآخِرَةُ	: آخرت	بَدْءٌ	: شروع
أَحَدٌ	: کوئی	تَرَكَ يَتْرُكُ (ن)	: چھوڑنا
لَبِسَ يَلْبَسُ (س)	: پہننا	اِعْتَمَرَ يَعْتَمِرُ	: عمرہ کرنا
سِفَارَةٌ	: سفارت خانہ	خَمْرٌ	: شراب
حَرِيْرٌ	: ریشم	مُسْتَقْبَلٌ	: مستقبل
أَبَدًا	: کبھی نہیں (مستقبل کے لئے نفی کے ساتھ)		
صَبَرَ يَصْبِرُ (ض)	: صبر کرنا	عُمْرَةٌ	: عمرہ

بیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ مُثَنًّى (تثنیہ) منصوب اور مجرور

ہم پہلے حصہ میں مثنی مرفوع پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

لِيْ أَخَوَانِ — میرے دو بھائی ہیں

فِيْ بَيْتِيْ غُرْفَتَانِ كَبِيْرَتَانِ — میرے گھر میں دو بڑے کمرے ہیں

اسی طرح ہم یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ اسم کے آخر میں رفع کی حالت میں ضمہٌ، نصب کی حالت میں فتحہ اور جر کی حالت میں کسرہ ہوتا ہے۔ جیسے :

أَيْنَ الْمُدَرِّسُ؟ — مدرس کہاں ہے؟

سَأَلْتُ الْمُدَرِّسَ — میں نے مدرس (استاد) سے پوچھا

قُلْتُ لِلْمُدَرِّسِ — میں نے استاد سے کہا

لیکن مثنی (تثنیہ) اس سے مختلف ہے وہ اگر حالتِ رفع میں ہو تو ـَانِ (ani) پر ختم ہوتا ہے اور حالتِ نصب یا جر میں ہو تو ـَيْنِ (aini) پر ختم ہوتا ہے۔ جیسے :

هَذَانِ رِيَالَانِ — یہ دوریال ہیں

أُرِيْدُ رِيَالَيْنِ — مجھے دو ریال چاہئیے

اِشْتَرَيْتُهُ بِرِيَالَيْنِ — میں نے یہ دو ریال میں خریدا

اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

قَرَأْتُ كِتَابَيْنِ — میں نے دو کتابیں پڑھیں

رَجَعْتُ بَعْدَ يَوْمَيْنِ میں دو دن بعد لوٹا

جَاءَ مُدَرِّسَانِ جَدِيْدَانِ دو نئے استاد آئے

۲۔أَحَدُهُمَا .... وَالْآخَرُ ....، ان میں سے ایک..........

اور دوسرا..........

لِيْ أَخَوَانِ أَحَدُهُمَا طَبِيْبٌ وَ الْآخَرُ مُهَنْدِسٌ

میرے دو بھائی ہیں، ان میں سے ایک ڈاکٹر ہے اور دوسرا انجینئر.

اس کا مؤنث إِحْدَاهُمَا................ وَ الْأُخْرَى .... ہے۔ جیسے :

لِيْ أُخْتَانِ إِحْدَاهُمَا مُدَرِّسَةٌ وَالْأُخْرَى مُمَرِّضَةٌ

میری دو بہنیں ہیں، ان میں سے ایک استانی ہے اور دوسری نرس.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب مُثَنّٰی (تثنیہ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۴۔ آنے والے سوالوں کا جواب مُثَنّٰی (تثنیہ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۵۔ آنے والے سوالوں کا جواب مُثَنّٰی (تثنیہ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۶۔ خط کشیدہ الفاظ کو تثنیہ میں تبدیل کیجئے :

۷۔ آنے والے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے :

۸۔ أَحَدُهُمَا و اَلْآخَرُ کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۹۔ إِحْدَاهُمَا و اَلْأُخْرَى کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

ذُوْ وَجْهَيْنِ	: (دو چہروں والا) منافق	اَلسِّيْرَةُ	: نبی ﷺ کے احوالِ زندگی
مُشْطٌ	: کنگھی	تَفْسِيْرٌ	: قرآن مجید کی تشریح و توضیح
مِخَدَّةٌ ج مَخَادُّ	: تکیہ	ذَبَحَ يَذْبَحُ (ف)	: ذبح کرنا
زِرٌّ	: بٹن (Button)	شَرَحَ يَشْرَحُ (ف)	: تشریح کرنا، وضاحت کرنا
مِرْآةٌ	: آئینہ	لِصٌّ	: چور
جُنَيْهٌ	: پونڈ، (سکہ)	مُفِيْدٌ	: فائدہ مند

اکیسواں سبق

۱۔ **لَمْ کا استعمال۔** یہ اداۃِ نفی (مثبت کو منفی میں تبدیل کردینے والا حرف) ہے، مضارع کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے مضارع میں دو تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

(الف) مضارع سے حال اور مستقبل کا معنی ختم کر کے اس کو ماضی کے معنی میں کردیتا ہے۔

(ب) مضارع کو مرفوع سے مجزوم (جس کے آخر میں جزم ہو) بنا دیتا ہے۔ جیسے :

يَذْهَبُ وہ جاتا ہے   لَمْ يَذْهَبْ وہ نہیں گیا

مضارع مجزوم کی صورتیں :

(الف) ذیل کے چار صیغوں میں رفع کی علامت ضمہ حذف ہو جاتی ہے :

يَذْهَبُ	لَمْ يَذْهَبْ
تَذْهَبُ	لَمْ تَذْهَبْ
أذْهَبُ	لَمْ أذْهَبْ
نَذْهَبُ	لَمْ نَذْهَبْ

(ب) مضارع منصوب کی طرح مضارع مجزوم میں بھی آنے والے صیغوں کا نون حذف ہو جاتا ہے :

تَذْهَبِيْنَ	لَمْ تَذْهَبِيْ
تَذْهَبُوْنَ	لَمْ تَذْهَبُوْا
يَذْهَبُوْنَ	لَمْ يَذْهَبُوْا

(ج) دو صیغوں یَذْهَبْنَ اور تَذْهَبْنَ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ جیسے :

یَذهَبْنَ	لَمْ یَذْهَبْنَ
تَذهَبْنَ	لَمْ تَذْهَبْنَ

نوٹ :- یہ واضح رہے کہ مضارع منصوب اور مجزوم کے درمیان صرف پہلے (الف) چار صیغوں میں فرق ہوگا۔

لَمْ کی مزید مثالیں دیکھئے :

لَمْ أفْهَمْ هَذَا الدَّرْسَ	میں یہ سبق نہیں سمجھ پایا
أ لَمْ یَحْضُرِ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ؟	کیا نئے طلبہ حاضر نہیں ہوئے ؟
اَلطَّالِبَاتُ لَمْ یَذْهَبْنَ إلَی الْمَکْتَبَةِ	طالبات لائبریری نہیں گئیں

اگر یَذْهَبْ، تَذْهَبْ، أذْهَبْ،اور نَذْهَبْ کے بعد ایسا اسم آجائے جو همزة الوصل سے شروع ہو تو التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے آخری حرف کو کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے :

ألَمْ نَکْتُبِ الرِّسَالَةَ ؟	کیا ہم نے خط نہیں لکھا؟
لَمْ تَحْفَظِ الطَّالِبَةُ الْقُرْآنَ	طالبہ نے قرآن شریف یاد نہیں کیا

۴۔ لَمَّا ۔ یہ بھی اداۃِ نفی ہے، فعل مضارع پہ داخل ہوتا ہے اور لَمْ کی طرح عمل کرتا ہے، اس کا معنی ہے ابتک نہیں۔ جیسے :

لَمَّا أشْرَبِ الْقَهْوَةَ — میں نے اب تک کافی نہیں پی

وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْإیْمَانُ فِيْ قُلُوْبِکُمْ — اور ایمان اب تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

ذَهَبَ أبِيْ إلَی مَکَّةَ ، وَ لَمَّا یَرْجِعْ — میرے والد مکہ گئے اور اب تک نہیں لوٹے

لَمَّا کے بعد فعل کو اختصار کے لئے حذف بھی کیا جا سکتا ہے۔ جیسے :

أخَرَجَ الطُّلَّابُ؟ کیا طلبہ نکلے ؟

لَمَّا — ابھی تک نہیں — یعنی — لَمَّا یَخْرُجُوْا — ابھی تک نہیں نکلے

۳۔ کلام کے عناصر۔ عربی میں کلام کے عناصر (Parts of speech)

صرف تین ہیں :

۱۔ اسم جیسے : كِتَابٌ، قَلَمٌ، هُوَ، أنَا ، هٰذَا، قَبْلُ

۲۔ فعل جیسے : كَتَبَ، يَكْتُبُ، اُكْتُبْ، لَيْسَ

۳۔ حرف جیسے : مَا، لَا، نَعَمْ، لَمْ، س

۴۔ اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَةُ وَ الْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَةُ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ

اس کی وضاحت پہلے سبق میں کر دی گئی ہے

۵۔ مَهْلًا اس کا معنی ہے سنبھل کر، رک کر

۶۔ مَا عِنْدِيْ قَلَمٌ وَ لَا كِتَابٌ میرے پاس قلم ہے نہ کتاب

اس طرح کی مزید مثالیں یہ ہیں :

مَا فِي الثَّلَّاجَةِ مَاءٌ وَ لَا عَصِيْرٌ فریج میں پانی ہے نہ پھلوں کا رس (جوس)

مَا فِيْ جَيْبِيْ رِيَالٌ وَ لَا رُوْبِيَّةٌ میرے جیب میں ریال ہے نہ روپیہ

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب نفی میں لَمْ استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۴۔ آنے والے سوالوں کا جواب نفی میں لَمَّا استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۵۔ مضارع مجزوم کے صیغوں پر غور کیجئے :

۶۔ آنے والے افعال پر لَمْ داخل کیجئے ؛

۷۔ خالی جگہوں کو مناسب افعال سے پُر کیجئے:

۸۔ مبتدا کے نیچے ایک اور خبر کے نیچے دو لکیریں کھینچئے اور ان کے آخر پر حرکت لگائیے:

۹۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کو الگ الگ کیجئے؛

۱۰۔ آنے والی مثالوں میں اسم، فعل اور حرف کو متعین کیجئے:

۱۱۔ اَللائی = اَللاتِيْ

۱۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

الفاظ کے معانی

اِسْتِقْبَالٌ	: استقبال	حَضَرَ يَحْضُرُ (ن)	: آنا، حاضر ہونا
رَئِيْسٌ	: صدر	اِسْتَرِحْ	: آرام کیجئے، تشریف رکھئے
فَرْقٌ	: فرق	أَتَى يأْتِيْ (ض)	: آنا
مِثَالٌ	: مثال	مَمْنُوْعٌ	: ممنوع، منع
مَهْلًا	: سنبھل کر	اَللاتِيْ	: اَللائی

بائیسواں سبق

یہ سبق گذشتہ اسباق کا اعادہ ہے، یہ مضارع کی تینوں صورتوں مرفوع، منصوب اور مجزوم کا مکمل خاکہ پیش کرتا ہے.

تیئیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ جمع مذکر سالم کا اعراب

جمع مذکر سالم ہم پہلے حصے میں پڑھ چکے ہیں۔ جیسے : مُسْلِمُوْنَ، مُهَنْدِسُوْنَ، فَلَّاحُوْنَ وغیرہ۔ جمع مذکر سالم اگر مرفوع ہو تو واو (ـُوْنَ una-) پر ختم ہوگا اور منصوب یا مجرور ہو تو یاء (ـِيْنَ ina-) پر۔ جیسے :

مرفوع : خَرَجَ الْمُدَرِّسُوْنَ	اساتذہ نکلے
منصوب : رَأَيْتُ الْمُدَرِّسِيْنَ	میں نے اساتذہ کو دیکھا
مجرور : ذَهَبْتُ إِلَى الْمُدَرِّسِيْنَ	میں اساتذہ کے پاس گیا

نوٹ :- جمع مذکر سالم منصوب اور مجرور دونوں حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔ مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

ذَهَبَ الْمُهَنْدِسُوْنَ إِلَى مَكَاتِبِهِمْ	انجینئر اپنے دفتر گئے
رَأَيْتُ الْفَلَّاحِيْنَ فِي الْحُقُوْلِ	میں نے کسانوں کو کھیتوں میں دیکھا
هَذِهِ بُيُوْتُ الْمُدَرِّسِيْنَ	یہ مدرسین کے گھر ہیں

۲۔ اعداد عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک :

ان اعداد کو اَلْعُقُوْدُ کہا جاتا ہے، یہ جمع مذکر سالم کے وزن پر آتے ہیں اور اعراب میں بھی اس کے مشابہ ہوتے ہیں۔ جیسے :

مرفوع : فِي الْفَصْلِ عِشْرُوْنَ طَالِبًا　　درجہ میں بیس طلبہ ہیں

منصوب: قَرَأْتُ عِشْرِيْنَ كِتَابًا　　میں نے بیس کتابیں پڑھیں

مجرور : اِشْتَرَيْتُهُ بِعَشْرِيْنَ رِيَالًا　　یہ میں نے بیس ریال میں خریدا

۳۔ ہم اس سے قبل اعداد ۲۱ - ۳۰ مذکر معدود کے ساتھ پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم انہیں مؤنث معدود کے ساتھ پڑھیں گے :

(الف) ۲۱ : اس عدد کا پہلا جزء مذکر معدود کے ساتھ وَاحِدٌ ہوگا اور مؤنث کے ساتھ إِحْدَى۔ جیسے :

وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ طَالِبًا　　إِحْدَى وَعِشْرُوْنَ طَالِبَةً

(ب) ۲۲: اس عدد کا پہلا جزء مذکر معدود کے ساتھ اِثْنَانِ ہوگا اور مؤنث معدود کے ساتھ اِثْنَتَانِ۔ جیسے :

اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ طَالِبًا　　اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ طَالِبَةً

(ج) ۲۳ - ۲۹ : ان اعداد میں عدد کا پہلا جزء مذکر معدود کے ساتھ مؤنث اور مؤنث معدود کے ساتھ مذکر ہوگا۔ جیسے :

ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ طَالِبًا　　ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ طَالِبَةً

(د) عقود مذکر اور مؤنث دونوں کے ساتھ یکساں رہیں گے

۴۔ آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھئے :

لَا أَكَلْتُ وَ لَا شَرِبْتُ　　میں نے کھایا نہ پیا

لَا قَرَأَ وَ لَا كَتَبَ　　اس نے پڑھا نہ لکھا

جب ماضی میں دو فعلوں کی نفی کرنی ہو تو مَا کے بجائے لَا استعمال ہوتا ہے

۵۔ غور سے پڑھئے :

اَلْمُوَطَّا لِلْاِمَامِ مَالِكٍ　　مؤطا امام مالک کی (لکھی ہوئی) ہے

لِسَانُ الْعَرَبِ لِابْنِ مَنْظُوْرٍ   لسان العرب ابنِ منظور کی (لکھی ہوئی) ہے

اوپر کی مثالوں میں کتاب کے مؤلف کو بتانے کے لئے اس کے ساتھ لِ استعمال کیا گیا ہے اور اس کا معنی ہوگا " کی "

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ جمع مذکر سالم کی آنے والی مثالیں پڑھئے :

۳۔ آنے والے اسماء کو جمع مذکر سالم بنایئے :

۴۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۶۔ خالی جگہوں کو قوسین میں دیے گئے الفاظ سے پُر کیجئے :

۷۔ مثال پر غور کیجئے، پھر آنے والے کلمات کو قوسین میں دیے گئے کلمات کی طرف مضاف کیجئے :

۸۔ مثال پر غور کیجئے، پھر خالی جگہوں کو قوسین میں دیے گئے کلمات سے پُر کیجئے :

۹۔ آنے والی مثالیں پڑھئے اور لکھئے ان میں آئے ہوئے اعداد کو بھی الفاظ میں لکھئے :

۱۰۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۱۱۔ آنے والے جملے پڑھئے اور لکھئے ان میں استعمال شدہ اعداد کو بھی الفاظ میں لکھئے :

۱۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

اِجْتِمَاعٌ	: اجتماع، میٹنگ	قِصَّةٌ	: قصہ
نَبِيٌّ	: نبی	ثَانِيَةٌ	: سیکنڈ
أُسْرَةٌ	: خاندان	جَائِزَةٌ	: انعام
نَجَحَ يَنْجَحُ (ف)	: کامیاب ہونا (امتحان میں)	قَاعَةٌ	: ہال

رَسَبَ يَرْسُبُ (ن) : فیل ہونا، ناکام ہونا (امتحان میں)

چوبیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ اعداد سے متعلق قواعد :

(الف) وَاحِدٌ / اِثْنَانِ : یہ دونوں معدود کے مطابق ہوں گے اور معدود کی صفت ہوکر اس کے بعد آئیں گے۔ جیسے :

کِتَابٌ وَاحِدٌ کِتَابَانِ اثْنَانِ

سَیَّارَةٌ وَاحِدَةٌ سَیَّارَتَانِ اثْنَتَانِ

(ب) ثَلَاثَةٌ ...... عَشْرَةٌ : یہ اعداد معدود کے مخالف ہوں گے، اگر معدود مذکر ہو تو یہ مؤنث اور معدود مؤنث ہو تو یہ مذکر ہوں گے۔ جیسے :

ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَ ثَلَاثُ نِسَاءٍ

(ج) أَحَدَ عَشَرَ / اِثْنَا عَشَرَ : ان کے دونوں اجزاء معدود کے مطابق ہوں گے۔ جیسے :

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا إِحْدَی عَشْرَةَ طَالِبَةً

اِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا اِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً

(د) ثَلَاثَةَ عَشَرَ .... تِسْعَةَ عَشَرَ : ان اعداد کا دوسرا جزء معدود کے مطابق اور پہلا معدود کے مخالف ہوگا۔ جیسے :

ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

(ھ) عِشْرُوْنَ .... تِسْعُوْنَ، مِائَةٌ، أَلْفٌ : یہ اعداد مذکر اور مؤنث دونوں میں یکساں اسی طرح استعمال ہوتے ہیں، ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ جیسے :

خَمْسُوْنَ مُسْلِمًا / مُسْلِمَةً　　　مِائَةُ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ

(و) مِائَتَانِ / أَلْفَانِ : جب انکا معدود ذکر کیا جائیگا تو ان کا نون حذف ہوجائیگا۔ جیسے :

مِائَتَا رِيَالٍ ، أَلْفَا دُوْلَارٍ　　　دو سو ریال، دو ہزار ڈالر

۲ :۔ معدود سے متعلق قواعد :

(الف) ۳-۱۰ کا معدود جمع اور مجرور ہوگا۔ جیسے : ثَلَاثَةُ كُتُبٍ

(ب) ۱۱-۹۹ کا معدود مفرد اور منصوب ہوگا۔ جیسے : أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

(ج) ۱۰۰ اور ۱۰۰۰ کا معدود مفرد اور مجرور ہوگا۔ جیسے : أَلْفُ رِيَالٍ

۳ :۔ اعداد کا اعراب :

(الف) وَاحِدٌ ، اِثْنَانِ : یہ صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں اور صفت اعراب میں موصوف کے تابع ہوتی ہے۔ جیسے :

عِنْدِيْ رِيَالٌ وَاحِدٌ	عِنْدِيْ رِيَالَانِ اثْنَانِ
أُرِيْدُ رِيَالًا وَاحِدًا	أُرِيْدُ رِيَالَيْنِ اثْنَيْنِ
هَذَا الْقَلَمُ بِرِيَالٍ وَاحِدٍ	هَذَا الْقَلَمُ بِرِيَالَيْنِ اثْنَيْنِ

(ب) ثَلَاثَةٌ ...... عَشَرَةٌ : یہ اعداد معرب ہوتے ہیں۔جیسے :

عِنْدِيْ خَمْسَةُ رِيَالَاتٍ	میرے پاس پانچ ریال ہیں
أُرِيدُ خَمْسَةَ رِيَالَاتٍ	مجھے پانچ ریال چاہئے
هَذَا الْقَلَمُ بِخَمْسَةِ رِيَالَاتٍ	یہ قلم پانچ ریال کا ہے

(ج) أَحَدَ عَشَرَ ......تِسْعَةَ عَشَرَ : یہ اعداد مبنی ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا اور اِثْنَتَا کے، کہ ان کے

آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ جیسے :

عِنْدِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ رِيَالًا	میرے پاس پندرہ ریال ہیں
أُرِيْدُ خَمْسَةَ عَشَرَ رِيَالًا	مجھے پندرہ ریال چاہئے
هَذَا الْقَلَمُ بِخَمْسَةَ عَشَرَ رِيَالًا	یہ قلم پندرہ ریال کا ہے

اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشْرَةَ میں صرف لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں مثنی کی طرح، رہے الفاظ عَشَرَ اور عَشْرَةَ تو وہ مبنی ہیں۔ جیسے :

عِنْدِي اثْنَا عَشَرَ رِيَالًا	عِنْدِي اثْنَتَا عَشْرَةَ رُوْبِيَةً
أُرِيْدُ اثْنَيْ عَشَرَ رِيَالًا	أُرِيْدُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُوْبِيَةً
هَذَا الْقَلَمُ بِاثْنَيْ عَشَرَ رِيَالًا	هَذَا الْقَلَمُ بِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُوْبِيَةً

(د) اَلْعُقُوْدُ (عِشْرُوْنَ ...... تِسْعُوْنَ) : ان کا اعراب جمع مذکر سالم کی طرح ہوتا ہے۔ جیسے :

أَ عِنْدَكَ سِتُّوْنَ رِيَالًا ؟	کیا تیرے پاس ساٹھ ریال ہیں؟
أُرِيْدُ سِتِّيْنَ رِيَالًا	مجھے ساٹھ ریال چاہئے
هَذَا الْكِتَابُ بِسِتِّيْنَ رِيَالًا	یہ کتاب ساٹھ ریال کی ہے

(ھ) مِائَةٌ / أَلْفٌ : یہ معرب ہوتے ہیں۔ جیسے :

مُرَتَّبُهُ أَلْفُ دُوْلَارٍ	اس کی تنخواہ ایک ہزار ڈالر ہے
أَخَذْتُ أَلْفَ دُوْلَارٍ مِنْهُ	میں نے اس سے ایک ہزار ڈالر لئے
اِشْتَرَيْتُهُ بِأَلْفِ دُوْلَارٍ	میں نے یہ ایک ہزار ڈالر میں خریدا

(و) مِائَتَا / أَلْفَا : یہ دونوں مثنی ہیں اور انکا اعراب مثنی کی طرح ہے۔ جیسے :

أُجْرَتُهُ أَلْفَا رِيَالٍ	اس کی مزدوری دو ہزار ریال ہے
مَا يُرِيْدُ أَلْفَيْ رِيَالٍ	وہ دو ہزار ریال نہیں چاہتا ہے
يَعْمَلُ بِأَلْفَيْ رِيَالٍ	وہ دو ہزار ریال (کی اجرت) پر کام کرتا ہے

(ز) ثَلَاثُمِائَةٍ ...... تِسْعُمِائَةٍ : ان اعداد میں لفظ مِائَةُ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے، ان اعداد میں مضاف مضاف الیہ کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے، مضاف کا اعراب جملہ میں اس کے موقع اور عمل کے مطابق ہوگا۔ جیسے :

عِنْدِيْ ثَلَاثُمِائَةِ رِيَالٍ	میرے پاس تین سو ریال ہیں
أُرِيْدُ ثَلَاثَمِائَةِ رِيَالٍ	میں تین سو ریال چاہتا ہوں
اِشْتَرَيْتُهُ بِثَلَاثِمِائَةِ رِيَالٍ	میں نے یہ تین سو ریال میں خریدا

نوٹ :- ثَمَانِمِائَةٍ اصل میں ثَمَانِيْمِائَةٍ ہے، ي حذف کردی گئی ہے اس لئے نون پر ہمیشہ کسرہ رہیگا.

۴۔ أَلْفٌ بیک وقت عدد اور معدود دونوں ہوسکتا ہے۔ جیسے :

ثَلَاثَةُ آلَافِ رِيَالٍ	تین ہزار ریال
سِتَّةَ عَشَرَ أَلْفَ رِيَالٍ	سولہ ہزار ریال
ثَلَاثُوْنَ أَلْفَ رِيَالٍ	تیس ہزار ریال
مِائَةُ أَلْفِ رِيَالٍ	ایک لاکھ ریال

ان مثالوں میں لفظ أَلْفٌ یا آلَاف پچھلے عدد کے لئے معدود اور اگلے اسم کے لئے عدد ہے.

۵۔ اگر عدد مضاف ہو اور اس کا معدود مذکور ہو تو عدد پر تنوین نہیں آئے گی اور اگر معدود محذوف ہو تو تنوین آئے گی۔ جیسے :

كَمْ رِيَالًا عِنْدَكَ؟

عِنْدِيْ عَشَرَةٌ يا عِنْدِيْ عَشَرَةُ رِيَالَاتٍ

بِكَمِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ السَّاعَةَ ؟

بِأَلْفٍ يَا أَخِيْ يا بِأَلْفِ رِيَالٍ

كَمْ رِيَالًا تُرِيْدُ؟

عِشْرِيْنَ أَلْفًا يَا أَخِي يا أُرِيْدُ عِشْرِيْنَ أَلْفَ رِيَالٍ

۶۔ اعداد کو پڑھنا:

اعداد پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ اکائی سے شروع کریں پھر دہائی پھر سیکڑہ پھر ہزار۔ جیسے ۶۵۴۳ کو اگر معدود مذکر ہو تو اسطرح پڑھیں گے: ثَلَاثَةٌ وَ أَرْبَعُوْنَ و خَمْسُمِائَةٍ و سِتَّةُ آلَافِ رِيَالٍ اور اگر معدود مؤنث ہو تو اسطرح پڑھیں گے: ثَلَاثٌ و أَرْبَعُوْنَ و خَمْسُمِائَةٍ و سِتَّةُ آلَافِ رُوْبِيَةٍ

پچیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ کَانَ : ساتویں سبق میں ہم کَانَ کے متعلق پڑھ چکے ہیں کہ وہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کے داخل ہونے کے بعد مبتدا اسمِ کَانَ اور خبر خبرِ کَانَ کہلاتے ہیں کَانَ کی خبر منصوب ہوتی ہے۔ جیسے :

اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

زَيْنَبُ مَرِيْضَةٌ   كَانَتْ زَيْنَبُ مَرِيْضَةً

اَلْجَوُّ جَمِيْلٌ   كَانَ الْجَوُّ جَمِيْلًا

اگر خبر شبہ جملہ ہو تو اس میں بظاہر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے وہ اسی حالت پر باقی رہتی ہے۔ جیسے :

اَلْمُدَرِّسُ فِي الْفَصْلِ   كَانَ الْمُدَرِّسُ فِي الْفَصْلِ

۲۔ لَا يَزَالُ : اس کا معنی ہے وہ اب تک ہے یہ کَانَ کے اَخوات میں سے ہے اور کَانَ ہی کی طرح عمل کرتا ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ مَرِيْضٌ   بلال بیمار ہے   لَا يَزَالُ بِلَالٌ مَرِيْضًا   بلال اب تک بیمار ہے

مَرْيَمُ طَالِبَةٌ   مریم طالبہ ہے   لَا تَزَالُ مَرْيَمُ طَالِبَةً   مریم ابھی تک طالبہ ہے

إِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُسْتَشْفَى ابراہیم ہسپتال میں ہے

لَا يَزَالُ إِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُسْتَشْفَى ابراہیم اب تک ہسپتال میں ہے

۳۔ أَخٌ اور أَبٌ کا اعراب :

ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ یہ دونوں اسم جب مضاف ہوتے ہیں تو واو کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جیسے :

أَبُوْ بِلَالٍ، أَخُوْ حَامِدٍ، أَبُوْكَ، أَخُوْهُ.

یہ واو صرف اس وقت آئے گا جب یہ مرفوع ہوں، اگر منصوب ہوں تو یہ واو الف سے اور مجرور ہوں تو ي سے بدل جائیگا۔ جیسے :

مرفوع : أَيْنَ أَبُوْكَ؟ تیرے والد کہاں ہیں؟

منصوب : أَعْرِفُ أَبَاكَ میں تیرے والد کو جانتا ہوں

مجرور : مَاذَا قُلْتَ لِأَبِيْكَ؟ تو نے اپنے والد سے کیا کہا ؟

أَخُوْ کی ایک مثال دیکھئے :

أَيْنَ ذَهَبَ أَخُوْهَا؟ اس کا بھائی کہاں گیا ؟

أَرَأَيْتَ أَخَاهَا؟ کیا تو نے اس کے بھائی کو دیکھا؟

أَذَهَبْتَ إِلَى أَخِيْهَا؟ کیا تو اس کے بھائی کے پاس گیا؟

۴۔ مِنْ قَبْلُ :

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ قَبْلُ اور بَعْدُ ہمیشہ مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے :

ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْأَذَانِ وَرَجَعْتُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

میں اذان سے پہلے مسجد گیا اور نماز کے بعد لوٹا

اگر مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو قَبْلَ اور بَعْدَ مبنی ہو جائیں گے اور ان پر صرف ایک ضمہ ہوگا۔ جیسے :

أَبِي الْآنَ مُدِيْرٌ وَكَانَ مِنْ قَبْلُ مُدَرِّسًا میرے والد اب ہیڈ ماسٹر ہیں اور وہ اس سے پہلے ایک

استاد تھے۔ اس مثال میں مِنْ قَبْلُ اصل میں مِنْ قَبْلِ ذٰلِکَ اس (ہیڈ ماسٹر ہونے) سے پہلے تھا، مضاف الیہ ذٰلِکَ کو حذف کر دیا گیا ہے.

بَعْدُ کی ایک مثال ملاحظہ ہو :

أَذْهَبُ الْآنَ إِلَى الْمَكْتَبَةِ وَ سَأَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنْ بَعْدُ

میں ابھی لائبریری جا رہا ہوں اور اس کے بعد مسجد جاؤں گا

یہاں مِنْ بَعْدُ اصل میں مِنْ بَعْدِهِ یا مِنْ بَعْدِ ذَلِکَ (اُس کے بعد) تھا

قرآن شریف میں ہے : لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ

۵۔ مَرْضٰى مَرِيضٌ کی جمع ہے۔ یہ اسم جمع ممنوع من الصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آتی۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

قَتِيْلٌ مقتول ج قَتْلَى أَسِيْرٌ قیدی ج أَسْرَى

جَرِيْحٌ زخمی ج جَرحَى أَحْمَقُ احمق، بیوقوف ج حَمقَى

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر كَانَ داخل کیجئے :

۳۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر لَا يَزَالُ داخل کیجئے : (یاد رہے کہ لَا يَزَالُ كَانَ کی بہنوں میں سے ہے)

۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۵۔ خالی جگہوں کو أَبٌ سے پُر کیجئے :

۶۔ خالی جگہوں کو أَخٌ سے پُر کیجئے :

الفاظ کے معانی

سَفِيْرٌ : سفیر
مُفَتِّشٌ : جانچ کرنے والا، انسپکٹر (Inspector)

شُرْطِيٌّ : پولس کانسٹبل
عَمِيْدٌ : کالج کا پرنسپل یا فیکلٹی کا ڈین (Dean)

مُتَقَاعِدٌ : ریٹائرڈ، وظیفہ یاب
فِيْ جَمِيْعِ أَنْحَاءِ الْعَالَمِ : دنیا کے تمام حصوں میں

تَرَكَ يَتْرُكُ (ن) : چھوڑنا
أَلَّفَ يُؤَلِّفُ : تالیف کرنا، کتاب لکھنا

چھبیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ عربی کے اکثر افعال میں صرف تین حروف ہوتے ہیں جن کو **حروفِ اصلی** کہتے ہیں، ان میں سے پہلا حرفِ اصلی ف دوسرا ع اور تیسرا ل کہلاتا ہے، یہ نام فَعَلَ سے لئے گئے ہیں جو تمام افعال کے لئے وزن اور مثال کی حیثیت رکھتا ہے.

اگر ان تین حروفِ اصلی میں سے کوئی ایک واو یا ي ہو تو ایسے فعل کو مُعْتَلٌّ (حرفِ علّت) والا کہتے ہیں.

اگر پہلا حرف و یا ي ہو تو اس کو مُعْتَلُّ الْفَاءِ (**فاء میں حرفِ علت والا**) کہتے ہیں، اس کو مثال بھی کہتے ہیں

اگر دوسرا حرف و یا ي ہو تو اس کو مُعْتَلُّ الْعَيْنِ (**عین میں حرفِ علت والا**) کہتے ہیں، اس کو أَجْوَفُ بھی کہتے ہیں.

اگر تیسرا حرف و یا ي ہو تو اس کو مُعْتَلُّ اللَّام (لام میں حرفِ علت والا) کہتے ہیں، اس کو ناقص بھی کہتے ہیں.

اگر دو حرف و یا ي ہو تو اس کو لَفِيْف کہتے ہیں.

اس سبق میں ہم صرف پہلی قسم یعنی مثال کی مثالیں پڑھیں گے۔ جیسے :

وَقَفَ	وہ رکا
وَزَنَ	اس نے تولا
وَضَعَ	اس نے رکھا

فعل مثال کے مضارع میں قاعدہ سے ہٹی ہوئی ایک چیز پائی جاتی ہے، وہ یہ کہ مضارع میں و جو کہ ف واقع ہے حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے : وَزَنَ یَزِنُ جو کہ اصل میں یَجْلِسُ کی طرح یَوْزِنُ تھا واو حذف ہوجانے کے بعد یَزِنُ ہوگیا۔ اسی طرح :

وَقَفَ یَقِفُ (اصل یَوْقِفُ ہے)

وَجَدَ یَجِدُ (اصل یَوْجِدُ ہے)

وَضَعَ یَضَعُ (اصل یَوْضَعُ ہے)

تَزِنُ سے اَمر زِنْ آتا ہے ، چونکہ پہلا حرف متحرک ہے اس لئے ھمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں، اسی طرح تَضَعُ کا اَمر ضَعْ (رکھ) ہے۔

۲۔ وُلَیْدٌ وَلَدٌ کا صیغہء تصغیر (مصغر "چھوٹا") ہے تصغیر کسی چیز کی چھوٹائی بیان کرنے یا محبت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے۔ جیسے :

زَهْرٌ پھول زُهَیْرٌ

نَهْرٌ نہر نُهَیْرٌ

عَبْدٌ غلام عُبَیْدٌ

حَسَنٌ اچھا حُسَیْنٌ

۳۔ هَا هُوَ ذَا : وہ یہاں ہے

اگر کوئی شخص مثلاً اپنا قلم تلاش کر رہا ہو اور وہ اسے اچانک مل جائے تو وہ کہے گا هَا هُوَ ذَا " ارے یہ تو یہاں ہے" اس کا مؤنث هَا هِيَ ذِيْ ہے۔

"میں یہاں ہوں" کے لئے هَا أَنَذَا ہے، یہ اسلوب اسوقت استعمال ہوگا جب مثلا احمد کو تلاش کیا جا رہا ہو، اسے جب تلاش کا علم ہوگا تو وہ پکار اٹھے گا هَا أَنَذَا(۱)

---

(۱) شاعر کہتا ہے : إِنَّ الْفَتَى مَنْ يَقُوْلُ : هَا أَنَذَا

مرد وہ ہے (جوبوقتِ ضرورت) پکار اٹھے : اس کام کے لئے میں حاضر ہوں

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۴۔ **یَجِبُ** وَجَبَ کا مضارع ہے، اس کا معنی ہے یہ ضروری ہے، ایسا کرنا چاہئے جیسے :

یَجِبُ عَلَیْنَا أَنْ نَفْهَمَ الْقُرْآنَ ہمارے لئے قرآن سمجھنا ضروری ہے

یہاں جملہ أَنْ نَفْهَمَ، یَجِبُ کا فاعل واقع ہوا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

یَجِبُ عَلَیْکَ أَنْ تَرْجِعَ غَدًا تمہیں کل لوٹ جانا چاہئے

یَجِبُ عَلَيَّ أَنْ أَذْهَبَ إِلَی الرِّیَاضِ الْیَوْمَ آج مجھے ضرور ریاض جانا چاہئے

دوسرا فعل منفی (جس پر حرفِ نفی داخل ہو) بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے :

یَجِبُ عَلَیْهِ أَنْ لَّا یَخْرُجَ مِنَ الْفَصْلِ اسے چاہئے کہ وہ درجہ سے نہ نکلے

لَا یَجِبُ کا معنی ہے ضروری نہیں ہے۔ جیسے :

لَا یَجِبُ عَلَیْنَا أَنْ نَحْضُرَ هَذَا الدَّرْسَ اس درس میں حاضر ہونا ہمارے لئے ضروری نہیں ہے

۵۔ ہم مصدر کا ایک وزن فُعُوْلٌ جیسے : رُکُوْعٌ، سُجُوْدٌ، خُرُوْجٌ اور نُزُوْلٌ اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں یہاں ہم مزید دو وزن پڑھیں گے پہلا **فَعَالٌ** ہے جیسے : ذَهَابٌ ذَهَبَ سے، نَجَحَ (کامیاب ہوا) سے نَجَاحٌ کامیاب ہونا، دوسرا **فِعَالٌ** ہے۔ جیسے : آبَ یَؤُوْبُ سے إِیَابٌ لوٹنا، نَکَحَ یَنْکِحُ (نکاح کیا) سے نِکَاحٌ نکاح (شادی) کرنا.

۶۔ **أَقَلُّ** قَلِیْلٌ کا اسمِ تفضیل ہے یہ اصل میں أَکْبَرُ اور أَجْمَلُ کی طرح أَقْلَلُ تھا لیکن چونکہ اس کا دوسرا اور تیسرا حرف ایک ہی ہے اس لئے پہلے کو دوسرے میں ادغام کر دیا گیا ہے.

(باقی حاشیہ صفحہ ۲۰۱)

لَیْسَ الْفَتَی مَنْ یَقُوْلُ کَانَ أَبِيْ

مرد وہ نہیں ہے جو اپنے آباء و اجداد کے کارنامے گنوائے اور خود کچھ نہ کرے

مشق

۱۔ فعل معتل الفاء کی چند مثالیں یہ ہیں :

۲۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال کے فعل مضارع لکھئے :

۳۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے فعل أمر بنایئے :

۴۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۵۔ اسم مصغر کی آنے والی مثالیں پڑھئے :

۶۔ آنے والے اسماء کی تصغیر کیجئے :

۷۔ اسم تفضیل کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۸۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰۔ مثال پر غور کیجئے پھر قوسین میں دیے گئے الفاظ کی مدد سے يَجِبُ عَلَيَّ استعمال کرتے ہوئے جملے بنایئے :

۱۱۔ ذَهَابٌ مصدر کے طریقہء استعمال پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

أَجْنَبِيٌّ : پرایا، بیگانہ

مِحْفَظَةٌ : پرس، بٹوا

نَقْدٌ : نقد رقم ، پیسہ

خَطَأٌ : غلطی

إِيَابٌ : لوٹنا

ذَهَابٌ : جانا

تَذْكِرَةٌ	: ٹکٹ	كِيلُوْغِرَامٌ	: کلو گرام
تَذْكِرَةُ الطَّائِرَةِ ذَهَابًا وَ إِيَابًا	: آنے اور جانے کا ہوائی ٹکٹ		
ذَكَرٌ	: مرد، نر	حَبِيْبٌ	: پیارا، محبوب
بِانْتِظَامٍ	: باقاعدگی سے	بَلِعَ يَبْلَعُ (س)	: نگلنا
عَرَجَ يَعْرُجُ (ن)	: چڑھنا	وَجَبَ يَجِبُ (ض)	: واجب ہونا
وَجَدَ يَجِدُ (ض)	: پانا	وَصَلَ يَصِلُ (ض)	: پہنچنا
وَزَنَ يَزِنُ (ض)	: تولنا	وَعَدَ يَعِدُ (ض)	: وعدہ کرنا
وَقَفَ يَقِفُ (ض)	: ٹھہرنا، کھڑا ہونا	وَلَجَ يَلِجُ (ض)	: داخل ہونا
وَضَعَ يَضَعُ (ف)	: رکھنا	وَهَبَ يَهَبُ (ف)	: عطا کرنا
يَشَاءُ	: وہ چاہتا ہے	شَدِيْدٌ	: سخت

ستائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ فعل معتل العین یا أجوف :

جیسا کہ ہم پڑھ چکے ہیں کہ أجوف یا معتل العین اس فعل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا حرف و یا ي ہو۔ جیسے :

قَالَ يَقُوْلُ، زَارَ يَزُوْرُ، بَاعَ يَبِيْعُ، سَارَ يَسِيْرُ، نَامَ يَنَامُ.

ان افعال میں کئی تغیرات (تبدیلیاں) ہوئے ہیں۔ جیسے :

قَالَ	اصل میں	قَوَلَ	ہے	اور	يَقُوْلُ يَقْوُلُ
سَارَ	اصل میں	سَيَرَ	ہے	اور	يَسِيْرُ يَسْيِرُ
نَامَ	اصل میں	نَوِمَ	ہے	اور	يَنَامُ يَنْوَمُ

ان افعال معتل العین میں ان کو ضمائرِ متحرکہ(ا) کی طرف اسناد کرتے وقت مزید کئی تغیرات ہوتے ہیں جو یہ ہیں :

(ا) ضمائرِ متحرکہ ان ضمائر کو کہتے ہیں جن پر حرکت ہو جیسے : تَ ,ُ، نَ ، اور ضمائرِ ساکنہ ان کو جن پر حرکت نہ ہو بلکہ سکون ہو جیسے : ذَهَبُوْا میں واو.

ماضی میں سوائے ذَهَبَ، ذَهَبُوْا اور ذَهَبَتْ کے تمام ضمائر متحرک ہیں جبکہ مضارع میں تَذْهَبْنَ اور يَذْهَبنَ کے نَ کے علاوہ باقی سب ساکن ہیں.

فعل ماضی میں :

(الف) اگر یہ فعل أجوف ماضی میں مفتوح العین اور مضارع میں مضموم العین ہو تو ضمائرِ متحرکہ کی طرف اسناد کرتے وقت اس کا پہلا حرف مضموم ہو جائیگا۔ جیسے :

قُلْنَ، قُلْتَ، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا

دیگر صیغوں میں فاء کی اصلی حرکت (فتحہ) باقی رہتی ہے۔ جیسے : قَالَ، قَالَتْ، قَالُوْا.

بقیہ حالات میں پہلا حرف مکسور ہوگا۔ جیسے :

سِرنَ، سِرْتَ، سِرْتِ، سِرْتُنَّ، سِرْتُ، سِرْنَا

نِمْنَ، نِمْتَ، نِمْتِ، نِمْتُنَّ، نِمْتُ، نِمْنَا.

(ب)دوسرا حرف حذف ہو جائیگا جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے

فعل مضارع مرفوع میں :

ضمائرِ متحرکہ کی طرف اسناد کے وقت اس کا دوسرا حرف حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

يَقُلْنَ، تَقُلْنَ

يَسِرْنَ، تَسِرْنَ

يَنَمْنَ، تَنَمْنَ

فعل مضارع مجزوم میں :

مضارع مرفوع کے دو صیغوں کے ساتھ ان مزید چار صیغوں میں بھی دوسرا حرف حذف ہوجائیگا۔

جیسے :

يَفْعَلُ :	لَمْ يَقُلْ	لَمْ يَسِرْ	لَمْ يَنَمْ
تَفْعَلُ :	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَسِرْ	لَمْ تَنَمْ
أَفْعَلُ :	لَمْ أَقُلْ	لَمْ أَسِرْ	لَمْ أَنَمْ
نَفْعَلُ :	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَسِرْ	لَمْ نَنَمْ

یہ حذف التقاء الساکنین کی وجہ سے کیا گیا کیونکہ

لَمْ يَقُلْ اصل میں لَمْ يَقُوْلْ تھا دو ساکن وْ اور لْ جمع ہوگئے اس لئے حرفِ علت حذف کر دیا گیا، اسی طرح لَمْ يَسِرِ اصل میں لَمْ يَسِيْرْ تھا يْ اور رْ دو ساکن جمع ہوئے تو حرفِ علت حذف کر دیا گیا، اسی طرح لَمْ يَنَمْ اصل میں لَمْ يَنَاْمْ تھا اْ اور مْ دو ساکن جمع ہوگئے تو حرفِ علت حذف کردیا گیا.

فعل اَمر میں :

(الف) ضمیرِ مستتر اور ضمائر متحرکہ کی طرف اسناد کے وقت دوسرا حرف حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

قُلْ قُلْنَ.

سِرْ سِرْنَ.

نَمْ نَمْنَ.

(ب) چونکہ پہلا حرف متحرک ہے اس لئے همزة الوصل کی ضرورت نہیں، تَقُوْلُ سے ت اور ل کا ضمہ حذف کرنے کے بعد قُوْلْ ہوگیا، پھر التقاء الساکنین کی وجہ سے و کو حذف کرنے کے بعد قُلْ ہوگیا.

اسی طرح تَسِيْرُ سے سِيْرْ پھر سِرْ بنایا گیا.

اور تَنَامُ سے نَاْمْ پھر نَمْ کر دیا گیا.

۲۔ وَاللهِ لَقَدْ كِدتُّ أَمُوْتُ " اللہ کی قسم میں مرنے کے قریب تھا "

قسم کے بعد ماضی مثبت کے ساتھ تاکید کے لئے لَقَدْ لایا جاتا ہے جبکہ ماضی منفی میں تاکید کی ضرورت نہیں۔ مزید مثالیں یہ ہیں:

وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي السُّوْقِ اللہ کی قسم میں نے اسے بازار میں دیکھا

وَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ

اللہ کی قسم میں نے یہ خبر بہت سے لوگوں سے سنی ہے.

جبکہ ماضی منفی میں تاکید کی ضرورت نہیں۔ جیسے :

وَاللهِ مَا أَكَلْتُ شَيْئًا — اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں کھایا.

وَاللهِ مَا كَتَبْتُ هَذَا — اللہ کی قسم یہ میں نے نہیں لکھا .

نوٹ :- وَاللهِ میں و حرفِ جر ہے اس لئے اسکے بعد والا اسم مجرور ہے.

۳۔ ظَنَنْتُهُ دَفْتَرِيْ " میں نے اسے اپنی کاپی سمجھا "

فعل ظَنَّ دومفعول چاہتا ہے اور دونوں منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے :

اَلْجَوُّ جَمِيْلٌ — موسم خوشگوار ہے — أَظُنُّ الْجَوَّ جَمِيْلًا — میرا خیال ہے کہ موسم خوشگوار ہے

اَلْبَابُ مُغْلَقٌ — دروازہ بند ہے — أَظُنُّ الْبَابَ مُغْلَقًا — میرا خیال ہے کہ دروازہ بند ہے

اَلْاِمْتِحَانُ بَعِيْدٌ — امتحان دور ہے — أَظُنُّ الْاِمْتِحَانَ بَعِيْدًا — میرا خیال ہے کہ امتحان دور ہے

أَنْتَ طَبِيْبٌ — تو ڈاکٹر ہے — أَظُنُّكَ طَبِيْبًا — میرا خیال ہے کہ تو ڈاکٹر ہے

ہم اسے ایسے بھی کہہ سکتے ہیں: اَلْجَوُّ جَمِيْلٌ — أَظُنُّ أَنَّ الْجَوَّ جَمِيْلٌ

۴۔ اِجْلِسْ حَيْثُ تَشَاءُ — جہاں چاہے بیٹھ جا

نوٹ :- يَجِيْءُ میں ہمزہ (ء) ي کے بعد لکھی جاتی ہے اس لئے کہ دونوں پڑھے جاتے ہیں جبکہ لَمْ يَجِئْ میں چونکہ صرف ہمزہ پڑھی جاتی ہے اس لئے وہ ی پر لکھی جاتی ہے اور ی اس کے لئے کرسی کی حیثیت رکھتی ہے.

۵۔ شَفَاكَ اللهُ شِفَاءً كَامِلًا — اللہ تجھے پوری طرح شفا عطا فرمائے.

۶۔ لَايَنْبَغِيْ — نہیں چاہئے، مناسب نہیں ہے

لَايَنْبَغِيْ لِلطَّالِبِ أَنْ يَغِيْبَ — طالب علم کیلئے مناسب نہیں کہ وہ غیر حاضر ہو.

لَايَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَقُوْلَ هَذَا — تجھے ایسا نہیں کہنا چاہئے.

۷۔ فعل مَاتَ دو بابوں سے آتا ہے

(الف) نَامَ يَنَامُ کی طرح ماضی مکسور العین اور مضارع مَفْتوح العین آتا ہے۔ جیسے : مَاتَ

يَمَاتُ اس صورت میں ماضی کا پہلا حرف متحرک ضمائر کی طرف اسناد کی صورت میں مکسور ہوگا جیسے : مِتُّ، مِتْنَا۔ قرآن مجید میں مِتُّ نو بار آیا ہے۔

(ب) قَالَ يَقُوْلُ کی طرح ماضی مفتوح العین اور مضارع مضموم العین جیسے : مَاتَ يَمُوْتُ اس صورت میں ضمائر متحرکہ کی طرف اسناد کے وقت پہلا حرف مضموم ہوگا۔ جیسے : مُتُّ، مُتْنَا قرآن کریم میں مُتُّ دو بار آیا ہے جبکہ مضارع قرآن مجید میں صرف يَمُوْتُ استعمال ہوا ہے۔

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
۲۔ فعل معتل العین کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے :
۳۔ آنے والے جملوں پر غور کیجئے :
۴۔ قَامَ، زَارَ اور كَانَ سے ماضی کی گردان لکھئے :
۵۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
۶۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
۷۔ قَامَ اور طَافَ سے مضارع کی گردان لکھئے :
۸۔ آنے والے جملے پڑھئے :
۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
۱۰۔ آنے والے افعال پر لَمْ داخل کیجئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگائیے :
۱۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب لَمْ استعمال کرتے ہوئے نفی میں دیجئے :
۱۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۳۔ آنے والے افعال سے أمر بنایئے :

۱۴۔ آنے والے جملے پڑھیے :

۱۵۔ غور کیجئے :

۱۶۔ آنے والے افعال پر لا الناھیه داخل کیجئے :

۱۷۔ آنے والی مثالیں پڑھیے :

۱۸۔ آنے والی جملوں پر غور کیجئے :

۱۹۔ جَاءَ اور سَارَ سے ماضی کی گردان کیجئے :

۲۰۔ آنے والی مثالیں پڑھیے :

۲۱۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۲۲۔ سَارَ اور عَاشَ سے مضارع کی گردان کیجئے :

۲۳۔ آنے والی مثالیں پڑھیے :

۲۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۲۵۔ آنے والی مثالیں پڑھیے :

۲۶۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۲۷۔ خَافَ اور کَادَ سے ماضی کی گردان کیجئے :

۲۸۔ آنے والے جملے پڑھیے :

۲۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۳۰۔ خَافَ اور شَاءَ سے مضارع کی گردان لکھیے :

۳۱۔ آنے والے جملے پڑھیے :

۳۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۳۳۔ آنے والے جملے پڑھیے :

۳۴۔ آنے والے کلمات پڑھیے اور آخری حرف پر حرکت لگا کر لکھیے :

الفاظ کے معانی

قَالَ يَقُوْلُ (ن) : کہنا — زَارَ يَزُوْرُ (ن) : زیارت کرنا

كَانَ يَكُوْنُ (ن) : ہونا — قَامَ يَقُوْمُ (ن) : کھڑا ہونا

ذَاقَ يَذُوْقُ (ن) : چکھنا — طَافَ يَطُوْفُ (ن) : طواف کرنا، گھومنا

صَامَ يَصُوْمُ (ن) : روزہ رکھنا — دَارَ يَدُوْرُ (ن) : گھومنا

تَابَ يَتُوْبُ (ن) : توبہ کرنا — بَالَ يَبُوْلُ (ن) : پیشاب کرنا

جَاءَ يَجِيْءُ (ض) : آنا — بَاعَ يَبِيْعُ (ض) : فروخت کرنا

سَارَ يَسِيْرُ (ض) : چلنا

عَاشَ يَعِيْشُ (ض) : زندہ رہنا، جینا، زندگی گذارنا — غَدَاءٌ : دوپہر کا کھانا

كَالَ يَكِيْلُ (ض) : ناپنا — نَامَ يَنَامُ (س) : سونا

خَافَ يَخَافُ (س) : ڈرنا — كَادَ يَكَادُ (س) : (کسی چیز کے کرنے سے) قریب ہونا

لَا يَزَالُ يَدْرُسُ : وہ اب تک پڑھ رہا ہے — غَلَبَ يَغْلِبُ (ض) : غالب آنا

كَذَبَ يَكْذِبُ (ض) : جھوٹ بولنا — كَامِلٌ : مکمل

مِلْحٌ : نمک — عَدَسٌ : دال

قِطَارٌ : ریل — مُنْتَصَفُ اللَّيْلِ : نصف شب

صُدَاعٌ : سر درد — زَيْتٌ : تیل

بَقَّالٌ : کرانہ فروش — بُخَارٌ : بھاپ

مَشْغُوْلٌ : مصروف — جُبْنَةٌ : پنیر

بَيْضَةٌ ج بَيْضٌ : انڈا — فَاكِهَانِيٌّ : میوہ فروش

دَقِيْقٌ : آٹا — غَابَةٌ : جنگل

اٹھائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ **فعل ناقص** : یعنی وہ فعل جس کا آخری حرف و یا ي ہو۔ جیسے :

دَعَا يَدْعُوْ، بَكَى يَبْكِيْ، نَسِيَ يَنْسَى

فعل ناقص میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں :

فعل ماضی میں :

(الف) و اور ي دونوں الف پڑھے جاتے ہیں۔ و الف لکھا جاتا ہے اور ي ي ہی لکھی جاتی ہے۔ جیسے :

دَعَا اس نے دعا کی، اس نے دعوت دی (بلایا) اصل میں دَعَوَ ہے

بَكَى وہ رویا اصل میں بَكَيَ ہے

اگر دوسرا حرف مکسور ہے تو ي کو ي پڑھیں گے۔ جیسے :

نَسِيَ وہ بھول گیا بَقِيَ وہ باقی رہا، بچ گیا

(ب) اگر فعل کی اسناد ضمیر جمع مذکر غائب کی طرف کی جائے تو تیسرا حرف حذف ہو جائے گا۔ جیسے :

دَعَوْا انہوں نے دعوت دی اصل میں دَعَوُوْا ہے

بَكَوْا وہ روئے اصل میں بَكَيُوْا ہے

نَسُوْا وہ بھول گئے اصل میں نَسِيُوْا ہے

نوٹ :- نَسُوْا کے دوسرے حرف پر ضمہ ہے یہ اصل میں کسرہ تھا عربی میں واو سے پہلے کسرہ نہیں آسکتا اس لئے اس کسرہ کو ضمہ سے بدل دیا گیا.

(ج) اگر فعل کی اسناد واحد مؤنث غائب کی طرف کی جائے تو اس صورت میں بھی تیسرا حرف التقاء الساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گا۔ جیسے :

دَعَتْ اس نے بلایا اصل میں دَعَاتْ ہے

بَکَتْ وہ روئی اصل میں بَکَاتْ ہے

اگر دوسرا حرف مکسور ہو تو ي حذف نہیں ہوگی۔ جیسے :

نَسِيَتْ وہ بھول گئی بَقِيَتْ وہ باقی رہ گئی، وہ بچ گئی

(د) اگر اسناد ضمائر متحرکہ کی طرف کی جائے تو تیسرا حرف (و اور ي) دونوں اپنی اصل حالت میں لوٹ آتے ہیں۔ جیسے :

دَعَوْنَ ، دَعَوْتَ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا

ي کی مثالیں یہ ہیں:

بَکَيْنَ، بَکَيْتَ، بَکَيْتُمْ، بَکَيْتِ، بَکَيْتُنَّ، بَکَيْتُ، بَکَيْنَا.

فعل مضارع مرفوع میں :

(الف) چار صیغوں میں آخری حرف کا ضمہ حذف ہو جائے گا۔ جیسے :

يَدْعُوْ، تَدْعُوْ، أَدْعُوْ، نَدْعُوْ

يَبْكِيْ، تَبْكِيْ، أَبْكِيْ، نَبْكِيْ.

يَنْسَى، تَنْسَى، أَنْسَى، نَنْسَى.

يَدْعُوْ اصل میں يَكْتُبُ کی طرح يَدْعُوُ، يَبْكِيْ اصل میں يَجْلِسُ کی طرح يَبْكِيُ اور يَنْسَى يَفْتَحُ کی طرح يَنْسَيُ تھے.

(ب) ضمیر جمع مذکر غائب کی طرف اسناد کی حالت میں تیسرا حرف حذف ہو جائے گا۔

جیسے : يَدْعُوْنَ انہوں نے دعوت دی، یہ يَكْتُبُوْنَ کی طرح اصل میں يَدْعُوُوْنَ تھا.

نوٹ :- اَلرِّجَالُ یَدْعُوْنَ اور اَلنِّسَاءُ یَدْعُوْنَ دونوں ایک جیسے (ہم وزن) ہیں لیکن اَلرِّجَالُ یَدْعُوْنَ میں فعل یَدْعُوْنَ یَدْعُوُوْنَ سے بنا ہے جبکہ اَلنِّسَاءُ یَدْعُوْنَ میں اپنی اصلی حالت پر ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے یہ یَکْتُبْنَ کی طرح یَفْعُلْنَ کے وزن پر ہے.

یَبْکُوْنَ اصل میں یَبْکِیُوْنَ تھا، تیسرا حرف حذف کر دیا گیا پھر چونکہ و سے پہلے کسرہ نہیں آسکتا اس لئے اس کو ضمہ سے بدل دیا گیا.

یَنْسَوْنَ وہ بھول گئے میں دوسرے حرف اصلی (س) پر فتحہ ہے اس لئے کہ وہ اصل میں یَنْسَیُوْنَ تھا، تیسرا حرف اصلی (ي) اپنی حرکت کے ساتھ حذف کردیا گیا تو یَنْسَوْنَ ہوگیا.

(ج) ضمیر واحد مؤنث کی طرف اسناد کی حالت میں بھی تیسرا حرفِ اصلی حذف ہو جائیگا۔ جیسے : تَدْعِیْنَ " تو بلاتی ہے" اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا و کو اس کی حرکت کے ساتھ حذف کر دینے کے بعد تَدْعُیْنَ ہوگیا، عربی میں چونکہ ي سے پہلے ضمہ نہیں آسکتا اس لئے اس کو کسرہ سے بدل دیا گیا.

نوٹ :- أَنْتِ تَبْکِیْنَ "تو رو رہی ہے" اور أَنْتُنَّ تَبْکِیْنَ "تم سب رو رہی ہو" واحد اور جمع دونوں کے صیغے ہم وزن ہیں اس لئے کہ واحد کا صیغہ تَبْکِیْنَ تَجْلِسِیْنَ کی طرح اصل میں تَبْکِیِیْنَ تھا تیسرے حرفِ اصلی کوحذف کردینے کے بعد تَبْکِیْنَ ہوگیا جبکہ جمع تَبْکِیْنَ اپنی اصلی حالت میں تَفْعِلْنَ کے وزن پرہے اور تَجْلِسْنَ کی طرح اس میں بھی ي حرفِ اصلی ہے.

تَنْسَیْنَ " تو بھولتی ہے" میں دوسرے حرفِ اصلی پر فتحہ ہے اس لئے کہ وہ اصل میں تَنْسَیِیْنَ تھا، تیسرے حرفِ اصلی ي کو اس کی حرکت سمیت حذف کر دینے کے بعد تَنْسَیْنَ ہوگیا.

فعل مضارع منصوب میں :

واو اور ي پر ختم ہونے والے صیغوں کے آخر میں فتحہ پڑھا جائے گا اور الف پر ختم ہونے والے کے آخر میں نہیں۔ جیسے :

لَنْ یَدْعُوَ

لَنْ یَبْکِیَ

جبکہ لَنْ یَنْسَی میں فتحہ نہیں پڑھا جائیگا.

فعل مضارع مجزوم میں :

تیسرا حرف اصلی حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے :

لَمْ یَدْعُ اس نے دعوت نہیں دی میں تیسرا حرفِ اصلی و حذف ہوگیا ہے

لَمْ یَبْکِ وہ نہیں رویا میں تیسرا حرفِ اصلی ي حذف ہوگیا ہے

لَمْ یَنْسَ وہ نہیں بھولا میں تیسرا حرفِ اصلی الف حذف ہوگیا ہے

فعل اَمر میں :

اس میں بھی تیسرا حرفِ اصلی حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

تَدْعُوْ أُدْعُ

تَبْكِيْ اِبْکِ

تَنْسَی اِنْسَ

۲۔ یَرَی "وہ دیکھتا ہے" اس کا ماضی رَأَی ہے، مضارع میں اس کا دوسرا حرفِ اصلی (ہمزہ) حذف ہوگیا اس طرح یَرَی اصل میں یَرْأَی ہے، یہ بہت زیادہ استعمال ہونے والا فعل ہے اس لئے اس میں یہ تبدیلی ہوئی.

تَرَی تو دیکھتا ہے. أَرَی میں دیکھتا ہوں/ دیکھتی ہوں. نَرَی ہم دیکھتے ہیں.

مضارع مجزوم میں اس کا تیسرا حرفِ اصلی حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

لَمْ یَرَ، لَمْ تَرَ

اس فعل کا اَمر استعمال نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کی جگہ لفظ اُنْظُرْ استعمال کیا جاتا ہے.

۳۔ أَرِ کا معنی ہے دکھا. یہ اَمر ہے اس کی اسناد یوں ہوگی :

أَرِ یَا مُحَمَّدُ أَرُوْا یَا إِخْوَانُ

أَرِيْ یَا آمِنَةُ أَرِیْنَ یَا أَخَوَاتُ

أَرِنِيْ مجھے دکھا أَرِنَا ہمیں دکھا أَرِهِ اسے دکھا.

اس کا ماضی اور مضارع اِن شاء اللہ ہم بعد میں پڑھیں گے.

۴۔ لَمْ أُكْوِهِ بَعْدُ میں نے اب تک اس کی استری نہیں کی

بَعْدُ منفی کے بعد "اب تک" کا معنی دیتا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

لَمْ يَرْجِعْ أَبِيْ بَعْدُ	میرے والد اب تک نہیں لوٹے
لَمْ أَكْتُبْ لَهُ رِسَالَةً بَعْدُ	میں نے اب تک اسے خط نہیں لکھا

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ فعل معتل اللام کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے :

۳۔ مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے مضارع مرفوع، مضارع مجزوم اور اَمر لکھئے :

۴۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۵۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے مضارع مرفوع، مضارع مجزوم اور اَمر لایئے :

۶۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۷۔ آنے والے افعال کو غائبہ(واحد مؤنث غائب) پھر متکلم کی طرف اسناد کیجئے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے :

۸۔ آنے والے سوالوں کا جواب لَمْ استعمال کرتے ہوئے (نفی) میں دیجئے :

۹۔ قوسین میں دیئے گئے افعال پر لا الناھیہ داخل کیجئے پھر ان سے ان کے سامنے والے جملے کی خالی جگہ پُر کیجئے :

۱۰۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۱۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۱۲۔ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی ناقص (جیسے مَشىَ) کی گردان سیکھئے :

۱۳۔ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع ناقص (جیسے يَمْشِي) کی گردان سیکھئے :

۱۴۔ باب ضَرَبَ سے فعل أمر ناقص کی گردان سیکھئے :

۱۵۔ باب سمِعَ سے فعل ماضی ناقص کی گردان سیکھئے :

۱۶۔ باب سمِعَ سے فعل مضارع ناقص کی گردان سیکھئے :

۱۷۔ باب سمِعَ سے فعل أمر ناقص کی گردان سیکھئے :

۱۸۔ باب نَصَرَ سے فعل ماضی ناقص کی گردان سیکھئے :

۱۹۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع ناقص کی گردان سیکھئے :

۲۰۔ باب نَصَرَ سے فعل أمر ناقص کی گردان سیکھئے :

۲۱۔ فعل أرِنِي کا استعمال سیکھئے :

الفاظ کے معانی

كَوَى يَكْوِيْ (ض) : استری کرنا — مَشَى يَمْشِي (ض) : چلنا

جَرَى يَجْرِيْ (ض) : دوڑنا — أَتَى يَأْتِيْ (ض) : آنا

رَمَى يَرْمِيْ (ض) : پھینکنا، تیر اندازی کرنا — بَكَى يَبْكِيْ (ض) : رونا

بَنَى يَبْنِيْ (ض) : عمارت بنانا، تعمیر کرنا — سَقَى يَسْقِيْ (ض) : پلانا

طَوَى يَطْوِيْ (ض) : لپیٹنا، تہہ کرنا — شَكَا يَشْكُوْ (ن) : شکایت کرنا

هَدَى يَهْدِيْ (ض) : رہنمائی کرنا، راستہ بتانا — مَحَا يَمْحُوْ (ن) : مٹانا

دَعَا يَدْعُوْ (ن) : بلانا، دعوت دینا — تَلَا يَتْلُوْ (ن) : تلاوت کرنا

عَفَا يَعْفُوْ (ن) : معاف کرنا — نَسِيَ يَنْسَى (س) : بھولنا

خَشِيَ يَخْشَى (س) : ڈرنا — بَقِيَ يَبْقَى (س) : بچنا، باقی رہنا

تَبِعَ يَتْبَعُ (س) : پیروی کرنا — وَقَعَ يَقَعُ (ف) : گرنا، واقع ہونا

تَحْقِيْقٌ	: تحقیق	قُمَامَةٌ	: کوڑا
نَهَارٌ	: دن	يَمِيْنٌ	: داہنا ہاتھ
يَسَارٌ	: بایاں ہاتھ	تَنَاوُلٌ	: لینا، کھانا
إِلٰهٌ	: معبود	قَوْمٌ	: قوم
لَيْلٌ	: رات	تُرَابٌ	: مٹی
أَهْلٌ	: والے، لوگ	مُمَزَّقٌ	: پھٹا ہوا
هَدِيَّةٌ	: تحفہ	أَصْحَابٌ	: والے، لوگ

انتیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ **مُضَعَّفْ** ایسے فعل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا اور تیسرا حرف ایک جیسا ہو۔ جیسے :

حَجَّ، مَرَّ، شَمَّ

حَجَّ اصل میں حَجَجَ ہے اس کا دوسرا اور تیسرا حرف جیم ہے.

فعلِ مُضَعَّف میں ہونے والے تغیرات :

فعل ماضی میں :

ضمیر ساکن کی طرف اسناد کی حالت میں دوسرے حرفِ اصلی کی حرکت حذف ہوجاتی ہے۔ جیسے :

حجَّ حَجُّوْا حَجَّتْ

اور ضمائرِ متحرکہ کی طرف اسناد کی حالت میں یہ حرکت واپس آجاتی ہے۔جیسے :

حَجَجْنَ حَجَجْتَ حَجَجْتُمْ حَجَجْتِ حَجَجْتُنَّ حَجَجْتُ حَجَجْنَا

فعل مضارع مرفوع میں :

ضمیر ساکن کی طرف اسناد کے وقت دوسرے حرفِ اصلی کی حرکت حذف ہوجاتی ہے۔ جیسے :

يَحْجُجُ سے يَحُجُّ اور تَحْجُجُ سے تَحُجُّ

یہ حرکت ضمائرِ متحرکہ کی طرف اسناد کی صورت میں واپس آجاتی ہے۔جیسے :

يَحْجُجْنَ تَحْجُجْنَ

فعل مضارع مجزوم میں :

چار صیغوں لَمْ يَحُجَّ، لَمْ تَحُجَّ، لَمْ أَحُجَّ اور لَمْ نَحُجَّ میں التقاء الساکنین ہے اس لئے کہ دوسرا اور تیسرا دونوں حروف ساکن ہیں اور دونوں صحیح ہیں اس لئے کسی ایک کو حذف بھی نہیں کیا جا سکتا چنانچہ التقاءالساکنین سے بچنے کے لئے تیسرے حرفِ اصلی کو فتحہ دیا جاتا ہے۔

بقیہ صیغوں میں التقاء الساکنین نہیں ہے۔ جیسے :

لَمْ يَحُجُّوْا   لَمْ تَحُجِّيْ

فعل اَمر میں :

تَحُجُّ سے ت اور آخر کا ضمہ حذف کر دینے کے بعد حُجّ باقی رہتا ہے التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے تیسرے حرف اصلی کو فتحہ دیا گیا تو حُجَّ ہوگیا چونکہ پہلا حرف متحرک ہے اس لئے ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں۔

اگر فعل مضعف ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو جیسے: شَمَّ اور مَسَّ تو ضمیر متحرک کی طرف اسناد کی حالت میں دوسرے حرفِ اصلی کا کسرہ ظاہر ہوگا۔ جیسے : شَمِمْتُ شَمِمْتَ وغیرہ۔ اس کا مضارع يَشَمُّ اور اَمر شَمَّ ہے

نوٹ :۔ اَمر ماضی کے مشابہ ہے۔

۲۔ لَمَّا

اکیسویں سبق میں ہم نے لَمْ اور لَمَّا پڑھا اور دیکھا کہ مثلاً لَمَّا يَرْجِعْ کا معنی ہے وہ ابتک نہیں لوٹا یہاں ہم لَمَّا کی ایک دوسری قسم پڑھیں گے جسکا معنی ہے "جب" جیسے :

لَمَّا سَمِعْتُ الْجَرَسَ دَخَلْتُ الْفَصْلَ   جب میں نے گھنٹی سنی درجہ میں داخل ہوگیا

لَمَّا ذَهَبْتُ إِلَى مَكَّةَ زُرْتُ صَدِيْقِيْ   جب میں مکہ گیا تو اپنے دوست سے ملاقات کی

یہ لَمَّا صرف ماضی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، مضارع کیساتھ اس کی جگہ عِنْدَمَا استعمال ہوگا جیسے :

عِنْدَمَا أَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَجْلِسُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ

میں جب کبھی مسجد جاتا ہوں تو پہلی صف میں بیٹھتا ہوں

۳۔ قَطُّ، أَبَدًا یہ دونوں لفظ فعل نفی کی تاکید کے لئے آتے ہیں، قَطُّ ماضی کی نفی کرتا ہے اور أَبَدًا مستقبل کی۔ جیسے :

لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ قَطُّ   میں نے اسے کبھی نہیں لکھا

لَنْ أَكْتُبَ إِلَيْهِ قَطُّ   میں اسے کبھی نہیں لکھوں گا

لفظ قَطُّ مبنی ہے اور اس کا آخری حرف ہمیشہ اسی حالت میں رہتا ہے

۴۔ لَا وَ شُكْرًا   نہیں، شکریہ

و کے بغیر صرف لَا شُكْرًا کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ شکر کی نفی کرتا ہے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ فعل مضعَّف کی مثالیں ملاحظہ کیجئے :

۳۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۴۔ مثال میں بتائے گئے طریقے پر آنے والے افعال کی اسناد متکلم کی طرف کیجئے :

۵۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے فعل اَمر بنایئے :

۶۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۷۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۸۔ آنے والے سوالوں کا جواب لَمْ کے ذریعہ (نفی میں) دیجئے :

۹۔ ہر جملے کے سامنے قوسین میں دیئے گئے فعل پر لَا النَّاهِيه داخل کیجئے اور اس کے ذریعہ خالی جگہ کو پُر کیجئے :

۱۰۔ عَدَّ سے فعل ماضی کی گردان کیجئے :

۱۱۔ عَدَّ سے فعل مضارع کی گردان کیجئے :

۱۲۔ عَدَّ سے فعل اَمر کی گردان کیجئے :

۱۳۔ قَطُّ اور أَبَدًا کے استعمال پر غور کیجئے :

۱۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

حَجَّ یَحُجُّ (ن) : حج کرنا

ظَنَّ یَظُنُّ (ن) : گمان کرنا، خیال کرنا

جَرَّ یَجُرُّ (ن) : کھینچنا

مَرَّ یَمُرُّ (ن) : گذرنا

شَمَّ یَشَمُّ (س) : سونگھنا

دَفَعَ یَدْفَعُ (ف) : دھکیلنا

حَزِنَ یَحْزَنُ (س) : غمگین ہونا، غم کرنا

کَفٌّ : پنجہ

غَافِلٌ : غافل

رَائِحَةٌ : بو

لَیِّنٌ : نرم

هُنَیْهَةٌ : ذرا سی دیر

طَیِّبٌ : اچھا، بہتر

عَدَّ یَعُدُّ (ن) : شمار کرنا، گننا

سَبَّ یَسُبُّ (ن) : گالی دینا

صَبَّ یَصُبُّ (ن) : انڈیلنا

سَدَّ یَسُدُّ (ن) : بند کرنا

مَسَّ یَمَسُّ (س) : چھونا

مَرِضَ یَمْرَضُ (س) : بیمار ہونا

مَرَّةٌ : ایک مرتبہ

مَزِیْدٌ : مزید

دِیْبَاجٌ : ریشم کی ایک قسم

کَرِیْهٌ : نا پسندیدہ، ناگوار

نُسْخَةٌ : نسخہ، کاپی

بَالُوعَةٌ : نالی کا منہ

تیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ فعل کی اسناد ضمیر مثنی (تثنیہ) کی طرف :

فعل ماضی میں :

مذکر غائب	:	اَلرَّجُلُ ذَهَبَ	اَلرَّجُلَان ذَهَبَا
مؤنث غائب	:	اَلطَّالِبَةُ ذَهَبَتْ	اَلطَّالِبَتَان ذَهَبَتَا(ا)
مذکر مخاطب	:	أَنْتَ ذَهَبْتَ	أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا
مؤنث مخاطب	:	أَنْتِ ذَهَبْتِ	أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا

نوٹ :-

ا :- مخاطب میں مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ ہے.

۲ :- متکلم میں مثنی کا صیغہ نہیں ہے، جمع ہی مثنی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے.

فعل مضارع مرفوع میں :

مذکر غائب	:	اَلطَّالِبُ يَذْهَبُ	اَلطَّالِبَان يَذْهَبَا ن
مؤنث غائب	:	اَلطَّالِبَةُ تَذْهَبُ	اَلطَّالِبَتَان تَذْهَبَان
مذکر مخاطب	:	أَنْتَ تَذْهَبُ	أَنْتُمَا تَذْهَبَان
مؤنث مخاطب	:	أَنْتِ تَذْهَبِيْنَ	أَنْتُمَا تَذْهَبَان

ا۔ یہ ضمائرِ ساکنہ ہیں اور ذَهَبْتُمَا میں ضمیر متحرک.

نوٹ :- مخاطب میں مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ ہے

فعل مضارع منصوب اور مجزوم میں :

مضارع مجزوم اور منصوب دونوں میں یکساں صیغے ہوتے ہیں، دونوں میں نون حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے :

مضارع منصوب	مضارع مجزوم
يُرِيْدُ الطَّالِبَانِ أَنْ يَذْهَبَا	اَلطَّالِبَانِ لَمْ يَذْهَبَا
تُرِيْدُ الطَّالِبَتَانِ أَنْ تَذْهَبَا	اَلطَّالِبَتَانِ لَمْ تَذْهَبَا
أَ تُرِيْدَانِ أَنْ تَذْهَبَا يَا أَخَوَانِ؟	أَلَمْ تَذْهَبَا يَاأَخَوَانِ؟
أَتُرِيْدَانِ أَنْ تَذْهَبَا يَا أُخْتَانِ ؟	أَلَمْ تَذْهَبَا يَا أُخْتَانِ ؟

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ يَذْهَبُوْنَ ، تَذْهَبُوْنَ اور تَذْهَبِيْنَ کا نون مضارع منصوب اور مجزوم میں حذف ہوجاتاہے یہاں ہم پڑھیں گے کہ يَذْهَبَانِ اور تَذْهَبَانِ بھی ایسے ہی ہیں، مضارع کے ان پانچ صیغوں کو اَلْأَفْعَالُ الْخَمْسَةُ کہتے ہیں، ان کا نون مرفوع میں باقی رہتا ہے اور منصوب اور مجزوم میں حذف ہو جاتا ہے.

فعل أمر میں :

مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ ہے۔ جیسے :

إِذْهَبَا يَا أَخَوَانِ   إِذْهَبَا يَا أُخْتَانِ

مثنی کے ضمائر یہ ہیں :

(الف) ضمائرِ رفع :

غائب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے   هُمَا

مخاطب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے   أَنْتُمَا

متکلم : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے   نَحْنُ

یہ ضمائر رفع منفصلہ ہیں، ضمائرِ متصلہ وہ ہیں جو ماضی ، مضارع اور أمر میں گذریں۔ جیسے :

"الف" ذَهَبَا، ذَهَبَتَا، يَذْهَبَانِ اور تَذْهَبَانِ میں اور تُمَا ذَهَبْتُمَا میں.

(ب) ضمائرِ جر :

غائب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے هُمَا جیسے کہ أَبُوْهُمَا میں ہے.

مخاطب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے کُمَا جیسے کہ أَبُوْكُمَا میں ہے .

متکلم : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے نَا جیسے کہ أَبُوْنَا میں ہے.

(ج) ضمائرِ نصب :

غائب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے هُمَا جیسے کہ رَأَيْتُهُمَا میں ہے.

مخاطب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے کُمَا جیسے کہ رَأَيْتُكُمَا میں ہے

متکلم : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے نَا جیسے کہ رَآنَا میں ہے

۲۔ مَا أَسْمَاؤُكُمَا ؟ تم دونوں کے نام کیا ہیں؟

نوٹ :- اس مثال میں مثنی اِسْمَانِ کی جگہ أَسْمَاء (جمع) استعمال کیا گیا۔ جو چیزیں معروف ہیں کہ ایک ہی ہے وہ مثنی کے لئے جمع بولی جاتی ہیں۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

اِغْسِلَا وُجُوْهَكُمَا — تم دونوں اپنے چہرے دھو لو

حَلَقَ الْوَلَدَانِ رُؤُوْسَهُمَا — دونوں بچوں نے اپنے سر منڈوائے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ ذَهَبَ کی مناسب ضمائر کی طرف اسناد کر کے اس سے خالی جگہیں پُر کیجئے :

۳۔ ذَهَبَ کے مضارع کی مناسب ضمائر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہیں پُر کیجئے :

۴۔ ذَهَبَ کے اَمر کی مناسب ضمائر کی طرف اسناد کر کے اس سے خالی جگہیں پُر کیجئے :

۵۔ قوسین میں دئے گئے الفاظ میں ضروری تبدیلی کے بعد ان سے خالی جگہیں پر کیجئے :

٦۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمائر سے پُر کیجئے :
۷۔ تثنیہ استعمال کرتے ہوئے آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
۸۔ افعالِ خمسہ کا اعراب سیکھئے :

الفاظ کے معانی

تَوْءَمَانِ : دو جڑواں بچے
خُطُوْطٌ جَوِيَّةٌ : فضائی کمپنی (ایئر لائنس)
مَكْتَبُ خُطُوْطٍ جَوِيَّةٍ : ایئر لائنس کا دفتر
صِغَرٌ : چھوٹا
كُتُبٌ مُقَرَّرَةٌ : نصابی کتابیں
وَفَّقَكَ اللّٰهُ : اللہ تمہیں توفیق دے

شَبَهٌ : مشابہت
مَعْهَدٌ : انسٹی ٹیوٹ
أُخْرَيَانِ : أُخْرَى کا تثنیہ
حِصَّةٌ : گھنٹی، پیریڈ
عِيَادَةٌ : بیمار پُرسی، عیادت

اکتیسواں سبق

اس سبق میں ہم صفت پڑھیں گے، صفت کو عربی میں اَلنَّعْتُ کہتے ہیں اور جس چیز کی صفت بیان کی جائے یعنی موصوف کو اَلْمَنْعُوْتُ کہتے ہیں.

اردو میں صفت پہلے آتی ہے جیسے : لال کتاب، نیا قلم، مسلمان شخص لیکن عربی میں منعوت (موصوف) پہلے آتا ہے اور نعت (صفت) اس کے بعد.

صفت اور موصوف میں چار چیزوں میں مطابقت (یکسانیت) ضروری ہے

(الف)معرفہ اور نکرہ ہونا : جیسے :

هَذَا كِتَابٌ جَدِيْدٌ   هَذَا الْكِتَابُ الْجَدِيْدُ سَهْلٌ

(ب) اعراب : جیسے :

مرفوع : اَلْمُدَرِّسُ الْجَدِيْدُ فِي الْفَصْلِ	نیا مدرس درجہ میں ہے
منصوب : سَأَلْتُ الْمُدَرِّسَ الْجَدِيْدَ	میں نے نئے مدرس سے پوچھا
مجرور : أَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنَ الْمُدَرِّسِ الْجَدِيْدِ	میں نے نئے مدرس سے کتاب لی

(ج)عدد یعنی واحد، مثنی اور جمع ہونے میں : جیسے :

واحد : لِيْ أَخٌ كَبِيْرٌ	میرا ایک بڑا بھائی ہے
مثنی : بِلَالٌ لَهُ أَخَوَانِ كَبِيْرَانِ	بلال کے دو بڑے بھائی ہیں
جمع : حَامِدٌ لَهُ إِخْوَةٌ كِبَارٌ	حامد کے کئی بڑے بھائی ہیں

(د)جنس یعنی مذکر اور مؤنث ہونے میں : جیسے :

لِيْ أَخٌ كَبِيْرٌ وَ أُخْتٌ صَغِيْرَةٌ
میرا ایک بڑا بھائی اور ایک چھوٹی بہن ہے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
۲۔ صفت کے احکام سیکھئے :
۳۔ نَعت کے نیچے ایک اور منعوت کے نیچے دو لکیریں کھینچ کر انہیں متعین کیجئے :
۴۔ مناسب صفت کے ذریعہ خالی جگہیں پُر کیجئے :

الفاظ کے معانی

دَلَّ يَدُلُّ (ن) : رہنمائی کرنا
اَلْمُعْجَمُ الْوَسِيْطُ : ایک عربی لغت (ڈکشنری) کا نام
حيٌّ : محلّہ
بَدَأَ يَبْدَأُ (ف) : شروع ہونا
وَسِيْطٌ : متوسط
اِنْتَهَى يَنْتَهِيْ : ختم ہونا
جَيِّدٌ : خوب، اچھا

کلید

تیسرا حصہ

مؤلف

ڈاکٹر ف. عبد الرحیم

مترجم

الطاف احمد مالانی عمری

فہرستِ مضامین

مقدمۂ مولف

میری کتاب دروس اللغة العربيه کے لئے انگریزی اور دوسری زبانوں میں رہنما کتاب کی ضرورت ایک طویل عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی۔ خدا کا شکر ہے انگریزی کلید فروری ۹۷ میں اور اردو زبان میں کلید برائے حصّہ اول جنوری 2000 میں شائع ہوئی۔ اردو زبان میں کلید برائے حصّہ دوم ستمبر 2000 میں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کلید برائے حصہ سوم اب شائع ہورہی ہے۔ اس حصّہ سوم کی کلید میں ہر سبق کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصّے میں موجود نحوی اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ دوسرے حصّے میں مشقی سوالات کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ اہم الفاظ کے معنی کتاب کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔

توقع ہے کہ بذات خود عربی سیکھنے کے خواہش مند حضرات کے لئے یہ کتاب بہتر معاون ثابت ہوگی۔ اس ضمن میں قارئین کے مشوروں اور ان کے سوالات کے جواب دے کر مجھے خوشی حاصل ہوگی۔ یہ مشورے اور سوالات مجھے اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ، ۷۸/۱۳۸ پرمبور ہائی روڈ، چینئی ۔۱۲ کے توسط سے بھیجے جاسکتے ہیں۔

دکتور ف.عبدالرحیم

چینئی

19-11-2004

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱۔اسم کا اعراب

۲۔فعل کا اعراب

اسم کا اعراب

پہلے اور دوسرے حصہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں اکثر اسماء ''معرب'' ہیں، جملے میں ان کی حالت ان کے آخری حروف کی حرکت کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے جو اگلی تین شکلوں میں ہوتی ہے:

۱) ضمّہ جو حالتِ ''رفع'' میں استعمال ہوتا ہے اور جو اسم اس حالتِ رفع میں ہو ''مَر فوع'' کہلاتا ہے۔

۲) فتحہ، یہ حالتِ ''نصب'' کو بتاتا ہے اور جو اسم اس حالت میں ہو وہ ''منصوب'' کہلاتا ہے۔

۳) کسرہ، یہ حالتِ ''جرّ'' پر دلالت کرتا ہے اور جو اسم اس حالت میں ہو وہ ''مجرور'' ہوتا ہے۔

ان کی مثالیں یہ ہیں:

دَخَلَ الْمُدَرِّسُ　　　استاد داخل ہوئے

اس جملہ میں الْمُدَرِّسُ مرفوع ہے، اس لئے کہ وہ فاعل ہے۔

سأَلْتُ الْمُدَرِّسَ　　　میں نے استاد سے پوچھا

اس جملہ میں الْمُدَرِّسَ منصوب ہے اس لئے کہ وہ مفعول بہ ہے۔

هٰذِهِ سَيَّارَةُ الْمُدَرِّسِ　　　یہ استاد کی کار ہے

یہاں الْمُدَرِّسِ مجرور ہے اس لئے کہ وہ مضاف الیہ ہے۔

یہ علامتیں (ضمہ، فتحہ اور کسرہ) اعراب کی اصلی علامتیں ہیں، ان کے علاوہ کچھ اور علامتیں بھی ہیں جو فرعی

(ثانوی) علامات کہلاتی ہیں جو اسم کی مندرجہ ذیل قسموں میں استعمال ہوتی ہیں:

۱: جمع مؤنث سالم

اس کی ساری علامتیں اصلی ہیں سوائے ایک کسرہ کے جو حالتِ نصب میں فتحہ کے بجائے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

سَأَلَتِ الْمُدِيْرَةُ الْمُدَرِّسَاتِ ہیڈ مسٹریس نے استانیوں سے استفسار کیا اس مثال میں الْـمُـدَرِّسَـاتِ مکسور ہے، مفتوح نہیں، اس لئے کہ یہ جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہے اور اس میں نصب کی علامت بھی جرّ کی علامت کی طرح کسرہ ہے۔ جیسے: رَأَيْتُ السَّيَّارَاتِ میں نے کاریں دیکھیں میں السَّيَّـــارَاتِ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اسی طرح: خَرَجَ النَّاسُ مِنَ السَّيَّارَاتِ لوگ کاروں سے نکلے یہاں السَّيَّارَاتِ حرف جرّ کے بعد آنے کی وجہ سے مجرور ہے، لیکن دونوں مکسور ہیں اس لئے کہ جمع مؤنث سالم کی نصب کی علامت بھی کسرہ ہی ہے۔

۲: الممنوع من الصرف غیر منصرف

غیر منصرف اسماء پر حالتِ جرّ میں کسرہ کے بجائے فتحہ داخل ہوتا ہے، جیسے:

هٰذَا كِتَابُ زَيْنَبَ یہ زینب کی کتاب ہے اس مثال میں زَيْنَبَ مجرور ہونے کے باوجود مفتوح ہے، اس لئے کہ یہ ممنوع من الصرف ہے، یہاں یہ پیشِ نظر رہے کہ ممنوع من الصرف مجرور اور منصوب دونوں حالتوں میں مفتوح ہوتا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں سے واضح ہوتا ہے:

سَأَلْتُ زَيْنَبَ میں نے زینب سے دریافت کیا یہاں زَيْنَبَ منصوب ہونے کی وجہ سے مفتوح ہے۔

ذَهَبْتُ إِلَى زَيْنَبَ میں زینب کے پاس گیا یہاں زَيْنَبَ مجرور ہونے کی وجہ سے مفتوح ہے۔

۳: اسماءِ خمسہ (أب، أخ، حم، فم، ذو)

ان اسماء پر اعراب کی فرعی علامتیں صرف اس وقت داخل ہوتی ہیں جب وہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ یائے متکلم نہ ہو، اس حالت میں ان کی علامتیں حالتِ رفع میں ضمہ کے بجائے واو ، حالتِ نصب میں فتحہ کے بجائے الف اور حالتِ جرّ میں کسرہ کے بجائے یاء ہوتی ہیں، جیسے: مَاذَا قَالَ أَبُوْ بِلَالٍ؟ بلال کے والد نے کیا کہا؟

نوٹ:۔ یہاں أَبُ کے ساتھ واو بھی ہے اس طرح وہ أبو ہوگیا۔

أَعْرِفُ أَبَا بِلَالٍ. میں بلال کے والد کو جانتا ہوں۔

نوٹ:۔ یہاں أَبَ کے ساتھ الف بھی ہے اس طرح وہ أبا ہوگیا۔

ذَهَبْتُ إِلَى أَبِيْ بَلَالٍ. میں بلال کے والد کے پاس گیا۔

نوٹ:۔ یہاں أَبِ کے ساتھ یاء بھی ہے اس طرح وہ أبي ہوا، صرف أَبِ نہیں۔

مضاف الیہ ضمیر بھی ہوسکتا ہے، جیسے:

أَيْنَ ذَهَبَ أَخُوْكَ ؟ تمہارا بھائی کہاں گیا؟

مَارَأَيْتُ أَخَاكَ. میں نے تمہارے بھائی کو نہیں دیکھا۔

مَا اسْمُ أَخِيْكَ ؟ تمہارے بھائی کا نام کیا ہے؟

اگر مضاف الیہ یائے متکلم ہو تو مضاف پر ہمیشہ ایک ہی حرکت رہے گی، جیسے:

يَدْرُسُ أَخِيْ بِالْجَامِعَةِ. میرا بھائی یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔

أَتَعْرِفُ أَخِيْ؟ کیا تم میرے بھائی کو جانتے ہو؟

خُذِ الْعُنْوَانَ مِنْ أَخِيْ. پتہ میرے بھائی سے حاصل کرلو۔

لفظ فَم دو طرح سے استعمال کیا جاسکتا ہے، میم کے ساتھ اور میم کے بغیر، جب وہ میم کے ساتھ استعمال ہوگا تو اس پر اعراب کی اصلی علامتیں ہوں گی، جیسے:

فَمُكَ نَظِيْفٌ. تمہارا منہ صاف ہے۔

اِفْتَحْ فَمَكَ. تم اپنا منہ کھولو۔

مَاذَا فِيْ فَمِكَ؟ تمہارے منہ میں کیا ہے؟

اگر میم حذف کردیا جائے تو اس پر بقیہ اسماءِ خمسہ کی طرح اعراب کی فرعی علامتیں ظاہر ہوں گی، جیسے:

فُوْكَ صَغِيْرٌ. تمہارا منہ چھوٹا ہے۔

اِفْتَحْ فَاكَ. تم اپنا منہ کھولو۔

مَاذَا فِيْ فِيْكَ؟ تمہارے منہ میں کیا ہے؟

ان پانچوں اسماء پر فرعی علامتیں اسی وقت داخل ہوں گی جب وہ مضاف ہوں جیسا کہ گذشتہ مثالوں میں ہے، ورنہ اس پر اعراب کی اصلی علامتیں ہی آئیں گی، جیسے:

هُوَ أَخٌ.	وہ ایک بھائی ہے۔
أَيْنَ الْأَخُ؟	بھائی کہاں ہے؟
رَأَيْتُ أَخًا.	میں نے ایک بھائی کو دیکھا۔
سَأَلْتُ الْأَخَ.	میں نے بھائی سے پوچھا۔
هٰذَا بَيْتُ أَخٍ.	یہ ایک بھائی کا گھر ہے۔
هٰذِهِ سَيَّارَةُ الْأَخِ.	یہ بھائی کی کار ہے۔

۴: جمع مذکر سالم

اس طرح کے اسماء حالتِ رفع میں ..ُ وْنَ اور حالتِ نصب اور جرّ میں ..ِيْنَ پر ختم ہوں گے، جیسے:

دَخَلَ الْمُدَرِّسُوْنَ الْفَصْلَ. اساتذہ کلاس میں داخل ہوئے۔ یہاں الْمُدَرِّسُوْنَ مرفوع ہے۔

مَاسَأَلْتُ الْمُدَرِّسِيْنَ. میں نے اساتذہ سے نہیں پوچھا۔ یہاں الْمُدَرِّسِيْنَ منصوب ہے۔

أَيْنَ غُرْفَةُ الْمُدَرِّسِيْنَ؟ اساتذہ کا کمرہ (Staff Room) کہاں ہے؟ یہاں الْمُدَرِّسِيْن مجرور ہے۔

نوٹ:۔ حالتِ جرّ اور حالتِ نصب دونوں کی علامتیں یکساں ہیں، اضافت کی حالت میں واو نون اور یاء نون کا نون حذف ہوجائے گا، جیسے:

أَيْنَ مُدَرِّسُو الْقُرْآنِ؟	قرآن کریم پڑھانے والے اساتذہ کہاں ہیں؟
أَ رَأَيْتَ مُدَرِّسِي الْقُرْآنِ؟	کیا تم نے قرآن کریم پڑھانے والے اساتذہ کو دیکھا؟

نون کے مزید احکام ان شاء اللہ سبق نمبر ۹ میں آئیں گے۔

۵: المثنی (تثنیہ کا صیغہ)

صیغۂ تثنیہ حالتِ رفع میں " ...َانِ" اور حالتِ جرّ اور نصب میں " ...َيْنِ" پر ختم ہوگا، جیسے:

أَجَاءَ الْمُدَرِّسَانِ الْجَدِيْدَانِ ؟ کیا دونوں نئے اساتذہ آ گئے؟

أَ رَأَيْتَ الْمُدَرِّسَيْنِ الْجَدِيْدَيْنِ؟ کیا تم نے دونوں نئے اساتذہ کو دیکھا؟

حالتِ اضافت میں صیغۂ تثنیہ کا نون بھی حذف ہوجائے گا، جیسے:

أَيْنَ تَدْرُسُ أُخْتَا بِلَالٍ؟ بلال کی دونوں بہنیں کہاں پڑھتی ہیں؟

أَ تَعْرِفِيْنَ أُخْتَيْ بِلَالٍ ؟ کیا تم بلال کی دونوں بہنوں کو جانتی ہو؟

أَ كَتَبْتِ إِلَى أُخْتَيْ بِلَالٍ ؟ کیا تم نے بلال کی دونوں بہنوں کو لکھا؟

نون کے حذف کی مزید تفصیل ان شاء اللہ سبق نمبر ۹ میں آئے گی۔

تقدیری اعراب

ان تین طرح کے اسماء پر اعراب کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتی ہیں:

ا :- المقصور ۲ :-المضاف إلى ياء المتكلم ۳:- المنقوص

أ:-المقصور: ایسے اسماء ہیں جو الف پر ختم ہوں، جیسے: العصا، الفتى، المستشفى

مقصور پر اعراب کی تینوں علامتیں مقدر (پوشیدہ) ہوتی ہیں۔ جیسے:

قَتَلَ الْفَتَى الْأَفْعَى بِالْعَصَا. جوان نے سانپ کو لاٹھی سے مار ڈالا۔

یہاں اَلْفَتَى مرفوع ہے مگر اس پر ضمہ ظاہر نہیں ہے، اَلْأَفْعَى منصوب ہے مگر اس پر فتحہ ظاہر نہیں ہے، اَلْعَصَا مجرور ہے مگر اس پر کسرہ ظاہر نہیں ہے، اس جملہ کا موازنہ اسی کے ہم معنی اس جملہ سے کیجئے: قَتَلَ الْوَلَدُ الْحَيَّةَ بِالْعُوْدِ اس جملہ میں اعراب کی ساری علامتیں ظاہر ہیں۔

ب:-یائے متکلم کی طرف مضاف اسماء جیسے: أُسْتَاذِيْ زَمِيْلِيْ اس طرح کے اسماء پر بھی اعراب کی تینوں علامتیں مقدر رہوتی ہیں، جیسے: دَعَا جَدِّيْ أُسْتَاذِيْ مَعَ زُمَلَائِيْ میرے دادا نے میرے استاذ کو میرے ساتھیوں سمیت مدعو کیا، اس جملہ میں جَدِّي فاعل، أُسْتَاذِي مفعول بہ، اور زُمَلَائِي مضاف الیہ ہے لیکن ان میں سے کسی پر بھی اعراب ظاہر نہیں ہے، اسی کے برعکس: دَعَا جَدُّکَ أُسْتَاذَکَ مَعَ زُمَلَائِکَ تمہارے دادا نے تمہارے استاذ کو تمہارے ساتھیوں سمیت مدعو کیا۔ میں جَدُّکَ پر ضمہ، أُسْتَاذَکَ پر فتحہ اور زُمَلَائِکَ پر کسرہ ظاہر ہے۔

ج:-اسم منقوص: (یعنی وہ اسم جس کے آخر میں یائے لازمہ ہو، جیسے: القَاضِي (جج)، المُحَامِي (وکیل)،

الـجَانِي (مجرم) اس طرح کے اسماء پر رفع اور جر کی حالت میں علاماتِ اعراب پوشیدہ ہوتی ہیں اور نصب کی علامت ظاہر، جیسے:

سَأَلَ الْقَاضِيْ الْمُحَامِيَ عَنِ الْجَانِيْ. قاضی نے وکیل سے مجرم کے متعلق دریافت کیا۔

اس جملہ میں اَلْقَاضِيْ مرفوع، اور اَلْجَانِيْ مجرور ہے لیکن ان کی علامات پوشیدہ ہیں، جب کہ اَلْمُحَامِيَ پر فتحہ ظاہر ہے۔

اگر اسم منقوص منوّن ہو تو اس کی یاء حذف ہو جائے گی، جیسے: قَاضٍ، جو اصل میں قَاضِيٌ تھا، ضمہ اور یاء حذف ہونے کے بعد قَاضٍ ہو گیا، یہ یاء حالتِ نصب میں لوٹ آئے گی، جیسے:

هٰذَا قَاضٍ. یہ ایک جج ہے۔

سَأَلْتُ قَاضِيًا. میں نے ایک جج سے دریافت کیا۔

هٰذَا بَيْتُ قَاضٍ. یہ ایک جج کا گھر ہے۔

نوٹ:۔ اسم منقوص کی یاء صرف تین حالتوں میں باقی رہے گی:

۱:- اگر اسم منقوص پر ال داخل ہو، جیسے: القاضي، الوادي، المحامي

۲:- اگر وہ مضاف ہو، جیسے: قاضيْ مكةَ (مکہ کا جج)، محامِي الدِّفَاعِ (وکیلِ صفائی)، وَادِي الْعَقِيْق (وادی عقیق)۔

۳:- اگر وہ منصوب ہو، جیسے: عَبَرْتُ وَادِيًا میں نے ایک وادی عبور کی سَأَلْتُ قَاضِيًا میں نے ایک جج سے دریافت کیا أُرِيْدُ ثَانِيًا مجھے دوسرا چاہئے۔

مبنی اسماء

ہم جانتے ہیں کہ عربی کے اکثر اسماء معرب ہیں، بعض مبنی ہیں جن کے آخر میں اعراب کی مختلف حالتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، مندرجہ ذیل اسماء مبنی ہیں:

۱:- ضمائر، جیسے: هُوَ، أنْتَ، أنَا، اسی طرح رأيْتُهُ میں تُ اور هُ بھی ضمائر ہیں، اور كِتَابُكَ میں كَ اور بَيْتُهَا میں هَا بھی ضمائر ہیں۔

یہاں یہ بھی پیشِ نظر رہے کہ ضمائر کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

أ) ضمائرِ رفع

ب) ضمائرِ نصب اور جرّ، جیسے:

نَحْنُ طُلَّابٌ.	ہم طلبہ ہیں۔
أَ رَأَيْتَنَا؟	کیا تم نے ہمیں دیکھا؟
هٰذَا بَيْتُنَا.	یہ ہمارا گھر ہے۔

۲:-اسماءِ اشارہ، جیسے: هٰـذَا، هٰـذِهِ، ذٰلِكَ، هٰؤُلَاءِ، أُولٰئِكَ، سوائے هٰذَانِ اور هَـاتَـانِ کے کہ یہ دونوں معرب ہیں۔

۳:-اسماءِ موصولہ، جیسے: الَّذِيْ، الّتِي، الَّذِيْنَ، الّلاتِيْ ،سوائے اللَّذانِ اوراللَّتَانِ کے کہ یہ دونوں معرب ہیں۔

۴:-بعض اسماءِ استفہام، جیسے مَنْ، أَيْنَ، مَا، مَتٰى ، كَيْفَ.

۵:-بعض اسماءِ ظروف، جیسے: إِذَا، حَيْثُ، أَمْسِ، الْآنَ.

۶:-أسماء الفعل ، یعنی وہ اسماء جو فعل کا معنی دیتے ہوں، جیسے: إِلَيْكَ (لو) آهٍ (میں تکلیف محسوس کرتا ہوں) آمِيْنَ (قبول کر)

۷:-مرکب اعداد، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک، اسی طرح ان کے تانیث کے صیغے بھی، سوائے اثْنَا عَشَرَ اور اثْنَتَا عَشْرَةَ کے کہ ان کا پہلا جزء معرب ہے، (جیسا کہ کلید حصہ دوم میں اس کی وضاحت گذر چکی)۔

معرب اسماء کو ہم مرفوع، منصوب یا مجرور کہتے ہیں، مبنی اسماء کو "فِـيْ مَـحَلِّ رَفْعٍ"، "فِـيْ مَـحَـل نَصَبٍ"، "فِيْ مَحَل جَرٍّ" کہیں گے، اس لئے کہ اسم مبنی مرفوع منصوب یا مجرور نہیں ہوسکتا، ہاں وہ رفع، یا نصب، یا جرّ کے مقام پر ضرور واقع ہوتا ہے، اگر اسم مبنی کی جگہ اسم معرب رکھ دیا جائے تو وہ مرفوع، منصوب یا مجرور ہوگا، جیسے: رَأَيْتُ بَلاَلًا میں بَلاَلًا منصوب ہے اس لئے کہ وہ مفعول بہ ہے، لیکن رَأَيْـتُ هٰـذَا میں اسم هٰـذَا نصب کے مقام پر (فِـيْ مَـحَـل نَصَب) ہے، اس لئے کہ وہ اسمِ منصوب بَلاَلًا کی جگہ واقع ہے۔

مشقیں

۱۔آنے والے اسماء میں سے معرب اور مبنی اسماء کو متعین کیجئے۔

۲۔اسم میں اعراب کی اصلی علامتیں کیا ہیں؟

۳۔آنے والے اسماء میں سے اعراب کی فرعی علامتیں کیا ہیں؟

۱-اسماءِ خمسہ

۲-جمع مذکر سالم

۳-تثنیہ (مثنی)

۴۔ غیر منصرف اسماء میں جرّ کی کیا علامت ہے؟

۵۔ جمع مؤنث سالم میں نصب کی علامت کیا ہے؟

۶۔مقصور کی ایک مثال دیجئے اور اس کو تین جملوں میں پہلے میں مرفوع، دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور استعمال کیجئے۔

۷۔ منقوص کی یاء کے ساتھ ایک مثال دیجئے اور اس کو تین جملوں میں پہلے میں مرفوع، دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور استعمال کیجئے۔

۸۔ منقوص کی بغیر یاء کے ساتھ ایک مثال دیجئے اور اس کو تین جملوں میں پہلے میں مرفوع، دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور استعمال کیجئے۔

۹۔ یائے متکلم کی طرف مضاف کی ایک مثال دیجئے اور اس کو تین جملوں میں پہلے میں مرفوع، دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور استعمال کیجئے۔

۱۰۔ خط کشیدہ الفاظ کا اعراب(۱) بیان کیجئے۔

---

(۱) اعراب یوں بیان کیا جائے گا کہ پہلے اسم کی حالت، پھر وجہ، پھر اس کی علامت ذکر کی جائے، جیسے: سَأَلْتُ الْمُسْلِمَاتِ میں الْمُسْلِمَاتِ کا اعراب یوں بیان کیا جائے گا، منصوب اس لئے کہ یہ مفعول بہ ہے اور علامت کسرہ ہے اس لئے کہ یہ جمع مؤنث سالم ہے۔

مرفوع اسماء

مندرجہ ذیل حالتوں میں اسم مرفوع ہوگا:

۱-۲:-مبتدا اور خبر ہو، جیسے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ. اللہ سب سے بڑا ہے۔

۳:-کَانَ کا اسم ہو، جیسے: كَانَ الْبَابُ مَفْتُوْحًا. دروازہ کھلا تھا۔

۴:-إِنَّ کی خبر ہو، جیسے: إِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ. یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے۔

۵:-فاعل ہو، جیسے: خَلَقَنَا اللهُ. ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔

۶:-نائب فاعل (۱) ہو، جیسے: خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ طِيْنٍ. انسان مٹی سے پیدا کیا گیا۔

منصوب اسماء

۱:- إِنَّ کا اسم ہو، جیسے: إِنَّ الْعِلْمَ نَافِعٌ. بے شک علم فائدہ مند ہے۔

۲:-کَانَ کی خبر ہو، جیسے: كَانَ الطَّعَامُ لَذِيْذًا. کھانا ذائقہ دار تھا۔

۳:-مفعول بہ ہو، جیسے: فَهِمْتُ الدَّرْسَ. میں سبق سمجھ گیا۔

۴:-مفعول فیہ (۲) ہو، جیسے: سَافَرَ أَبِيْ لَيْلًا. میرے والد نے رات کو سفر کیا۔

۵:-مفعول لہ (۳) ہو، جیسے: مَاخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ خَوْفًا مِّنَ الْحَرِّ.
گرمی کے اندیشہ سے میں گھر سے باہر نہیں نکلا۔

۶:-مفعول معہ (۴) ہو، جیسے: سِرْتُ وَالْجَبَلَ. میں پہاڑ کے ساتھ ساتھ چلا۔
ذَهَبْتُ وَخَالِدًا إِلَى السُّوْقِ. میں خالد کے ساتھ بازار گیا۔

---

(۱) نائب فاعل وہ اسم ہے جو فعل مبنی للمجھول کے بعد (بحیثیت فاعل) آئے۔

(۲) مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کسی فعل کے جائے وقوع یا وقت کو بتلائے۔

(۳) مفعول لہ وہ اسم ہے جو کسی فعل کی وجہ بتائے۔

(۴) مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو کے بعد آئے اور معیت کا معنی دے۔

۷:- مفعول مطلق (۱) ہو، جیسے: اُذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا. اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کیا کرو۔

۸:- حال (۲) ہو، جیسے: جَدِّيْ يُصَلِّيْ قَاعِدًا. میرے دادا بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔

۹:- تمییز (۳) ہو، جیسے: أَنَا أَحْسَنُ مِنْكَ خَطًّا. میں خوش نویسی کے پہلو سے تم سے بہتر ہوں۔

۱۰:- مستثنیٰ (۴) ہو، جیسے: حَضَرَ الطُّلَّابُ كُلُّهُمْ إِلَّا مُحَمَّدًا. محمد کے علاوہ سارے طلبہ حاضر ہوئے۔

۱۱:- منادیٰ (۵) ہو، جیسے: يَاعَبْدَ اللهِ ، اے عبداللہ،

توابع

عربی قواعد میں چار عناصر ایسے ہیں جن کا اپنا کوئی مستقل اعراب نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ دوسروں پر منحصر اور ان کے تابع ہوتے ہیں، وہ یہ ہیں:

۱:- **النّعت** (صفت) یہ اعراب میں اپنے منعوت (موصوف) کے تابع ہوتی ہے، منعوت (موصوف) اس اسم کو کہتے ہیں جس میں وہ صفت پائی جائے، جیسے:

أَحَضَرَ الطَّالِبُ الْجَدِيْدُ؟	کیا نیا طالب علم حاضر ہوا؟
يَطْلُبُ الْمُدِيْرُ الطَّالِبَ الْجَدِيْدَ.	ہیڈ ماسٹر نئے طالب علم کو طلب کر رہے ہیں۔
هٰذَا دَفْتَرُ الطَّالِبِ الْجَدِيْدِ.	یہ نئے طالب علم کی کاپی ہے۔

ان مثالوں میں نعت **الجديد** اپنے منعوت **الطالب** کے اعراب کے تابع ہے، چنانچہ اگر وہ مرفوع ہے تو نعت بھی مرفوع ہے اور اگر وہ منصوب ہے تو نعت بھی منصوب ہے اور اگر وہ مجرور ہے تو نعت بھی مجرور ہے۔

---

(۱) مفعول مطلق جملہ میں استعمال شدہ فعل کے مصدر کو جب وہ اسی جملہ میں ہو کہتے ہیں، دیکھئے سبق نمبر: ۲۸

(۲) حال وہ اسم ہے جو فاعل، مفعول بہ وغیرہ کی کیفیت بیان کرے۔

(۳) تمییز وہ اسم ہے جو کسی مبہم لفظ کی وضاحت کرے، مثلاً ایک شخص کسی دوسرے سے مختلف پہلوؤں سے بہتر ہو سکتا ہے، ''اخلاق کے لحاظ سے''، یہ لفظ اس بہتری کے پہلو کی وضاحت کرتا ہے، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے سبق نمبر: ۳۰

(۴) مستثنیٰ وہ اسم ہے جو إِلّا (سوائے) کے بعد واقع ہو۔

(۵) منادیٰ کو ہم اس سے پہلے دوسرے حصہ میں پڑھ چکے ہیں۔

۲:-التّوکید، وہ اسم جو کلام میں تاکید یا زور پیدا کر دیتا ہے، جیسے: کُلُّهُمْ (وہ سب کے سب)، نَفْسُهُ (وہی، وہ خود)، مثال کے طور پر:

حَضَرَ الطُّلَّابُ كُلُّهُمْ.	سارے طلبہ حاضر ہوئے۔
سَأَلْتُ الطُّلَّابَ كُلَّهُمْ.	میں نے سارے طلبہ سے دریافت کیا۔
سَلَّمْتُ عَلَى الطُّلَّابِ كُلِّهِمْ.	میں نے سارے طلبہ کو سلام کیا۔
قَالَ لِي الْمُدِيْرُ نَفسُهُ.	مجھ سے خود ہیڈ ماسٹر نے کہا۔
سَأَلْتُ الْمُدِيْرَ نَفسَهُ	میں نے ہیڈ ماسٹر ہی سے دریافت کیا۔
سَلَّمْتُ عَلَى الْمُدِيْرِ نَفسِهِ.	میں نے ہیڈ ماسٹر ہی کو سلام کیا۔

یہاں توکید (کُلّ، نَفس) مؤکّد (المُدِیْر، الطُّلّاب) کے تابع ہے، مؤکد اس اسم کو کہتے ہیں جس کی تاکید کی جائے، جیسے: سابقہ مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اگر الطُّلّاب مرفوع ہے تو کُلّ بھی مرفوع ہے اور اگر الطُّلّاب منصوب ہے تو کُلّ بھی منصوب ہے اور اگر الطُّلّاب مجرور ہے تو کُلّ بھی مجرور ہے، یہی حال نَفس (توکید) اور المُدِیْر (مؤکد) کا ہے۔

۳:-المعطوف، وہ اسم جو کسی حرفِ عطف جیسے: واو وغیرہ کے ذریعہ دوسرے پر عطف کیا جائے، جیسے:

خَرَجَ حَامِدٌ وَصَدِيْقُهُ.	حامد اور اس کا دوست نکلے۔
طَلَبَ الْمُدِيْرُ حَامِدًا وَصَدِيْقَهُ.	ہیڈ ماسٹر نے حامد اور اس کے دوست کو طلب کیا۔
أَيْنَ كُتُبُ حَامِدٍ وَصَدِيْقِهِ؟	حامد اور اس کے دوست کی کتابیں کہاں ہیں؟

ان مثالوں میں صَدِیقه معطوف ہے، یعنی حامد پر عطف ہے، اسی لئے جو اعراب حامد کا ہے وہی صَدِیقه کا بھی ہے، اگر حامد مرفوع ہے تو صَدِیقه بھی مرفوع ہے، اگر حامد منصوب ہے تو صَدِیقه بھی منصوب ہے اور اگر حامد مجرور ہے تو صَدِیقه بھی مجرور ہے۔

۴:-البدل، وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کے بدلے آئے، جیسے:

أَنَجَحَ أَخُوْكَ هَاشِمٌ؟	کیا تمہارا بھائی ہاشم کامیاب ہو گیا؟
أَعْرِفُ أَخَاكَ هَاشِمًا.	میں تمہارے بھائی ہاشم سے واقف ہوں۔

أَيْنَ غُرْفَةُ أَخِيْكَ هَاشِمٍ؟	تمہارے بھائی ہاشم کا کمرہ کہاں ہے؟
أَ نَجَحَ هٰذَا الطَّالِبُ؟	کیا یہ طالب علم کامیاب ہوگیا؟
أَعْرِفُ هٰذَا الطَّالِبَ.	میں اس طالب علم کو جانتا ہوں۔
أَيْنَ غُرْفَةُ هٰذَا الطَّالِبِ؟	اس طالب علم کا کمرہ کہاں ہے؟

یہاں أخوک (تمہارا بھائی) اور هاشم (ہاشم) دونوں ایک ہیں، اسی لئے جو اعراب أخوک کا ہے وہی هاشم کا ہے، اسی طرح هٰذا (یہ) اور الطالب (طالب علم) ایک ہیں، اسی لئے جو اعراب هٰذا کا ہے وہی الطالب کا ہے۔

۲- فعل کا اعراب

حصہ دوم (سبق نمبر: ۱۰) میں گذر چکا کہ عربی میں فعل کی تین صورتیں ہوتی ہیں، ماضی، مضارع اور امر۔ ماضی اور امر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ مبنی ہیں لیکن مضارع معرب ہے اس لئے جملہ میں اس کی حیثیتوں کے لحاظ سے اس کے آخر میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے، جس طرح اسم کی تین حالتیں ہوتی ہیں اسی طرح مضارع کی بھی تین حالتیں ہوتی ہیں، جو یہ ہیں: مرفوع، منصوب اور مجزوم(۱)۔ (یہ ساری باتیں حصہ دوم سبق نمبر ۱۸ اور ۲۱ میں گذر چکی ہیں)

جب مضارع کے ساتھ جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب پر دلالت کرنے والی ضمیر (نونِ نسوۃ) ہو تو وہ مبنی ہوگا، اس کے آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، جیسے:

اَلْأَخَوَاتُ يَكْتُبْنَ.	بہنیں لکھ رہی ہیں۔
مَاذَا تَكْتُبْنَ يَا أَخَوَاتُ؟	بہنو، آپ کیا لکھ رہی ہیں؟

دیگر چار صیغے مرفوع ہونے کی صورت میں ''مضموم''، منصوب ہونے کی صورت میں ''مفتوح'' اور مجزوم ہونے کی صورت میں ''ساکن'' ہوں گے۔

مرفوع کی مثالیں:	نَكْتُبُ	أَكْتُبُ	تَكْتُبُ	يَكْتُبُ
منصوب کی مثالیں:	لَنْ نَكْتُبَ	لَنْ أَكْتُبَ	لَنْ تَكْتُبَ	لَنْ يَكْتُبَ

---

(۱) مرفوع اور منصوب ہونا اسم اور فعل دونوں میں مشترک ہے، لیکن مجزوم ہونا صرف فعل کے ساتھ خاص ہے۔

مجزوم کی مثالیں: لَمْ نَكْتُبْ لَمْ أَكْتُبْ لَمْ تَكْتُبْ لَمْ يَكْتُبْ

یہ تینوں (ضمہ، فتحہ اور سکون) اصلی علامتیں ہیں، کچھ ثانوی (فرعی) علامتیں بھی ہیں جو مندرجہ ذیل صورتوں میں استعمال ہوتی ہیں:

۱۔ فعل کے ان پانچ صیغوں میں جنہیں "افعالِ خمسہ" کہا جاتا ہے، مرفوع ہونے کی صورت میں نون باقی رہے گا جب کہ منصوب اور مجزوم ہونے کی صورت میں حذف ہو جائے گا۔

مرفوع کی مثالیں: تَكْتُبِيْنَ تَكْتُبُوْنَ تَكْتُبَانِ يَكْتُبُوْنَ يَكْتُبَانِ

منصوب کی مثالیں: لَنْ تَكْتُبِيْ لَنْ تَكْتُبُوْا لَنْ تَكْتُبَا لَنْ يَكْتُبُوْا لَنْ يَكْتُبَا

مجزوم مثالیں: لَمْ تَكْتُبِيْ لَمْ تَكْتُبُوْا لَمْ تَكْتُبَا لَمْ يَكْتُبُوْا لَمْ يَكْتُبَا

۲۔ فعل ناقص سے مجزوم ہونے کی صورت میں تیسرا حرفِ اصلی جو کہ حرفِ علت ہے، گر جاتا ہے(۱) صوتی لحاظ سے یہ تبدیلی ہوتی ہے کہ مد کی صورت میں جو آواز لمبی ہو جاتی ہے وہ مختصر ہو جائے گی، جیسے:

يَتْلُوْ لَمْ يَتْلُ. يَبْكِيْ لَمْ يَبْكِ. يَنْسٰى لَمْ يَنْسَ.

اعراب تقدیری

فعل ناقص میں مندرجہ ذیل علامتیں مقدّر (پوشیدہ) ہوتی ہیں، جیسے:

۱) مرفوع ہونے کی علامت "ضمہ" ان تمام افعال میں جن کے آخر میں "الف"، "یاء" یا "واو" ہو:

أَمْشِيْ میں چل رہا ہوں أَتْلُوْ میں تلاوت کر رہا ہوں

أَنْسٰى میں بھول رہا ہوں ان کی اصلی صورت یہ ہے: أَمْشِيُ أَتْلُوُ أَنْسَيُ.

۲) نصب کی علامت فتحہ ان افعال میں جو الف پر ختم ہوتے ہیں، جیسے: أُرِيْـدُ أَنْ أَنْسٰى (میں بھولنا چاہتا ہوں) لیکن جو افعال ی یا و پر ختم ہوتے ہیں ان میں فتحہ ظاہر ہوگا، جیسے:

أُرِيْدُ أَنْ أَمْشِيَ. میں چلنا چاہتا ہوں۔

(۱) دیکھئے حصہ دوم سبق نمبر:۲۸

أُرِيْدُ أَنْ أَتْلُوَ.　　　میں تلاوت کرنا چاہتا ہوں۔

۳) جزم کی علامت سکون مضعّف افعال میں محذوف ہوتی ہیں، جیسے:

لَم أَحُجَّ.　　　میں نے حج نہیں کیا۔

یہاں پر لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے ضمہ حذف ہوگیا تو لَم أَحُجّ باقی رہا، التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے ایک فتحہ بڑھا دیا گیا تو لَم أَحُجَّ ہوگیا (دیکھئے: حصہ دوم سبق نمبر ۲۹)

مشقیں

۱۔ آنے والی مثالوں میں معرب اور مبنی کو متعین کیجئے۔

۲۔ مضارع میں اعراب کی اصلی علامتیں کیا ہیں؟

۳۔ افعال خمسہ میں اعراب کی فرعی علامتیں کیا ہیں؟

۴۔ فعل ناقص میں جزم کی فرعی علامت کیا ہے؟

۵۔ فعل ناقص میں رفع کی علامت کیا ہے؟

۶۔ فعل ناقص مفتوح العین میں نصب کی علامت کیا ہے؟

۷۔ فعل مضعف میں جزم کی علامت کیا ہے؟

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱— حرفِ واو کبھی لفظ کی ساخت کا ایک جزء ہوتا ہے بذاتِ خود اس کا کوئی معنی نہیں ہوتا، جیسے: **لَوْ، وَلَدٌ** وغیرہ میں، اور کبھی خود مستقل بامعنی لفظ ہوتا ہے، جیسے: **أَيْنَ بِلَالٌ وَحَامِدٌ؟** (بلال اور حامد کہاں ہیں؟) اس صورت میں اس کے کئی معنی ہوتے ہیں جن میں سے تین ہم اس سبق میں سیکھیں گے:

ا:۔اور، جیسے: **أُرِيدُ كِتَابًا وَقَلَمًا.** مجھے ایک کتاب اور ایک قلم چاہئے۔ **خَرَجَ الزُّبَيْرُ وَحَامِدٌ** زبیر اور حامد نکلے۔ اس حالت میں اس کو حرفِ عطف کہتے ہیں۔

ب:۔قسم، جیسے: **وَاللهِ مَا رَأَيْتُهُ.** اللہ کی قسم میں نے اسے نہیں دیکھا۔ اس صورت میں وہ حرفِ جرّ ہوگا۔

ج:۔واو کی تیسری قسم کو **واو الحال** کہتے ہیں، یہ ایک ذیلی جملہ اسمیہ سے پہلے آتا ہے اور اصل جملہ میں جس فعل کی خبر دی جارہی ہے اس کی کیفیت کو بیان کرتا ہے، جیسے:

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَرْكَعُ. میں مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ امام صاحب رکوع کررہے تھے۔

مَاتَ أَبِيْ وَأَنَا صَغِيْرٌ. میرے والد صاحب کا انتقال ہوا اس حال میں کہ میں چھوٹا تھا۔

دَخَلَ الْمُدَرِّسُ الْفَصْلَ وَهُوَ يَحْمِلُ كُتُبًا كَثِيْرَةً.

استاذ درجہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ وہ بہت سی کتابیں لئے ہوئے تھے۔

جَاءَنِي الْوَلَدُ وَهُوَ يَبْكِيْ. میرے پاس لڑکا روتے ہوئے آیا۔

لَا تَأْكُلْ وَأَنْتَ شَبْعَانُ. شکم سیر ہونے کی حالت میں نہ کھاؤ۔

۲— ہم دوسرے حصے کے پہلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ **لَعَلَّ** دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے، جیسے:

لَعَلَّهُ بِخَيْرٍ امید ہے وہ خیریت سے ہوگا اس معنی کو ''ترجّی'' کہتے ہیں۔

لَعَلَّهُ مَرِيْضٌ اندیشہ ہے کہ وہ بیمار ہوگا اس معنی کو ''اشفاق'' کہتے ہیں۔

اشفاق کی مثال خطبۂ حجۃ الوداع میں بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: لَعَلِّيْ لَا أُحُجُّ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا مجھے اندیشہ ہے کہ اس سال کے بعد میں حج نہیں کرسکوں گا۔

۳۔ إِلَيْكُمْ أَمْثِلَةً أُخْرَى: مزید مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

یہاں إِلَيْكُمْ ''اسم الفعل'' ہے وہ حرفِ جرّ، ''إلى'' اور ''كُم'' سے مل کر بنا ہے، لیکن اس مرکب صورت میں اس کا معنی ہے، ''لیجئے'' یا ''لو''، ''أمثلةً'' مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر خبریں سنانے والا کہتا ہے:

إِلَيْكُمْ نَشْرَةَ الْأَخْبَارِ. خبرنامہ پیشِ خدمت ہے۔

مخاطب کے لحاظ سے ضمیر بدلتی جائے گی، جیسے:

إِلَيْكَ هٰذَا الْكِتَابَ يَا إِبْرَاهِيْمُ. ابراہیم، یہ کتاب لو۔

إِلَيْكِ الْمَلَاعِقَ يَا أُخْتِيْ. باجی، چمچے لیجئے۔

إِلَيْكُنَّ هٰذِهِ الدَّفَاتِرَ يَا أَخَوَاتُ. بہنو، یہ کاپیاں لو۔

۴۔ أَشْيَاءُ. ممنوع من الصرف ہے، اس لئے کہ وہ اصل میں أَغْنِيَاء، أَنْبِيَاء اور أَصْدِقَاء کی طرح أَشْيِئَاء ہے۔

۵۔ فعل ماضی کا صیغہ دعا کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: رَحِمَهُ اللهُ اس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے شَفَاهُ اللهُ اس کو اللہ تعالیٰ صحت یاب فرمائے غَفَرَ اللهُ لَهُ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے۔

اس معنی میں ماضی کی نفی لا کے ذریعہ ہوگی، جیسے:

لَا أَرَاكَ اللهُ مَكْرُوْهًا. اللہ تمہیں کوئی ناپسندیدہ بات نہ دکھائے۔

لَا فَضَّ اللهُ فَاكَ. اللہ کرے کہ تمہارا منہ کبھی نہ ٹوٹے۔ (تم ہمیشہ اسی طرح اچھی باتیں بولتے رہو۔) اس کا متبادل اسلوب اردو میں یہ ہے: تمہارے منہ میں گھی شکر۔

۶ – هَلْ مِنْ سُؤَالٍ؟ کوئی سوال؟

یہ جملہ اصل میں یوں تھا:

هَلْ مِنْ سُؤالٍ عِنْدَکَ؟ کیا تمہارے پاس کوئی اورسوال ہے؟ یہاں سُؤَالٌ مبتدا ہے اور عِنْدَکَ خبر، اس طرح کے جملوں میں مِنْ زائدہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ کے معنی میں تاکید پیدا کرتا ہے، مِن زائدہ دو شرطوں کے ساتھ استعمال ہوگا:

ا:۔ جملہ نفی یا نہی یا استفہام پر مشتمل ہو، اور استفہام بھی صرف هَلْ کے ذریعہ ہو۔

۲:۔ مِنْ کے بعد والا اسم نکرہ ہو۔

نفی کی مثالیں:

مَاغَابَ مِنْ أَحَدٍ. کوئی غائب نہیں ہوا۔

مَا رَأَيْتُ مِنْ أَحَدٍ. میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

نہی کی مثالیں:

لاَ يَخْرُجْ مِنْ أَحَدٍ. کوئی نہ نکلے۔

لاَ تَكْتُبْ مِنْ شَيْءٍ. کچھ نہ لکھو۔

استفہام کی مثالیں:

هَلْ مِنْ سُؤَالٍ؟ کوئی سوال؟

هَلْ مِنْ جَدِيْدٍ؟ کوئی نئی بات؟

قرآن مجید میں ہے:

﴿يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلأْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾[سورة ق: ۳۰]

جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر گیا اور وہ کہے گا کہ کیا اور بھی ہے؟

نوٹ:۔ مِنِ الزائدہ کے بعد والا اسم مِنْ کی وجہ سے مجرور ہوگا، اس لئے کہ مِنْ حرفِ جرّ ہے اور اس اسم کا اصلی اعراب چھپ جائے گا، جیسے: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا میں أَحَدًا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، لیکن مِنْ داخل ہونے

کے بعد اس کا نصب ختم ہو جائے گا اور وہ مجرور ہو جائے گا اسی طرح مَا حَضَرَ أَحَدٌ میں أَحَدٌ فاعل مرفوع ہے لیکن مِنْ داخل ہونے کے بعد وہ مجرور ہو جائے گا۔

۷– لَدَى (پاس، طرف) عِنْدَ (پاس) کا ہم معنی ہے، جیسے:

مَاذَا لَدَى الْبَابِ؟ دروازے کے پاس کیا ہے؟

لَدَى اگر کسی ضمیر کی طرف مضاف ہو تو اس کا الف، ي میں تبدیل ہو جائے گا، جیسے:

مَاذَا لَدَيْكَ؟ تمہارے پاس کیا ہے؟

۸– دَخَلْتُ عَلَى الْمُدِيْرِ کا معنی ہوگا میں ہیڈ ماسٹر کے پاس ان کے آفس میں گیا۔

۹– مَعْنًى کی جمع مَعَانٍ ہے اور ال کے ساتھ ہو تو اَلْمَعَانِي، اس طرح کے اور بھی اسماء ہیں جن کی جمع مَفَاعِلُ کے ہم وزن ہوتی ہے، جیسے:

جَارِيَةٌ (لڑکی) جَوَارٍ اَلْجَوَارِي. لَيْلَةٌ (رات) لَيَالٍ اَللَّيَالِي. نَادٍ (بزم، کلب) نَوَادٍ النَّوَادِي.

ان اسماء کا اعراب بھی اسم منقوص کی طرح ہوگا، (پہلا سبق ملاحظہ ہو) جیسے:

مرفوع: لِلْوَاوِ مَعَانٍ كَثِيْرَةٌ.	واو کے بہت سے معنی ہیں۔
منصوب: أَعْرِفُ لِلْوَاوِ مَعَانِيَ كَثِيْرَةً.	میں واو کے بہت سے معنی جانتا ہوں۔
مجرور: تَأْتِي الْوَاوُ لِمَعَانٍ كَثِيْرَةٍ.	واو بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ال کے ساتھ ان کی مثال یوں ہے:

مرفوع: اَلْمَعَانِي كَثِيْرَةٌ.	معانی بہت سے ہیں۔
منصوب: أَ كَتَبْتَ الْمَعَانِيَ؟	کیا تم نے معنی لکھے؟
مجرور: سَأَلْتَ الْمُدَرِّسَ عَنِ الْمَعَانِي	میں نے استاذ سے معنوں کے متعلق دریافت کیا(۱)

---

(۱) سبق نمبر ۳۴ بھی ملاحظہ ہو۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے۔

۲۔ "واوالحال" کی آئندہ مثالوں پر غور کیجئے۔

۳۔ آنے والے جملوں میں **واو العطف** کو **واوالحال** سے اس طرح الگ کیجئے کہ **واو العطف** کے نیچے ایک لکیر کھینچئے اور **واوالحال** کے نیچے دو لکیریں کھینچئے۔

۴۔ اگلے جملے میں استعمال شدہ ہر واو کی نوعیت بتائیے۔

۵۔ اگلے جملوں کو مناسب جملہ حالیہ (و + جملہ اسمیہ) سے پُر کیجئے۔

۶۔ چند جملے بنائیے اور آنے والے جملوں کو جملہ حالیہ کے طور پر استعمال کیجئے۔

۸۔ آنے والے جملوں میں لَعَلَّ کس معنی میں ہے؟(۱)

۱۱۔ سبق میں سے ایک ایسی مثال تلاش کیجئے جس میں فعل ماضی دعا کے لئے استعمال ہوا ہو۔

۱۲۔ قوسین میں دیئے گئے کلمات استعمال کرتے ہوئے سابقہ مثال کی طرز پر جملے بنائیے۔

۱۳۔ لَدَی کا استعمال سیکھئے۔

۱۴۔ "مَرِیْضٌ" کی ضد کیا ہے؟

۱۵۔ آنے والے افعال کا ماضی بتائیے۔

۱۶۔ آنے والے اسماء کا مفرد بتائیے۔

۱۷۔ آنے والے اسماء کی جمع بنائیے۔

۲۰۔ عَبْد اور عُبَیْد میں کیا فرق ہے اور عُبَیْد کیا کہلاتا ہے؟

---

(۱) کلید میں سوال پر وہی نمبر دیئے گئے ہیں جو اصل کتاب میں ہیں، چھوٹے ہوئے نمبروں پر موجود جملے سوالیہ نہیں ہیں۔

تیسرا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱— الفعل المبنی للمجهول . اردو میں ہم کہتے ہیں: سپاہی نے چور کو مار ڈالا، اسی کو مجہول صیغے میں یوں کہتے ہیں: چور مارا گیا، ان دونوں جملوں کو عربی میں یوں ادا کریں گے:

مبنی للمعلوم☆ : **قَتَلَ الْجُنْدِيُّ اللِّصَّ.** سپاہی نے چور کو مار ڈالا۔

مبنی للمجهول: **قُتِلَ اللِّصُّ.** چور مارا گیا۔

نوٹ:۔ فعل **مبنی للمجهول** کے صیغے کے ساتھ فاعل "**الْجُنْدِيُّ**" حذف ہوجائے گا، اور "**اللّصّ**" اس کے قائم مقام ہوکر مرفوع ہوجائے گا، اس صورت میں اس "**اللِّصُّ**" کو **نائب الفاعل** کہتے ہیں۔

فعل کو مبنی **للمعلوم** سے **مبنی للمجهول** بنانے کے لئے اس میں چند تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں جو یہ ہیں:

ماضی میں پہلے حرف پر ضمہ ہوگا اور دوسرے پر کسرہ، جیسے:

قَتَلَ اس نے قتل کیا۔ قُتِلَ اس کا قتل ہوگیا۔ (اس کو قتل کر دیا گیا)۔

اگر دوسرے حرف پر پہلے سے کسرہ ہو تو وہ باقی رہے گا، جیسے:

شَرِبَ اس نے پیا۔ شُرِبَ اس کو پی لیا گیا سَمِعَ اس نے سنا سُمِعَ اس کو سنا گیا۔

مضارع میں حروفِ مضارعہ(۱) پر ضمہ ہوگا اور دوسرے حرف پر فتحہ، جیسے:

☆برِّصغیر میں " مبنی للمعروف" کی اصطلاح رائج ہے جو غلط ہے، صحیح اصطلاح جو تمام عربی مراجع میں مستعمل ہے وہ ہے: " مبنی للمعلوم".

(۱) حروف (أ، ت، ي، ن) چونکہ مضارع پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ نَكْتُبُ، أَكْتُبُ، تَكْتُبُ، يَكْتُبُ میں ہے، اس لئے ان کو حروفِ مضارعہ کہا جاتا ہے ان کا مجموعہ ہے "أَتَيْنَ" وہ سب آئیں۔

يَقْتُلُ وہ قتل کرتا ہے۔ يُقْتَلُ اس کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

اگر دوسرے حرف پر پہلے سے "فتحہ" ہو تو وہ باقی رہے گا، جیسے:

يَفْتَحُ وہ کھولتا ہے يُفْتَحُ اس کو کھولا جاتا ہے۔ يَقْرَأُ وہ پڑھتا ہے يُقْرَأُ اس کو پڑھا جاتا ہے۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر فعل کا پہلا حرف اصلی واو (وَجَـــدَ) ہو تو وہ مضارع میں حذف ہو جاتا ہے، (دیکھئے: دوسرا حصہ سبق نمبر ۲۶) لیکن صیغہ مبنی للمجھول میں وہ باقی رہے گا، جیسے:

يَجِدُ وہ پاتا ہے يُوْجَدُ وہ پایا جاتا ہے۔

یہاں فعل مبنی للمجھول کی چند مثالیں درج کی جاتی ہیں:

خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ طِيْنٍ.	انسان گارے سے پیدا کیا گیا۔
فِيْ أَيِّ عَامٍ وُلِدْتَّ؟	تم کس سن میں پیدا ہوئے؟
يُقْتَلُ آلافٌ مِنَ النَّاسِ فِي الْحُرُوْبِ.	جنگوں میں ہزاروں لوگ مارے جاتے ہیں۔
لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.	مومن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔
لَا يُوْجَدُ هٰذَا الْكِتَابُ فِي الْمَكْتَبَاتِ.	یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں ملتی۔
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ.	نہ اس نے (کسی کو) جنا، نہ وہ جنا گیا۔

اگر نائب فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہوگا، جیسے:

عَمَّ سُئِلَتْ آمِنَةُ؟	آمنہ سے کس بارے میں پوچھا گیا؟
تُقْرَأُ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ.	سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔

اگر مفعول بہ ضمیر ہو تو اس کو حالتِ رفع میں کس طرح استعمال کیا جائے گا اس کی وضاحت اصل کتاب کی ساتویں مشق میں کی گئی ہے، چند مثالیں یہ ہیں:

قَتَلَهُمُ الْمُجْرِمُوْنَ	انہیں مجرموں نے مار ڈالا۔	قُتِلُوْا	انہیں مار ڈالا گیا۔
سَأَلَنِي الْمُدِيْرُ	مجھ سے ہیڈ ماسٹر نے دریافت کیا۔	سُئِلْتُ	مجھ سے دریافت کیا گیا۔

۴- وُلِدْتُ عَامَ سِتِّيْنَ وَتِسْعِمِائَةٍ وَّأَلْفٍ لِّلْمِيْلَادِ میری پیدائش ۱۹۶۰ء میں ہوئی

اس مثال میں عَامَ منصوب ہے، اس لئے کہ وہ مفعول فیہ ہے اور فعل کے واقع ہونے کے وقت کو بتا رہا ہے، اور اس پر تنوین اس لئے نہیں ہے کہ وہ مضاف ہے، اس طرح کی چند اور مثالیں یہ ہیں:

سَأَدْرُسُ اللُّغَةَ الْفَرَنْسِيَّةَ الْعَامَ الْقَادِمَ إِنْ شَاءَ اللهُ. اگلے سال ان شاء اللہ میں فرانسیسی زبان پڑھوں گا۔

كُنْتُ فِيْ مَكَّةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. جمعہ کے دن میں مکہ میں تھا۔

أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ هٰذَا الْمَسَاءَ؟ آج شام تم سب کہاں جا رہے ہو؟

۳- کچھ ناموں کے شروع میں ال ہوتا ہے، جیسے: الزُّبير، الحَسَن، الحُسَيْن لیکن جب ان کے ساتھ یا استعمال ہو تو ال حذف ہو جائے گا، جیسے: يَاحَسَنُ نہ کہ يَا الْحَسَنُ.

۴- هِنْدِيٌّ کے معنی ہیں ہندوستانی

یہ صیغہ هِنْد کے اخیر میں يٌّ (یائے مشدّدہ) بڑھا کر بنایا گیا، اس طرح کی صیغہ ساز ي ياء النسب کہلاتی ہے، اور جو اسم اس عمل سے گذرے وہ المنسوب کہلاتا ہے۔

بعض اسماءِ منسوبہ اصل اسم سے ذرا مختلف ہوتے ہیں، جیسے:

أَخٌ سے أَخَوِيٌّ برادرانہ۔ أَبٌ سے أَبَوِيٌّ پدرانہ۔

نَبِيٌّ سے نَبَوِيٌّ نبوی۔

۵- أُخَرُ أُخْرَى کی جمع ہے اور غیر منصرف ہے، آخَرُ کی جمع آخَرُوْنَ ہے، چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

غَابَ الْيومَ بَلالٌ وَ طَالِبٌ آخَرُ. آج بلال اور ایک دوسرا طالب علم غائب رہا۔

غَابَ الْيومَ بَلالٌ وَ طُلّابٌ آخَرُوْنَ. آج بلال اور دوسرے طلبہ غیر حاضر رہے۔

غَابَتِ الْيومَ زَيْنَبُ وَ طَالِبَةٌ أُخْرَى. آج زینب اور ایک دوسری طالبہ غیر حاضر رہیں۔

غَابَتِ الْيومَ زَيْنَبُ وَ طَالِبَاتٌ أُخَرُ. آج زینب اور دوسری طالبات غیر حاضر رہیں۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْعَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾[البقرة: ۱۸۴]
تو تم میں سے جو بیمار یا حالتِ سفر میں ہو وہ دوسرے دنوں میں اتنے دن (روزے رکھے)
چونکہ أَيَّامٌ غیر عاقل ہے، اس لئے اس کے ساتھ واحد مؤنث کا صیغہ بھی استعمال ہو سکتا ہے، جیسے:
اَلْفَنادِقُ غَالِيَةٌ فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ وَ لٰكِنَّها رَخِيْصَةٌ فِيْ أَيَّامٍ أُخْرَى.
ان دنوں ہوٹل مہنگے ہیں، لیکن دیگر ایام میں وہ سستے ہوتے ہیں۔

۶ – صَلَّى اس نے نماز ادا کی کا مضارع ہے يُصَلِّيْ اور امر ہے صَلِّ. صَلَّى بِنَا کا معنی ہے: ہماری امامت کی، لہذا صَلِّ بِنَا کا معنی ہوا: ہماری امامت کیجئے۔

۷ – إمّا ...وَ إمَّا... کا معنی ہے: یا...یا...جیسے:

اَلِاسْمُ إمّا مُذَكَّرٌ وَ إمَّا مُؤَنَّثٌ. اسم مذکر ہوگا یا مؤنث۔
إمَّا تَزُورُنِيْ وَ إمَّا أَزُوْرُكَ. یا آپ مجھ سے ملنے آیئے گا یا میں آپ سے ملنے آؤں گا۔

۸ – ثَلاثُمِائَةٍ سے تِسْعُمِائَةٍ تک کے اعراب کے لئے ملاحظہ ہو، کلید حصہ دوم، سبق نمبر:۲۴

۹ – اليَهُودُ ایک اسم الجنس الجمعي ہے، اسم الجنس الجمعي کی دو قسمیں ہیں:

۱:۔وہ اسمِ جنس جن کے آگے ي بڑھا کر اس کا مفرد بنایا جاتا ہے، جیسے:

عَرَبٌ	عرب	سے	عَرَبِيٌّ	ایک عربی۔
تُرْكٌ	ترک	سے	تُرْكِيٌّ	ایک ترکی۔
إنْكِلِيْزٌ	انگریز	سے	إنْكِلِيْزِيٌّ	ایک انگریز۔

نوٹ:۔ یہ ي یائے نسب نہیں ہے۔

۲:۔وہ اسم الجنس الجمعي جس کا مفرد ة بڑھا کر بنایا جائے، جیسے:

تُفَّاحٌ	سیب	سے	تُفَّاحَةٌ	ایک سیب۔

شَجَرٌ	درخت	سے	شَجَرَةٌ	ایک درخت۔
سَمَكٌ	مچھلی	سے	سَمَكَةٌ	ایک مچھلی۔

واحد اور جمع کا فرق سمجھنے کے لئے اگلی مثالوں پر غور کیجئے:

اگر ڈاکٹر آپ سے پوچھے کہ آپ کو کونسا پھل پسند ہے تو آپ کہیں گے: أُحِبُّ الْمَوْزَ (مجھے کیلا پسند ہے) اور اگر یہ سوال کرے کہ کھانے کے بعد آپ کتنے کیلے کھاتے ہیں تو آپ کہیں گے: آكُلُ مَوْزَةً (میں ایک کیلا کھاتا ہوں)۔ اسی طرح آپ کہیں گے: أُحِبُّ الْعَرَبَ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَبِيٌّ (میں عربوں کو پسند کرتا ہوں اس لئے کہ آپ ﷺ بھی ایک عرب تھے)۔

نوٹ:۔ اس مفرد کا مثنی عَرَبِيَّانِ ہوگا نہ کہ عَرَبَانِ، اسی طرح مَوْزَتَانِ نہ کہ مَوْزَانِ.

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے۔

۲۔ آنے والے جملوں میں نائب فاعل کے نیچے ایک لکیر کھینچئے۔

۳۔ آنے والے افعال کو ماضي مبني للمجهول میں تبدیل کیجئے۔

۵۔ آنے والے افعال کو مضارع مبني للمجهول میں تبدیل کیجئے۔

۶۔ مثالیں پڑھئے اور اگلے جملوں کو مبني للمجهول میں تبدیل کیجئے۔

۷۔ مفعول بہ ضمیر ہو تو افعال کو کس طرح مبني للمجهول میں تبدیل کرتے ہیں، سیکھئے۔

۸۔ آنے والے جملوں میں نائب فاعل کو متعین کیجئے۔

۹۔ آنے والے جملوں میں واقع فعل کو مبني للمجهول میں تبدیل کیجئے۔

۱۰۔ آنے والے جملوں کے فعل کو مبني للمجهول میں لکھئے اور ان میں نائب فاعل کو متعین کیجئے۔

۱۱۔ زبانی مشق: استاد ہر طالب علم سے سوال کرے: فِي أَيِّ عَامٍ وُلِدتَّ؟ (تمہارا سن پیدائش کیا ہے۔) اور طالب علم جواب دے: وُلِدتُّ عَامَ ...لِلْهِجْرَةِ/لِلْمِيلَادِ (تاریخ بتاتے ہوئے عدد کو اکائی سے شروع کیا جائے)۔

۱۲۔ آنے والے اسماء اعلام سے پہلے يَا داخل کیجئے۔

۱۳۔آنے والے ہر اسم کا منسوب لکھئے۔

۱۴۔سبق میں سارے اسماءِ منسوبہ کو متعین کیجئے۔

۱۶۔يَسْتَطِيْعُ وہ استطاعت رکھتا ہے/کر سکتا ہے کا استعمال سیکھئے۔

۱۷۔ صَلَّى کا استعمال سیکھئے۔

۱۸۔عربی مہینوں کے نام سیکھئے۔

۱۹۔ إِمَّا ... وَإِمَّا... کا استعمال سیکھئے۔

۲۰۔اَلْحَرْبُ الْعَالَمِيَّةُ الْأُوْلَى / الثَّانِيَةُ کا کیا مفہوم ہے؟اَلْحَرْبُ مذکر ہے یا مؤنث، اس کی تعیین کیسے ہوگی؟

۲۱۔آنے والے سارے افعال لکھئے۔

۲۲۔ان تمام اسماء کی جمع بنائیے۔

۲۳۔آنے والے سارے حروف کو ایک جملے میں استعمال کیجئے۔

۲۴۔ ثَلاثُمِائَةٍ سے تِسْعُمِائَةٍ تک کا اعراب سیکھئے، پھر ان کو درست طریقے سے جملوں میں پڑھئے۔

۲۵۔اسم الجنس الجمعي کا استعمال سیکھئے۔

چوتھا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱– اسمِ فاعل، اردو میں میں کسی کام کے "کرنے والے" کو بتانے کے لئے اس فعل کے مصدر کے ساتھ (عمومًا) لفظ "والا" جوڑ دیا جاتا ہے، جیسے: جانے والا، آنے والا، پڑھنے والا، وغیرہ، عربی میں اس معنی کو ادا کرنے کے لئے اس فعل سے فَاعِلٌ کے وزن پر صیغہ بناتے ہیں، جو اسمِ فاعل کہلاتا ہے، جیسے:

كَتَبَ اس نے لکھا ، كَاتِبٌ لکھنے والا۔

سَرَقَ اس نے چوری کیا سَارِقٌ چور (چوری کرنے والا)۔

عَبَدَ اس نے عبادت کی عَابِدٌ عبادت کرنے والا (عبادت گذار)۔

خَلَقَ اس نے پیدا کیا خَالِقٌ پیدا کرنے والا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿إِنّ اللهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوىٰ﴾[الأنعام: ۹۵]

بے شک اللہ تعالی ہی دانوں اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والے ہیں۔

۲– اسمِ مفعول، وہ اسم ہے جو فعل سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر بنایا جائے اس ذات پر دلالت کرنے کے لئے جس پر فعل واقع ہوا ہو، جیسے:

قَتَلَ اس نے قتل کیا مَقْتُوْلٌ مقتول (قتل کیا ہوا)۔

خَلَقَ اس نے پیدا کیا مَخْلُوْقٌ مخلوق (جس کو پیدا کیا گیا)۔

سَرَّ اس نے خوش کیا مَسْرُوْرٌ مسرور، خوش (جس کو خوشی حاصل ہوئی ہو)۔

كَسَرَ اس نے توڑا مَكْسُوْرٌ ٹوٹا ہوا۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

جس کام میں خالق کی نافرمانی ہو اس میں مخلوق کی اطاعت کا کوئی جواز نہیں۔

۳ – مَاأنَا بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُ تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں غافل نہیں ہوں

اس مَا کو مَا الحجازية کہتے ہیں، یہ لَيْسَ کا عمل کرتی ہے، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتی ہے اور اس کے داخل ہونے سے خبر منصوب ہو جاتی ہے، خبر پر حرفِ جرّ ب زائدہ بھی داخل ہو سکتا ہے اس صورت میں وہ مجرور ہوگی، جیسے:

اَلْبَيْتُ جَدِيْدٌ مَا الْبَيْتُ جَدِيْدًا/مَا الْبَيْتُ بِجَدِيْدٍ

ٹھیک اسی طرح جیسے ہم یہ کہتے ہیں:

لَيسَ الْبَيْتُ جَدِيْدًا/لَيسَ الْبَيْتُ بِجَدِيْدٍ

قرآن مجید میں ہے: ﴿مَاهٰذَا بَشَرًا﴾[یوسف: ۳۱] یہ کوئی انسان نہیں ہے۔ یہاں خبر منصوب ہے۔

مجرور خبر کی مثال یہ ہے: ﴿وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾[البقرة: ۱۴] اور اللہ تعالیٰ تمہاری حرکتوں سے غافل نہیں ہے۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ اسمِ فاعل بنانا سیکھیے۔

۳۔ آنے والے افعال سے اسمِ الفاعل بنائیے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں اسمِ الفاعل کے نیچے لکیر کھینچیے۔

۵۔ اسمِ مفعول بنانا سیکھیے۔

۶۔ آنے والے افعال سے اسمِ مفعول بنانا سیکھیے۔

۷۔ آنے والے جملوں میں اسمِ الفاعل کے نیچے ایک اور اسمِ المفعول کے نیچے دو لکیریں کھینچیے۔

۸۔ اِشْتَرٰی کا استعمال سیکھیے۔

۹۔مَا الحجازية کا استعمال سیکھئے، پھر سارے اگلے جملوں پر اس کو داخل کر کے دوبارہ اسی طرح لکھئے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے۔

۱۰۔آنے والے افعال کے مضارع لکھئے۔

۱۱۔آنے والے اسماء کی جمع لائیے۔

پانچواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱-سالم فعل (۱) سے **مبني للمجهول** بنانے کا طریقہ ہم سیکھ چکے ہیں، یہاں فعل اجوف سے **مبني للمجهول** بنانے کا طریقہ سیکھیں گے:

ماضی:

قَالَ سے قِيْلَ کہا گیا۔

بَاعَ سے بِيْعَ فروخت کیا گیا۔

زَادَ سے زِيْدَ بڑھایا گیا۔

مضارع:

يَقُوْلُ سے يُقَالُ کہا جاتا ہے۔

يَبِيْعُ سے يُبَاعُ فروخت کیا جاتا ہے۔

يَزِيْدُ سے يُزَادُ بڑھایا جاتا ہے۔

یہاں اس کی چند مثالیں درج ہیں:

يُقَالُ إنّ هذِهِ الأَرْضَ بِيْعَتْ بِمِلْيُونِ رِيَالٍ.

کہا جاتا ہے کہ یہ زمین ایک مِلین (دس لاکھ) ریال میں فروخت ہوئی۔

هُنَا تُبَاعُ الصُّحُفُ وَ الْمَجَلَّاتُ. یہاں اخبار اور رسالے فروخت کئے جاتے ہیں۔

۲-سالم فعل سے اسمِ فاعل بنانے کا طریقہ ہم سیکھ چکے ہیں یہاں ہم غیر سالم افعال سے اسمِ فاعل بنانے کا طریقہ سیکھیں گے:

---

(۱) سالم اور غیر سالم افعال کے لئے دیکھئے کلید حصہ دوم، سبق نمبر:۲۶

ا:۔فعل مضعّف حَجَّ سے حَاجٌّ (حاجی) جو اصل میں حَاجِجٌ تھا، دوسرے حرفِ اصلی کا کسرہ تخفیف (سہولت) کی خاطر حذف کر دیا گیا تو حَاجٌّ ہو گیا۔

ب:۔اجوف واوی(۱) قَالَ يَقُوْلُ سے قَائِلٌ کہنے والا اصل میں قَاوِلٌ تھا۔

اجوف یائی زَادَ يَزِيْدُ سے زَائِدٌ زیادہ اصل میں زَايِدٌ تھا۔

ج:۔ناقص واوي نَجَا يَنْجُوْ سے نَاجٍ(النَّاجِي) بچنے والا، نجات پانے والا اصل میں نَاجِوٌ تھا۔

ناقص یائی سَقَى يَسْقِي سے سَاقٍ(السَّاقِي) ساقی، پلانے والا اصل میں سَاقِيٌ تھا۔

۳۔فعل سالم سے اسمِ مفعول بنانے کا طریقہ ہم سیکھ چکے ہیں اس سبق میں غیر سالم فعل سے اسمِ مفعول بنانا سیکھیں گے:

ا:۔فعل مضعّف سے اسمِ مفعول مَفْعُوْلٌ ہی کے وزن پر آئے گا، جیسے:

سَرَّ سے مَسْرُوْرٌ مسرور (خوش) عَدَّ سے مَعْدُوْدٌ معدود (گنا ہوا)۔

صَبَّ سے مَصْبُوْبٌ انڈیلا ہوا حَلَّ سے مَحْلُوْلٌ حل شدہ (محلول، مِلا یا ہوا)۔

ب:۔اجوف واوي قَالَ يَقُوْلُ (۲) سے مَقُوْلٌ کہی ہوئی بات۔ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا، اس میں دوسرا حرفِ اصلی حذف کر دیا گیا ہے، اس کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

لَامَ يَلُوْمُ سے مَلُوْمٌ ملامت زدہ۔ اصل میں مَلْوُوْمٌ تھا۔

اجوف یائی زَادَ يَزِيْدُ سے مَزِيْدٌ زیادہ۔ اصل میں مَزْيُوْدٌ تھا، یہاں دوسرا حرفِ اصلی حذف ہو گیا اور مَفْعُوْلٌ کا واو، ي میں بدل دیا گیا، اس طرح کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

كَالَ يَكِيْلُ سے مَكِيْلٌ ناپا ہوا۔ اصل میں مَكْيُوْلٌ تھا۔

ج:۔ ناقص واوي دَعَا يَدْعُوْ سے مَدْعُوٌّ مدعو (جسے دعوت دی گئی ہو) یہ اصل میں قاعدہ کے مطابق ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ اس کو ایک ہی واو مشدود سے لکھا گیا ہے، مَدْعُوْوٌ میں پہلا واو مَفْعُوْلٌ کا ہے اور دوسرا واو

---

(۱) اجوف واوي اس فعل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا حرفِ اصلی واو ہو اور اجوف یائی اس فعل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا حرفِ اصلی ي ہو، یہی قاعدہ فعل ناقص کے لئے بھی ہے۔

(۲) اسم مفعول فعل مبني للمجهول سے بنتا ہے، اسی لئے اصل کتاب میں فعل مبني للمجهول دیا گیا ہے، کلید میں فعل مبني للمعلوم اس لئے دیا گیا کہ آسانی سے سمجھا جا سکے۔

تیسرا حرفِ اصلی ہے، اس طرح کی ایک اور مثال یہ ہے:

تَلَا یَتْلُوْ سے مَتْلُوٌّ پڑھی جانے والی چیز۔

ناقص یائی بَنَی یَبْنِيْ سے مَبْنِيٌّ تعمیر شدہ۔ اصل میں مَبْنُوْيٌ تھا۔

اس طرح کی ایک اور مثال یہ ہے:

شَوَی یَشْوِي (۱) سے مَشْوِيٌّ بھُنا ہوا۔ اصل میں مَشْوُوْيٌ تھا۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ مثالوں میں دیئے گئے طریقہ کے مطابق آنے والے اجوف افعال کو مبني للمجهول بنائیے۔

۳۔ آنے والے جملوں میں اجوف افعال کو متعین کیجئے۔

۴۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے مضعف افعال سے اسمِ فاعل بنائیے۔

۵۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے اجوف واوي افعال سے اسمِ فاعل بنائیے۔

۶۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے اجوف یائی افعال سے اسمِ فاعل بنائیے۔

۷۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے ناقص واوي افعال سے اسمِ فاعل بنائیے۔

۸۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے ناقص یائی افعال سے اسمِ فاعل بنائیے۔

۹۔ آنے والے افعال سے اسمِ فاعل بنائیے اور ہر فعل کی نوعیت بتائیے جیسا کہ مثال میں دیا گیا ہے۔

۱۰۔ مثال میں دیئے گئے طریقہ پر آنے والے اجوف واوي افعال سے اسمِ مفعول بنائیے۔

۱۱۔ مثال میں دیئے گئے طریقہ پر آنے والے اجوف یائی افعال سے اسمِ مفعول بنائیے۔

۱۲۔ مثال میں دیئے گئے طریقہ پر آنے والے ناقص واوي افعال سے اسمِ مفعول بنائیے۔

۱۳۔ مثال میں دیئے گئے طریقہ پر آنے والے ناقص یائی افعال سے اسمِ مفعول بنائیے۔

---

(۱) فعل شَوَی یَشْوِي لفیف مقرون ہے، لیکن یہ قاعدہ لفیف مقرون اور ناقص یائی میں مشترک ہے۔

۱۴۔ آنے والے افعال سے اسمِ مفعول بنائیے اور ہر فعل کی نوعیت بتائیے جیسا کہ مثال میں دیا گیا ہے۔

۱۵۔ سبق سے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول نکالئے اور ان میں سے ہر ایک کی اصل اور جس فعل سے مشتق ہے بتائیے اور ہر فعل کی نوعیت بھی۔

۱۶۔ آنے والے جملوں میں اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کو متعین کیجئے، اور ہر ایک کی اصل، اور جس فعل سے مشتق ہے بتائیے، اور اس فعل کی نوعیت بھی۔

۱۷۔ آنے والے جملوں پر غور کیجئے۔

۱۸۔ آنے والے افعال کے مضارع بنائیے۔

۱۹۔ آنے والے کلمات کی جمع بنائیے۔

۲۰۔ آنے والے اسماء کے واحد بنائیے۔

چھٹا سبق

اس سبق میں ہم اسم زمان اور اسم مکان بنانا سیکھیں گے۔ دونوں مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے:
مَلْعَبٌ کھیلنے کا وقت/جگہ مَكْتَبٌ لکھنے کا وقت/جگہ مَطْبَخٌ پکانے کا وقت/جگہ مَغْرِبٌ غروب ہونے کا وقت/جگہ مَشْرِقٌ طلوع ہونے کا وقت/جگہ۔

۱ — اسم زمان و اسم مکان مندرجہ ذیل صورتوں میں مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے گا:

ا:۔ اگر فعل ناقص ہو خواہ اس کے دوسرے حرفِ اصلی پر جو بھی حرکت ہو، جیسے:
جَرَى يَجْرِي سے مَجْرًى دوڑنے کی جگہ۔ لَهَا يَلْهُوْ سے مَلْهًى تفریح گاہ (تفریح کرنے کی جگہ)۔

ب:۔ جب فعل غیر ناقص کا مضارع مفتوح یا مضموم العین ہو، جیسے: لَعِبَ يَلْعَبُ سے مَلْعَبٌ کھیل کا میدان (کھیلنے کی جگہ)۔ شَرِبَ يَشْرَبُ سے مَشْرَبٌ پینے کی جگہ۔ دَخَلَ يَدْخُلُ سے مَدْخَلٌ داخل ہونے کی جگہ۔ طَبَخَ يَطْبُخُ سے مَطْبَخٌ باورچی خانہ (کھانا بنانے کی جگہ)۔

۲ — اور مندرجہ ذیل صورتوں میں مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا:

ا:۔ جب فعل مثال ہو خواہ اس کے دوسرے حرفِ اصلی کی حرکت جو بھی ہو، جیسے:
وَقَفَ يَقِفُ سے مَوْقِفٌ رکنے کی جگہ (Parking) وَضَعَ يَضَعُ سے مَوْضِعٌ رکھنے کی جگہ۔

ب:۔ جب کسی غیر مثال یا غیر ناقص کا مضارع مکسور العین ہو، جیسے:

---

(۱) يَسْجُدُ سے مَسْجِدٌ، يَشْرُقُ سے مَشْرِقٌ اور يَغْرُبُ سے مَغْرِبٌ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں، اس لئے کہ قاعدے کے لحاظ سے انہیں مَفْعَلٌ کے وزن پر ہونا چاہئے تھا۔

جَلَسَ يَجْلِسُ سے مَجْلِسٌ نشست گاہ (بیٹھنے کی جگہ) نَزَلَ يَنْزِلُ سے مَنْزِلٌ منزل (اترنے کی جگہ)۔

نوٹ:۔ دونوں وزنوں کے آخر میں ۃ بڑھائی جاسکتی ہے، جیسے: مَنْزِلَةٌ مرتبہ مَدْرَسَةٌ مدرسہ (اصلی معنی: پڑھنے کی جگہ)۔

۱۔ آنے والے افعال سے اسماءِ زمان ومکان بنایئے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں سے اسماءِ زمان ومکان نکالئے، ان کا وزن بتایئے اور وہ فعل بھی جس سے وہ مشتق ہیں۔

۵۔ سبق میں سے اسماءِ زمان ومکان نکالئے، ان کا وزن بتایئے اور وہ فعل بھی جس سے وہ مشتق ہیں۔

اس سبق میں ہم اسمِ آلہ بنانا سیکھتے ہیں، اسمِ آلہ اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی کام کے آلہ کو بتائے، جیسے:

فَتَحَ اس نے کھولا سے مِفْتَاحٌ کھولنے کا آلہ چابی۔

رَأَى اس نے دیکھا سے مِرْآةٌ دیکھنے کا آلہ آئینہ۔

وَزَنَ اس نے تولا سے مِيْزَانٌ (۱) تولنے کا آلہ ترازو۔

اسمِ آلہ کے تین وزن ہیں:

ا:۔ مِفْعَالٌ جیسے: مِنْشَارٌ آرہ نَشَرَ چیرا سے۔

مِحْرَاثٌ ہل حَرَثَ ہل چلایا سے۔

ب:۔مِفْعَلٌ جیسے: مِصْعَدٌ لفٹ صَعِدَ چڑھا سے۔

مِثْقَبٌ برما (سوراخ کرنے کا آلہ) ثَقَبَ سوراخ کیا سے۔

ج:۔مِفْعَلَةٌ جیسے: مِكْنَسَةٌ جھاڑو كَنَسَ اس نے جھاڑا سے۔

مِقْلاةٌ کڑاہی قَلَى تَلا سے۔ (اصل میں مِقْلَيَةٌ تھا)۔

مِكْوَاةٌ استری كَوَى استری کیا سے۔ (اصل میں مِكْوَيَةٌ تھا)۔(۲)

---

(۱)مِيْزَانٌ اصل میں مِوْزَانٌ تھا،عربی میں واو سے پہلے کسرہ نہیں آسکتا اس لئے واو کو ي سے بدل دیا گیا تو مِوْزَانٌ مِيْزَانٌ ہو گیا۔

(۲)مِقْلاةٌ اور مِكْوَاةٌ مِفْعَلَة کے وزن پر ہیں، مِفْعَالٌ کے وزن پر نہیں، مِكْوَيَةٌ میں واو مفتوح اور مِقْلَيَةٌ میں یاءِ مفتوح کو الف ساکن سے بدل دیا گیا تو مِكْوَاةٌ اور مِقْلاةٌ ہو گئے،اسی طرح صَفَا يَصْفُوْ سے مِصْفَاةٌ، اصل میں مِصْفَوَةٌ تھا، واو مفتوح کو الف سے بدلا گیا تو ہو گیا مِصْفَاةٌ.

۱۔آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۳۔آنے والے افعال سے مِفْعَالٌ کے وزن پر اسمِ آلہ بنائیے۔

۴۔آنے والے افعال سے مِفْعَلٌ کے وزن پر اسمِ آلہ بنائیے۔

۵۔آنے والے افعال سے مِفْعَلَة کے وزن پر اسمِ آلہ بنائیے۔

۶۔آنے والی احادیث میں سے اسماءِ آلہ نکالیے اور ان میں سے ہر ایک کا وزن بتائیے۔

۷۔سبق میں آئے اسماءِ آلہ نکالیے، ان کا وزن بتائیے اور وہ فعل بھی جس سے یہ مشتق ہیں۔

۸۔آنے والے سارے مشتقات کی نوعیت متعین کیجئے۔(۱)

۹۔آنے والے اسماء کی جمع لائیے۔

---

(۱) ہم یہ چار اسماءِ مشتقات پڑھ چکے ہیں: اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اسم زمان ومکان، اسمِ آلہ۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱ — معرفہ (متعین)، اور نکرہ (غیر متعین)

عربی میں مندرجہ ذیل سات قسم کے اسماء معرفہ ہوتے ہیں:

۱:۔ضمائر، جیسے: **أَنا، أَنْتَ، هُوَ.**

۲:۔اسماءِ اعلام، جیسے: **أَحْمَدُ، مَكَّةُ.**

۳:۔اسماءِ اشارہ، جیسے: **هٰذَا، ذٰلِکَ، أُولٰئِکَ.**

۴: ۔اسماءِ موصولہ، جیسے: **اَلَّذِيْ، اَلَّذِيْنَ، اَلَّتِيْ، مَا، مَنْ.**

۵: ۔ایسے اسماء جن کے شروع میں ال ہو، جیسے: **اَلْكِتَابُ، اَلرَّجُلُ.**

۶: ۔وہ اسم جو کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو، جیسے: **كِتَابُ حَامِدٍ، كِتَابُهُ، كِتَابُ الْمُدَرِّسِ، كِتَابُ الَّذِيْ خَرَجَ...، كِتَابُ هٰذَا.**

نوٹ: ۔جو اسم کسی اسمِ نکرہ کی طرف مضاف ہو وہ بھی نکرہ ہوگا، جیسے: **كِتَابُ طَالِبٍ** ایک طالب علم کی کتاب **بَيْتُ مُدَرِّسٍ** ایک استاذ کا گھر۔

۷: ۔اسمِ مُنادی، جیسے: **يَا رَجُلُ، يَا وَلَدُ.**

نوٹ: ۔**رَجُلٌ** اور **وَلَدٌ** نکرہ ہیں، لیکن وہ اس وجہ سے معرفہ ہو گئے کہ بلانے والے کے نزدیک متعین تھے، اگر مُنادی (جس کو بلایا جا رہا ہے) بلانے والے کے نزدیک متعین نہ ہو تو وہ نکرہ ہی رہے گا، جیسے کوئی نابینا کسی کو بلائے گا تو یہ کہے گا: **يَا رَجُلاً خُذْ بِيَدِيْ** (بندہ خدا، ذرا ہاتھ پکڑنا) اس لئے کہ وہ کسی متعین شخص سے مخاطب نہیں ہے۔

نوٹ: ۔ یَارَجُلُ منادی مضموم ہے جب کہ یَا رَجُلًا منصوب ہے۔
جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اسمِ نکرہ منادی ہونے کے بعد معرفہ ہوجاتا ہے۔

۲۔ تَعَالَ آ

یہ فعل صرف بطورِ امر استعمال ہوتا ہے، ماضی اور مضارع میں جَاءَ یَجِیْئُ یا أَتٰی یَأْتِيْ استعمال ہوگا، جیسے:

جَاءَنِيْ بَلَالٌ أَمْسِ کل بلال میرے پاس آیا۔
لَا تَأْتِنِيْ غَدًا کل میرے پاس نہ آنا۔

تَعَالَ کو مخاطب کے دیگر ضمائر کی طرف یوں اسناد کریں گے:

تَعَالَوْا یَا إِخْوَانُ تَعَالَيْ یَا خَدِیْجَةُ تَعَالَيْنَ یَا أَخَوَاتُ تَعَالَیَا یَا وَلَدَانِ/یَا بِنْتَانِ

تَعَالٰی وہ بزرگ و برتر ہوا کے معنی میں ماضی اور مضارع میں بھی استعمال ہوتا ہے، تَعَالَ (صیغۂ امر) کے اصل معنی ہیں: اوپر آ۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
۲۔ معرفہ اور نکرہ کے بارے میں ذیل کے سوالوں کا جواب دیجئے:
أ۔ نکرہ کی تین مثالیں دیجئے۔
ب۔ معرفہ کے ہر قسم کی تین مثالیں دیجئے۔
ج۔ سبق میں جو نکرہ اسماء استعمال ہوئے ہیں انہیں متعین کیجئے۔
د۔ سبق میں جو معرفہ اسماء استعمال ہوئے ہیں انہیں متعین کیجئے اور ہر ایک کی نوعیت متعین کیجئے۔
ھ۔ یَا وَلَدُ، یَابَلَالُ دونوں میں سے کون نداء کی وجہ سے معرفہ بنا؟
و۔ آنے والی حدیث پڑھئے اور اس میں جو نکرہ اور معرفہ اسماء ہیں انہیں متعین کیجئے اور معرفہ کی ہر قسم کو متعین کیجئے۔
ز۔ آنے والے ہر نکرہ کو بتائے گئے طریقہ سے معرفہ بنائیے۔

۳۔ ذیل کے سوالوں کا جواب دیجئے:

اَ۔سبق میں سے معرفہ کی طرف مضاف کی دو اور نکرہ کی طرف مضاف کی ایک مثال نکالئے۔

ب۔فعل ثُلاثی مجرّد سے مشتق اسمِ فاعل کی تین مثالیں نکالئے۔

ج۔نسب کی ایک مثال نکالئے۔

۴۔دو زبانی مشقیں:

۱۔ہر طالب علم اپنے ساتھی سے کہے: **أَعْطِنِيْ قَلَمَکَ/كِتَابَکَ/دَفْتَرَکَ...**

۲۔ہر طالب علم اپنے ساتھی سے دوسرے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہے: **أَعْطِهِ كِتَابَکَ/ دَفْتَرَکَ/ مِبْرَاتَکَ...**

۵۔آنے والے افعال سیکھئے۔

۶۔آنے والے اسماء کی جمع لائیے۔

۷۔ فَوْق کی ضد کیا ہے؟

نواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱— تثنیہ اور جمع کے نون کو حذف کرنا۔

ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ جب کوئی اسم مضاف بنتا ہے تو اس کی تنوین حذف ہو جاتی ہے، جیسے: كِتَابٌ سے كِتَابُ حَامِدٍ (نہ کہ كِتَابٌ حَامِدٍ) اسی طرح جب کوئی مثنی یا جمع مذکر سالم مضاف ہو تو اس کا نون بھی حذف ہو جاتا ہے، جیسے:

أَيْنَ الْبِنْتَانِ؟	أَيْنَ بِنْتَا بِلَالٍ؟	بلال کی دونوں بیٹیاں کہاں ہیں؟
رَأَيْتُ الْبِنْتَيْنِ	رَأَيْتُ بِنْتَيْ بِلَالٍ.	میں نے بلال کی دونوں بیٹیوں کو دیکھا۔
أَبْحَثُ عَنِ الْبِنْتَيْنِ	أَبْحَثُ عَنْ بِنْتَيْ بِلَالٍ.	میں بلال کی دونوں بیٹیوں کو تلاش کر رہا ہوں۔
جَاءَ الْمُدَرِّسُوْنَ	جَاءَ مُدَرِّسُوا الْحَدِيْثِ.	حدیث کے اساتذہ تشریف لائے۔
سَأَلْتُ الْمُدَرِّسِيْنَ	سَأَلْتُ مُدَرِّسِيْ الْحَدِيْثِ.	میں نے حدیث کے اساتذہ سے دریافت کیا۔
سَلَّمْتُ عَلَى الْمُدَرِّسِيْنَ	سَلَّمْتُ عَلَى مُدَرِّسِي الْحَدِيْثِ	میں نے حدیث کے اساتذہ کو سلام کیا۔

۲— پہلے حصہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ هٰذا کا مثنی هٰذَانِ اور هٰذِهٖ کا هَاتَانِ ہے، جیسے:

هٰذَانِ مَسْجِدَانِ وَ هَاتَانِ مَدْرَسَتَانِ. یہ دونوں مسجدیں ہیں اور یہ دونوں مدرسے ہیں۔

یہاں ہم سیکھتے ہیں کہ ذٰلِكَ کا مثنی ذَانِكَ اور تِلْكَ کا مثنی تَانِكَ ہے، جیسے:

هٰذَانِ مُدَرِّسَانِ وَ ذَانِكَ طَالِبَانِ. یہ دونوں استاذ ہیں اور وہ دونوں طالب علم ہیں۔

هَاتَانِ طَبِيْبَتَانِ وَ تَانِکَ مُمَرِّضَتَانِ. یہ دونوں لیڈی ڈاکٹر ہیں اور وہ دونوں نرسیں ہیں۔

نصب اور جرّ کی صورت میں یہ ذَیْنِکَ اور تَیْنِکَ ہوجاتے ہیں، جیسے:

اِفْتَحْ ذَیْنِکَ الْبَابَیْنِ وَتَیْنِکَ النَّافِذَتَیْنِ. وہ دونوں دروازے اور وہ دونوں کھڑکیاں کھولو۔

مَنْ یَسْکُنُ فِيْ تَیْنِکَ الْفِلَّتَیْنِ؟ ان دونوں بنگلوں (Villas) میں کون رہتا ہے؟

۳ – کِلَا کا معنی ہے: وہ دونوں۔ مؤنث کے لئے اس کا صیغہ ہے کِلْتَا یہ دونوں ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں اور مضاف الیہ ہمیشہ مثنی ہوگا، جیسے:

کِلَا الطَّالِبِینِ فِي الْمَکْتَبَةِ. دونوں طالب علم کتب خانے میں ہیں۔

کِلْتَا السَّیَّارَتَیْنِ أَمَامَ الْبَیْتِ. دونوں کاریں گھر کے سامنے ہیں۔

کِلَا اور کِلْتَا کو مفرد اسم کی طرح استعمال کیا جاتا ہے، لہذا اس کی خبر بھی مفرد ہوگی، جیسے:

کِلَا الطَّالِبَیْنِ تَخَرَّجَ. دونوں طالب علم فارغ ہوگئے۔

کِلْتَا السَّاعَتَیْنِ جَمِیْلَةٌ. دونوں گھڑیاں خوبصورت ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ آتَتْ أُکُلَهَا﴾[الکهف: ۳۳] دونوں باغوں نے اپنی پیداوار دی۔

کِلَانَا مَسْرُوْرٌ. ہم دونوں خوش ہیں۔

اگر کِلَا اور کِلْتَا کا مضاف الیہ اسمِ ظاہر ہو تو نصب اور جرّ کی صورت میں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، جیسے:

أَعْرِفُ کِلَا الرَّجُلَیْنِ. میں دونوں آدمیوں کو جانتا ہوں۔

بَحَثْتُ عَنْ کِلَا الرَّجُلَیْنِ. میں نے دونوں آدمیوں کو تلاش کیا۔

لیکن مضاف الیہ اگر اسمِ ضمیر ہو تو مثنی کی طرح ان کا الف بھی ي سے بدل جائے گا، جیسے:

رَأَیْتُ کِلَیْهِمَا. میں نے ان دونوں کو دیکھا۔

مَنْ سَأَلْتِ؟ زَیْنَبَ أَمْ آمِنَةَ؟ تم نے کس سے دریافت کیا؟ زینب سے یا آمنہ سے؟

سَأَلْتُ کِلْتَیْهِمَا. میں نے ان دونوں سے دریافت کیا۔

بَحَثْتُ عَنْ کِلَیْهِمَا/کِلْتَیْهِمَا. میں نے ان دونوں کو تلاش کیا۔

۴ – ہم جانتے ہیں کہ یائے متکلم پر سکون آتا ہے، جیسے: كِتَابِيْ لیکن اگر اس سے پہلے الف یا یائے ساکنہ ہو تو ي پر فتحہ ہوگا، جیسے:

بِنْتَايَ ذَهَبَتَا إِلَى الْمَدْرَسَةِ.	میری دونوں صاحبزادیاں مدرسہ گئیں ہیں۔
غَسَلْتُ رِجْلَيَّ.	میں نے اپنے دونوں پیر دھوئے۔

۵ – أَتَـى يَـأْتِيْ کا امر اِيْـتِ ہے، یہ اصل میں اِئْـتِ تھا، عربی میں دو ہمزہ ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے حرف کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت میں تبدیل کر دیتے ہیں، جیسے: أَأْ سے آ، إِأْ سے إِيْ، أُأْ سے أُوْ، اسی قاعدہ کے مطابق اِئْـتِ کے دوسرے ہمزہ کو ي میں بدل دیا گیا، اگر یہ لفظ کسی حرف کے بعد واقع ہو تو پہلا ہمزہ گر جائے گا اس لئے کہ وہ ہمزہ وصل ہے اور دوسرا ہمزہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے گا، اس لئے و اور ف کے بعد یہ صیغہ اس طرح ہوگا:

وَأْتِ	اور تم آؤ۔	فَأْتِ	پس تم آؤ۔

اس کو وَاأْتِ اور فَاأْتِ لکھا جانا چاہئے تھا لیکن دو ألفوں کے اجتماع کو پسند نہیں کیا جاتا، اس لئے ہمزہ وصل لکھا نہیں جاتا۔

٦ – دوسرے حصہ کے سبق نمبر ۲٦ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ هَـــا هُـوَ ذَا کا معنی ہے: ارے وہ تو یہاں ہے، اس کا تثنیہ هَاهُمَا ذَانِ اور اس کا مؤنث هَاهُمَا تَانِ ہے اور اس کا جمع هَا هُمْ أُولَاءِ اور اس کا مؤنث هَاهُنَّ أُولَاءِ ہے، جیسے:

أَيْنَ بِلَالٌ؟ هَا هُوَ ذَا.	بلال کہاں ہے؟ ارے وہ تو یہاں ہے۔
أَيْنَ بِلَالٌ وَ حَامِدٌ؟ هَهُمَا ذَانِ.	بلال اور حامد کہاں ہیں؟ ارے وہ دونوں تو یہاں ہیں۔
أَيْنَ بِلَالٌ وَ أَخَوَاهُ؟ هَا هُمْ أُولَاءِ.	بلال اور اس کے دونوں بھائی کہاں ہیں؟ ارے وہ سب تو یہاں ہیں۔
أَيْنَ مَرْيَمُ؟ هَاهِيَ ذِيْ.	مریم کہاں ہیں؟ ارے وہ تو یہاں ہے۔
أَيْنَ مَرْيَمُ وَ آمِنَةُ ؟هَهُمَاتَانِ.	مریم اور آمنہ کہاں ہیں؟ ارے وہ دونوں تو یہاں ہیں۔
أَيْنَ مَرْيَمُ وَ أُخْتَاهَا ؟هَاهُنّ أُولَاءِ.	مریم اور اس کی دونوں بہنیں کہاں ہیں؟ ارے وہ سب تو

یہاں ہیں۔

أَيْنَ إِبْرَاهِيْمُ؟ هَأَنَذَا.	ابراہیم کہاں ہے؟ میں یہاں ہوں۔
أَيْنَ إِبْرَاهِيمُ وَ زُمَلاؤُهُ؟ هَانَحْنُ أُولاءِ.	ابراہیم اوراس کے ساتھی کہاں ہیں؟ ہم یہاں ہیں۔
أَيْنَ فَاطِمَةُ؟ هَأَنَذِيْ.	فاطمہ کہاں ہے؟ میں یہاں ہوں۔
أَيْنَ فَاطِمَةُ وَ زَمِيْلاتُهَا؟هَانَحْنُ أُولاءِ.	فاطمہ اوراس کی سہیلیاں کہاں ہیں؟ ہم یہاں ہیں۔

مشقیں

ا:۔آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

دسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

ا— جملوں کے اقسام، دوسرے حصہ کے پہلے سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں جملوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ، جملہ اسمیہ اسم سے شروع ہوتا ہے، جیسے: اَلْبَيْتُ جَمِيْلٌ گھر خوبصورت ہے۔ اور جملہ فعلیہ فعل سے شروع ہوتا ہے، جیسے: دَخَلَ الْمُدَرِّسُ استاذ داخل ہوئے۔ ان دونوں کی کچھ مزید تفصیلات یہ ہیں:

جملہ اسمیہ:

جملہ اسمیہ کی ابتدا میں ذیل میں سے کوئی کلمہ ہوگا:

ا:۔ اسم یا ضمیر، جیسے: هٰذِهِ مَدْرَسَةٌ، أَنَا مُجْتَهِدٌ، اَللّٰهُ غَفُوْرٌ.

۲:۔ مصدر مؤول(۱)(أَنْ اور مضارع سے بنی ہوئی ترکیب جو مصدر کی طرح عمل کرے) جیسے:

---

(۱) مصدر مؤول کی مزید مثالیں یہ ہیں:

حالتِ رفع میں: أَنْ تَدْرُسَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ أَفْضَلُ تمہارا عربی پڑھنا بہتر ہے۔ یہاں مصدر مؤول مبتدا ہے= دِرَاسَةُ الْعَرَبِيَةِ أَفْضَلُ

الإِسْلَامُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالی پر ایمان لاؤ۔ یہاں مصدر مؤول خبر ہے= الْإِسلَامُ الإِيْمَانُ بِاللهِ

يَنْبَغِي أَنْ تَكْتُبَ عُنْوَانَکَ بِوُضُوْحٍ تمہیں اپنا پتہ صاف لکھنا چاہئے۔ یہاں مصدر مؤول فاعل ہے= يَنْبَغِي كِتَابَةُ الْعُنْوَانِ بِوُضُوْحٍ

حالتِ نصب میں: أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ میں نکلنا چاہتا ہوں۔ یہاں مصدر مؤول مفعول بہ ہے = أُرِيْدُ الْخُرُوْجَ

حالتِ جرّ میں: تَعَالَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ جانے سے پہلے آؤ۔ یہاں مصدر مؤول مضاف الیہ ہے =تَعَالَ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

لَا تَذْهَبْ إِلَى أَنْ أَرْجِعَ میرے لوٹنے تک نہ جاؤ۔ یہاں مصدر مؤول حرفِ جرّ کی وجہ سے مجرور ہے = لَاتَذْهَبْ إِلَى رُجُوْعِيْ.

اردو میں مصدر مؤول کی مثال یہ ہے: بہتر ہے کہ تم گھر پر رہو = تمہارا گھر پر رہنا بہتر ہے

أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ.　　تم روزہ رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۲:۔حروف مشبہ بالفعل، جیسے:

إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.　　بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔

إِنَّ اور اس کی اخوات جیسے: لَيتَ، لَعَلَّ، لٰكِنَّ وغیرہ کو حروف مشبّہ بالفعل کہتے ہیں۔

جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ کے آغاز کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوں گی:

۱:۔فعل تام، جیسے: طَلَعَتِ الشَّمْسُ.　　سورج طلوع ہوا۔

فعل تام اس فعل کو کہتے ہیں جس کے بعد فاعل آئے، جیسے: جَلَسَ، نَامَ، دَخَلَ، خَرَجَ وغیرہ۔

۲:۔فعل ناقص، جیسے: كَانَ الْجَوُّ بَارِدًا.　　موسم خنک تھا۔

فعل ناقص اس فعل کو کہتے ہیں جس کے بعد اسم اور خبر آئے، جیسے: صَارَ الْمَاءُ ثَلْجًا　　پانی برف بن گیا(۱)

۳:۔ طَفِقَ بِلَالٌ يَكْتُبُ　　بلال لکھنے لگا۔　　طَفِقَ　فعل ناقص ہے، اس جملہ میں بِلَالٌ اس کا اسم ہے، اور جملہ: يَكْتُبُ اس کی خبر، خبر میں فعل لازماً مضارع ہوگا، أَخَذَ اور جَعَلَ افعال بھی اسی طرح انہیں معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے:

أَخَذَ الْمُدَرِّسُ يَشْرَحُ الدَّرْسَ.　　استاذ سبق سمجھانے لگے۔

جَعَلْتُ آكُلُ.　　میں کھانے لگا (میں نے کھانا شروع کیا)۔

یہاں ضمیر تُ اس کا اسم ہے اور جملہ آكُلُ خبر ہے۔

مشقیں

۱۔آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ ذیل کے سوالوں کا جواب دیجئے

اَ۔سبق میں استعمال شدہ تمام اسمیہ جملوں اور ان کے ابتدائی کلمات کی نوعیت کو متعین کیجئے۔

---

(۱) دیکھیے دوسرا حصہ، سبق نمبر: ۲۵

ب۔ سبق میں استعمال شدہ تمام فعلیہ جملوں اور ان کے ابتدائی کلمات کی نوعیت کو متعین کیجئے۔

د۔ آیتِ کریمہ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى میں مصدر مؤول کو مصدر صریح میں تبدیل کیجئے۔

ھ۔ حروف مشبہ بالفعل سے شروع ہونے والے جملہ اسمیہ کی تین مثالیں لائیے۔

و۔ فعل ناقص سے شروع ہونے والے جملہ فعلیہ کی تین مثالیں لائیے۔

۳۔ طَفِقَ، جَعَلَ، أَخَذَ ان تمام افعالِ ناقصہ کو ایک ایک جملے میں استعمال کیجئے۔

۴۔ تَحَرَّكَ، عَبَثَ، سَئِمَ افعال کے مضارع لکھئے۔

اس سبق میں ہم جملہ اسمیہ کی مزید تفصیلات سیکھتے ہیں:

آپ جان چکے ہیں کہ جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر سے مل کر بنتا ہے، مبتدا اس اسم کو کہتے ہیں جس کے بارے میں کوئی اطلاع دی جائے اور خبر وہ اسم ہے جس کے ذریعہ سے اطلاع دی جائے، جیسے:

اَلْقَمَرُ جَمِيْلٌ. چاند خوبصورت ہے۔

اس جملہ میں آپ اَلْـقَـمَـرُ (چاند) کے بارے میں اطلاع دینا چاہتے ہیں اس لئے یہ مبتدا ہے، اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ جَمِيْلٌ (خوبصورت ہے) لہذا وہ خبر ہے۔

مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوں گے۔

ا-مبتدا کے احکام

☆ مبتدا کی قسمیں:

امبتدا یا تو اسم ہوگا یا ضمیر ہوگا، جیسے:

اَللّٰهُ رَبُّنَا.	اللہ تعالی ہمارا پروردگار ہے۔
اَلْقِرَاءَةُ مُفِيْدَةٌ.	پڑھنا فائدہ مند ہے۔
اَلْجُلُوْسُ هُنَا مَمْنُوْعٌ.	یہاں بیٹھنا منع ہے۔
نَحْنُ طُلَّابٌ.	ہم طلبہ ہیں۔

ب:۔مصدر مؤول، جیسے:

﴿وَ أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾[البقرة: ۱۸۴] اور تم روزہ رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

﴿وَ أَنْ تَعْفُوْا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى﴾[البقرة ۲۳۷] اور تم معاف کردو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے۔

☆ مبتدا عام طور پر معرفہ ہوتا ہے جیسا کہ اگلی مثالوں میں ہے:

مبتدا معرفہ ہوتا ہے، جیسے: مُحَمَّدٌ ﷺ رَسُوْلُ اللهِ . محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (مُحَمَّدٌ معرفہ ہے اس لئے کہ وہ ایک متعین شخص کا نام ہے)

أَنَا مُدَرِّسٌ. میں استاذ ہوں۔ (أَنَا معرفہ ہے اس لئے کہ وہ ضمیر ہے)۔

هٰذَا مَسْجِدٌ. یہ مسجد ہے۔ (هٰذَا معرفہ ہے اس لئے کہ وہ اسمِ اشارہ ہے)۔

اَلَّذِيْ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مُشْرِكٌ. جو غیر اللہ کی عبادت کرے وہ مشرک ہے۔ (اَلَّذِيْ معرفہ ہے اس لئے کہ وہ اسمِ موصول ہے)۔

اَلْقُرْآنُ كِتَابُ اللهِ . قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے۔ (اَلْقُرْآنُ معرفہ ہے اس لئے کہ اس پر ال داخل ہے)۔

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ. جنت کی کنجی نماز ہے۔ (مِفْتَاحُ معرفہ ہے اس لئے کہ وہ معرفہ کی طرف مضاف ہے)۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں مبتدا نکرہ بھی ہوسکتا ہے:

۱) خبر شبہ جملہ ہو، شبہ جملہ کی دو صورتیں ہیں:

أ:۔ جار مجرور، جیسے: فِي الْبَيْتِ، عَلَى الْمَكْتَبِ، كَالْمَاءِ.

ب:۔ ظرف، جیسے: اَلْيَوْمَ، غَدًا، تَحْتَ، فَوْقَ، عِنْدَ.

اس صورت میں خبر مبتدا سے پہلے ہوگی، جیسے: فِي الْغُرْفَةِ رَجُلٌ کمرہ میں ایک آدمی ہے۔ اس جملہ میں فِي الْغُرْفَةِ خبر ہے اور رَجُلٌ مبتدا ہے جب کہ رَجُلٌ فِي الْغُرْفَةِ جملہ نہیں ہے، اسی طرح: لِيْ أَخٌ میرا ایک بھائی ہے۔ اس جملہ میں اسمِ نکرہ أَخٌ مبتدا ہے۔

تَحْتَ الْمَكْتَبِ سَاعَةٌ میز کے نیچے ایک گھڑی ہے۔ اس جملہ میں سَاعَةٌ مبتدا ہے اور تَحْتَ الْمَكْتَبِ خبر جب کہ سَاعَةٌ تَحْتَ الْمَكْتَبِ جملہ نہیں ہے، اسی طرح: عِنْدَنَا سَيَّارَةٌ ہمارے پاس ایک کار ہے۔

۲) مبتدا اسمِ استفہام ہو، جیسے: مَنْ، کون، مَا، کیا، كَمْ، کتنا وغیرہ اسماء، جیسے:

مَابِكَ ؟ تمہیں کیا ہوا؟ (تمہیں کیا تکلیف/ پریشانی ہے؟) اس جملہ میں اسم استفہام مَا مبتدا ہے اور شبہ جملہ بِكَ خبر ہے۔

مَنْ مَرِيْضٌ ؟ کون بیمار ہے؟ یہاں مَنْ مبتدا اور مَرِيْضٌ خبر ہے۔

كَمْ طَالِبًا فِي الْفَصْلِ؟ درجہ میں کتنے طلبہ ہیں؟ یہاں كَمْ مبتدا ہے اور شبہ جملہ فِي الْفَصْلِ خبر ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی صورتوں میں مبتدا نکرہ ہوسکتا ہے جو ہم آئندہ پڑھیں گے۔

مبتدا اور خبر کے احکام (تقدیم اور تاخیر کے لحاظ سے)

عام طور پر مبتدا خبر سے پہلے ہوتا ہے، جیسے: أَنْتَ مُدَرِّسٌ تم استاذ ہو۔ لیکن یہ قاعدہ الٹ بھی سکتا ہے، جیسے: أَمُدَرِّسٌ أَنْتَ؟ کیا تم استاذ ہو؟ عَجِيْبٌ هٰذَا یہ تو عجیب ہے۔لیکن مبتدا اگر اسمِ استفہام ہو تو لازمًا وہ خبر سے پہلے ہوگا، جیسے: مَابِكَ ؟ مَنْ مَرِيْضٌ؟

اور مندرجہ ذیل صورتوں میں خبر لازمًا مبتدا سے پہلے ہوگی:

أ:۔خبر اسمِ استفہام ہو، جیسے: مَا اسْمُكَ ؟ یہاں اسم مبتدا ہے اور مَا خبر۔

ب:۔خبر شبہ جملہ ہو اور مبتدا نکرہ، جیسے:

فِي الْمَسْجِدِ رِجَالٌ. مسجد میں کئی آدمی ہیں۔

أَمَامَ الْبَيْتِ شَجَرَةٌ. گھر کے سامنے ایک درخت ہے۔

مبتدا یا خبر کو حذف کرنا

مبتدا یا خبر کو اس وقت حذف کیا جاسکتا ہے جب کہ وہ پہلے سے معلوم ہوں، جیسے: مَا اسْمُكَ کے جواب میں کوئی کہے: حَامِدٌ، یہاں حَامِدٌ خبر ہے اور مبتدا محذوف ہے، مکمل جملہ یوں ہے: اِسْمِيْ حَامِدٌ ،لیکن مبتدا بغیر ذکر کئے بھی سمجھ میں آ جارہا ہے اس لئے اس کو حذف کردیا گیا۔

اسی طرح مَنْ يَعْرِفُ کون جانتا ہے؟ کے جواب میں أَنَا کہنا، أَنَا یہاں مبتدا ہے اور خبر محذوف، پورا جملہ یوں ہے: أَنَا أَعْرِفُ.

خبر کے احکام

خبر کی قسمیں

خبر کی تین قسمیں ہیں: مفرد، جملہ، شبہ جملہ۔

۱- مفرد (جو جملہ نہ ہو) جیسے:

اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ. مومن مومن کا آئینہ ہے۔(۱)

۲- جملہ، خواہ جملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ، جیسے: بَلَالٌ أَبُوْهُ وَزِيْرٌ بلال کے والد وزیر ہیں۔ یہاں بَلَالٌ مبتدا ہے اور جملہ اسمیہ أَبُوْهُ وَزِيْرٌ خبر، اور أَبُوْهُ مبتدا ہے اور وَزِيْرٌ اس کی خبر (اس طرح پورا جملہ اسمیہ: أَبُوْهُ وَزِيْر مبتدا: بَلَالٌ کی خبر ہے) اسی طرح اَلْمُدِيْرُ مَا اسْمُهُ؟ ہیڈ ماسٹر کا نام کیا ہے؟ یہاں اَلْمُدِيْرُ مبتدا ہے اور جملہ اسمیہ: مَا اسْمُهُ اس کی خبر، اس جملہ خبریہ میں مَا خبر مقدم ہے اور اسْمُهُ مبتدا۔

اَلطُّلَّابُ دَخَلُوْا. طلبہ داخل ہوئے۔ یہاں اَلطُّلَّابُ مبتدا ہے اور جملہ فعلیہ دَخَلُوْا خبر ہے۔

وَاللهُ خَلَقَكُمْ. اور اللہ ہی نے تم لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ یہاں اَللهُ مبتدا ہے اور جملہ فعلیہ خَلَقَكُمْ خبر ہے۔

۳-شبہ جملہ (ظرف یا جار مجرور) جیسے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ یہاں اَلْحَمْدُ مبتدا ہے اور جار مجرور لِلّٰهِ (لِ +اللهِ) خبر ہے اور محلًّ رفع میں ہے۔

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ. جنت تلواروں کے سایے تلے ہے۔(۲) یہاں اَلْجَنَّةُ مبتدا ہے اور ظرف تَحْتَ خبر ہے اور ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب اور خبر واقع ہونے کی بناء پر محلّ رفع میں ہے۔

مبتدا اور خبر کے درمیان موافقت

خبر عدد اور جنس میں مبتدا کے موافق ہوگی، جیسے:

---

(۱) یہ ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جس کو امام ابو داود نے اپنی سنن کے "کتـاب الأدب" میں روایت کیا ہے، اس کے معنی ہیں ایک مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ کی مانند ہے، جس طرح آئینہ ہر دیکھنے والے کو اس میں موجود خوبیاں اور خامیاں بڑی خاموشی سے بتا دیتا ہے اور اس کی خیر خواہی کرتا ہے اس طرح مومن بھی آپس میں ایک دوسرے کے مددگار اور خیر خواہ ہوتے ہیں، مزید تفصیل کے لئے حدیث کی کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

(۲) یہ ایک حدیث سے ماخوذ ہے، حدیث شریف کے الفاظ ہیں: وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ جان لو کہ جنت تلواروں کے سایے تلے ہے۔[بخاری: کتاب الجهاد: ۱۱۲/۲۲]

۱-عدد میں: اَلْمُدَرِّسُ وَاقِفٌ وَالطُّلَّابُ جَالِسُوْنَ ، بَابَا الْفَصْلِ مُغْلَقَانِ وَنَافِذَتَاهُ مَفْتُوْحَتَانِ. یہاں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر مبتدا مفرد ہے تو خبر بھی مفرد ہے، مبتدا مثنی ہے تو خبر بھی مثنی ہے اور مبتدا جمع ہے تو خبر بھی جمع ہے۔

۲- جنس میں: حَامِدٌ مُهَنْدِسٌ، وَزَوْجَتُهُ طَبِيْبَةٌ، وَابْنَاهُمَا تَاجِرَانِ، وَ بِنْتَاهُمَا مُدَرِّسَتَانِ. یہاں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر مبتدا مذکر ہے تو خبر بھی مذکر ہے، مبتدا مؤنث ہے تو خبر بھی مؤنث ہے۔

مبتدا اور خبر کے احکام

مبتدا	معرفہ/نکرہ	مقدم/مؤخر	تقدیم/تاخیر کا سبب
اَللّٰهُ غَفُوْرٌ	معرفہ	خبر سے پہلے	یہی اصلی حکم ہے۔
عَجِيْبٌ كَلَامُهُ	معرفہ	خبر کے بعد	اس کی بھی اجازت ہے
عِنْدَكَ سَيَّارَةٌ	نکرہ	مبتدا لازمًا خبر کے بعد ہوگا	اس لئے کہ مبتدا نکرہ ہے اور خبر شبہ جملہ
أَفِي اللّٰهِ شَكٌّ؟	نکرہ	مبتدا لازمًا خبر کے بعد ہوگا	اس لئے کہ مبتدا نکرہ ہے اور خبر شبہ جملہ
مَنْ غَابَ؟	معرفہ	مبتدا لازمًا خبر سے پہلے ہوگا	اس لئے کہ مبتدا اسمِ استفہام ہے
مَنْ أَنْتَ	معرفہ	مبتدا لازمًا خبر کے بعد ہوگا	اس لئے کہ خبر اسمِ استفہام ہے
وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ	معرفہ، اس لئے کہ اس کا معنی ہے: صِيَامُكُمْ	خبر سے پہلے	اس لئے کہ اصلی حکم یہی ہے۔

مشقیں

۱۔آنے والے ہر اسم کو مبتدا بنائیے۔

۲۔آنے والے ہر اسم کو خبر بنائیے۔

۳۔لفظ "مُدَرِّسٌ" کو پانچ جملوں میں مبتدا بنا کر استعمال کیجئے اس طرح کہ خبر پہلے میں مفرد، دوسرے میں ظرف، تیسرے میں جار مجرور، چوتھے میں جملہ فعلیہ اور پانچویں میں جملہ اسمیہ ہو۔

۴۔تین ایسے جملے لائیے جن میں ہر خبر ظرف ہو۔

۵۔تین ایسے جملے لائیے جن میں ہر خبر جار مجرور ہو۔

۶۔آنے والے ہر اسم کو مبتدا بنائیے اس طرح کہ اس کی خبر جملہ اسمیہ ہو اور قوسین میں دیئے گئے الفاظ کو خبریہ جملہ میں استعمال کیجئے۔

۷۔درس سے جملہ اسمیہ کی ایسی مثالیں لائیے جن کا مبتدا محذوف ہو۔

۸۔درس میں آئے تمام مبتدا اور خبر نکالئے اور خبر کی نوعیت بتائیے۔

بارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱-ظرف یا مفعول فیہ

ظرف اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی فعل کے وقت یا مقام کی نشاندہی کرے، جیسے:

أ- خَرَجْتُ لَيْلًا میں رات میں نکلا۔ سَأُسَافِرُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ میں ان شاءاللہ کل سفر کروں گا۔ نِمْتُ بَعْدَ نَوْمِكَ میں تمہارے سونے کے بعد سویا۔ اس کو ظرفِ زمان کہتے ہیں۔

ب- مَشَيْتُ مِيْلًا میں ایک میل چلا۔ جَلَسْتُ عِنْدَ الْمُدِيْرِ میں ہیڈ ماسٹر کے پاس بیٹھا۔ نِمْتُ تَحْتَ شَجَرَةٍ میں ایک درخت کے نیچے سویا۔ اس کو ظرفِ مکان کہتے ہیں۔

ظرف منصوب ہوتا ہے لیکن بعض ظروف(۱) مبنی بھی ہیں جیسے: أَيْنَ مبنی علی الفتح **أَمْسِ** مبنی علی الکسر **حَيْثُ** اور **قَطُّ** مبنی علی الضمّ اور **مَتَى** اور **هُنَا** مبنی علی السکون ہیں(۲)

وہ الفاظ جو ظرف کے قائم مقام ہوتے ہیں:

بعض الفاظ ہیں جو اصل میں زمانہ یا مقام پر دلالت تو نہیں کرتے ہیں لیکن ظرف کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں، ان کی قسمیں یہ ہیں:

ا۔ كُلّ، بَعْض، نصف، رُبْع جیسے الفاظ جب زمانہ یا مقام پر دلالت کرنے والے الفاظ کی طرف مضاف ہوں، جیسے:

سَافَرْنَا كُلَّ النَّهَارِ. ہم نے پورا دن سفر کیا۔

---

(۱) ظروف ظرف کی جمع ہے۔

(۲) اس لئے کہ یہ دونوں لفظ الف پر ختم ہوتے ہیں جو ساکن ہے (مَتَى اصل میں مَتَا ہے)

بَقِيْتُ فِي الْمُسْتَشْفَى بَعْضَ يَوْمٍ. میں ہسپتال میں دن کا کچھ حصہ رہا۔

أَنْتَظِرُكَ رُبْعَ سَاعَةٍ. میں پاؤ گھنٹہ (پندرہ منٹ) تمہارا انتظار کروں گا۔

مَشَيْتُ نِصْفَ كِيلُوْ مِتْرٍ. میں آدھا کیلومیٹر چلا۔

ان جملوں میں کُلّ، بَعْض، نصف، رُبْع ظروف کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں، جب کہ وہ اسماء جو حقیقۃً ظروف ہیں وہ مضاف الیہ ہیں۔

ب۔ظرف کی صفت جب کہ ظرف محذوف ہو، جیسے:

جَلَسْتُ طَوِيْلًا میں دیر تک بیٹھا رہا جو کہ اصل میں ہے: جَلَسْتُ وَقْتًا طَوِيْلًا . میں بہت دیر تک بیٹھا رہا۔ پہلے جملہ میں طَوِيْلًا ظرف وَقْتًا کے قائم مقام ہو کر منصوب ہے۔

ج۔وہ اسمِ اشارہ جس کا مشار الیہ ظرف ہو، جیسے: جِئْتُ هٰذَا الْأُسْبُوْعَ. میں اس ہفتہ آیا۔ یہاں هٰذَا مبنى على السكون في محلّ نصب ہے۔

د۔وہ اعداد جو مقام یا زمانہ پر دلالت کرنے والے الفاظ کے قائم مقام ہوں، جیسے:

مَكَثْتُ فِي بَغْدَادَ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ. میں بغداد میں چار دن رہا۔

سِرْنَا مِائَةَ كِيلُوْ مِتْرٍ. ہم سو کیلومیٹر چلے۔ پہلی مثال میں أَرْبَعَةَ منصوب ہے، اس لئے کہ وہ ظرف زمان أَيَّام کے قائم مقام ہے، اور مِائَةَ دوسری مثال میں منصوب ہے اس لئے کہ وہ ظرف مکان كِيلُوْ مِتْرٍ کے قائم مقام ہے۔

اسی طرح لفظ كَمْ (کتنا) بھی ظرف کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے:

كَمْ لَبِثْتَ؟ تم نے کتنا قیام کیا؟ تم کتنی دیر رہے؟

كَمْ مَشَيْتَ؟ تم کتنا چلے؟ تم کتنے کیلومیٹر چلے؟

۲- لَوْ صرف ماضی میں ایک غیر تکمیل شدہ شرط کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

لَوِ اجْتَهَدتَّ لَنَجَحْتَ. اگر تم نے محنت کی ہوتی تو کامیاب ہو جاتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے محنت نہیں کی اسی لئے کامیاب نہیں ہوئے، اس کو عربی میں حرف امتناعٍ لامتناعٍ کہتے ہیں، اس کا مطلب

ہوتا ہے شرط کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے جواب کا نہ ہونا۔

جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ جملہ کے دو حصے ہیں، پہلے حصے کو شرط اور دوسرے حصے کو جواب کہتے ہیں، گذشتہ مثال میں لَنَجَحْتَ جواب ہے، جواب پر ایک ل ہوتا ہے جو بالعموم منفی جواب سے حذف ہو جاتا ہے، جیسے:

لَوْ عَرَفْتُ أَنَّکَ مَرِیْضٌ مَا تَأَخَّرْتُ. اگر مجھے علم ہوتا کہ تم بیمار ہو تو میں دیر نہیں کرتا۔

لَوْ کی مزید چند مثالیں یہ ہیں:

لَوْ سَمِعْتَ قِصَّتَه لَبَکَیْتَ. اگر تم اس کی داستان سنتے تو رو پڑتے۔

لَوْ حَضَرْتَ أَمْسِ مَا شَکَوْتُکَ إِلَی الْمُدِیْرِ. اگر تم کل حاضر رہتے تو میں ہیڈ ماسٹر سے تمہاری شکایت نہیں کرتا۔

هٰذَا الطَّعَامُ فَاسِدٌ، لَوْ أَکَلَهُ النَّاسُ لَمَرِضُوْا. یہ کھانا خراب ہے، اگر لوگ اسے کھاتے تو بیمار ہو جاتے۔

لَوْ رَأَیْتَ ذٰلِکَ الْمَنْظَرَ لَضَحِکْتَ. اگر تم وہ منظر دیکھتے تو ہنس پڑتے۔

لَوْ عَرَفْتُ أَنّ الرِّحْلَةَ الْیومَ مَا تَأَخَّرْتُ. اگر مجھے پتہ ہوتا کہ سفر آج ہے تو دیر نہیں کرتا۔

۳- مِنْ قَبْلُ میں قَبْلُ مبنی ہے، قَبْلُ اور بَعْدُ کا مضاف الیہ محذوف ہو تو وہ دونوں مبنی ہوتے ہیں، جیسے:

أَنَاالْآنَ مُدَرِّسٌ، وَکُنْتُ مُدِیْرًا مِنْ قَبْلِ ذٰلِکَ. میں اب استاد ہوں، اور اس سے پہلے میں ہیڈ ماسٹر تھا۔

یہاں ذٰلِکَ مضاف الیہ ہے اور ''اس سے پہلے'' کا معنی ہے: استاد ہونے سے پہلے، یہاں چونکہ مضاف الیہ مذکور ہے اس لئے قَبْلُ معرب اور حرفِ جر مِنْ کی وجہ سے مجرور ہے، لیکن جب مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ مبنی ہو جاتا ہے، اس صورت میں ہم کہیں گے:

وَکُنْتُ مُدِیْرًا مِنْ قَبْلُ. اور میں پہلے ہیڈ ماسٹر تھا۔

اسی طرح ہم کہتے ہیں:

کَانَ بَلالٌ مَعِيْ إِلَی السّاعَةِ الْعَاشِرَةِ، وَلَمْ أَرَهُ مِنْ بَعدِ ذٰلِکَ.

بلال دس بجے تک میرے ساتھ تھا، اس کے بعد میں نے اسے نہیں دیکھا۔

اگر مضاف الیہ حذف کر دیں تو یوں کہیں گے:

وَلَمْ أَرَهُ مِنْ بَعْدُ بعد میں میں نے اسے نہیں دیکھا۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ﴾[الرّوم: ۴]

اللہ ہی کے لئے سارے معاملات ہیں پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

مشقیں

عمومی:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

ظرف:

۱۔ درس میں آنے والے ظرفِ زمان ومکان کو متعین کیجئے۔

۲۔ درس میں آئے مبنی ظرف نکالئے۔

۳۔ درس میں آئے ظرف کے قائم مقام کلمات نکالئے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں ظرفِ زمان اور ظرف مکان کو متعین کیجئے۔

۵۔ اگلی آیتوں میں ظروفِ زمان ومکان کو متعین کیجئے۔

۶۔ تین ایسے جملہ لائیے جن میں سے ہر ایک میں عدد ظرف کے قائم مقام ہو۔

۷۔ تین ایسے جملہ لائیے جن میں اسمِ اشارہ ظرف کے قائم مقام ہو۔

۸۔ آنے والے ہر ظرف کو جملہ مفیدہ میں داخل کیجئے۔

لَوْ:

۱۔ آنے والے جملوں میں لَوْ داخل کیجئے اور ضروری تبدیلیاں کیجئے

۲۔ آنے والے جملوں کو مکمل کیجئے۔

۳۔ دو جملوں میں لَوْ اس طرح استعمال کیجئے کہ پہلے میں اس کا جواب مثبت ہو اور دوسرے میں منفی۔

عام سوالات:

۱۔ آنے والے افعال کے صیغۂ مضارع لائیے۔

۲۔زُوَّارٌ اور شِدَادٌ کا مفرد لائیے۔

۳۔جَرِیْحٌ اور نَفْسٌ کی جمع لائیے۔

۴۔ضَرٌّ کی ضد لائیے۔

۵۔آنے والے ہر لفظ کو جملہ مفیدہ میں استعمال کیجئے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱– لام الأمر، آپ دوسرے حصہ میں فعل امر اُكْتُبْ لکھ وغیرہ پڑھ چکے ہیں، یہ مخاطب کو حکم دینے یا اس سے درخواست کے لئے استعمال ہوتا ہے، غائب کو حکم دینے یا اس سے درخواست کرنے کے لئے لِيَكْتُبْ استعمال ہوگا، اس کا معنی ہے: اسے لکھنا چاہئے، جیسے:

لِيَكْتُبْ كُلُّ طَالِبٍ اسْمَهُ فِيْ هٰذِهِ الْوَرَقَةِ. ہر طالب علم اس کاغذ پر اپنا نام لکھے۔

لِتَجْلِسْ كُلُّ طَالِبَةٍ فِيْ مَكَانِهَا. ہر طالبہ اپنی جگہ بیٹھے۔

یہ صیغہ جمع متکلم کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: **لِنَأْكُلْ** ہمیں کھالینا چاہئے۔

اس صیغہ میں استعمال ہونے والا لام "**لام الأمر**" کہلاتا ہے، یہ مضارع مجزوم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے:

لِيَكْتُبْ، لِيَكْتُبَا، لِيَكْتُبُوْا . لِتَكْتُبْ، لِتَكْتُبَا، لِيَكْتُبْنَ . لِأَكْتُبْ، لِنَكْتُبْ.

لام الأمر مکسور ہوتا ہے لیکن اگر وہ، **و**، **ف** یا **ثُمَّ** کے بعد آئے تو ساکن ہو جائے گا، جیسے:

لِيَجْلِسْ كُلُّ طَالِبٍ وَلْيَكْتُبْ. ہر طالب علم بیٹھے اور لکھے۔

فَلْنَخْرُجْ. تو، ہمیں نکلنا چاہئے۔

لِنَقْرَأْ قَلِيْلًا ثُمَّ لْنَنَمْ . ہم کچھ دیر پڑھ لیں پھر سوئیں۔

۲– لَا الناهية، دوسرے حصہ کے پندرہویں سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں، اس کی ایک مثال یہ ہے:

لَا تَجْلِسْ هُنَا. تم یہاں نہ بیٹھو۔

وہاں ہم نے **لا الناهية** کا مخاطب کے ساتھ استعمال سیکھا تھا، یہاں اسے غائب کے ساتھ استعمال کرنا سیکھیں گے، جیسے:

لَا يَخْرُجْ أَحَدٌ مِّنَ الْفَصْلِ. کوئی درجہ سے نہ نکلے۔

اگلے دونوں جملوں کے درمیان فرق پر غور کریں:

لَا تَدْخُلُ سَيَّارَةُ الْأُجْرَةِ الْجَامِعَةَ. ٹیکسی یونیورسٹی میں داخل نہیں ہوتی ہے۔

لَا تَدْخُلْ سَيَّارَةُ الْأُجْرَةِ الْجَامِعَةَ. ٹیکسی یونیورسٹی میں نہ داخل ہو۔

پہلے جملہ میں لا النافية ہے اور دوسرے جملہ میں لا الناهية ہے، لا نافیہ کے بعد فعل مرفوع ہوگا اور لا ناهية کے بعد مجزوم۔

۳—الجزم بالطلب، وہ فعل مضارع جو امر یا نہی کے جواب میں واقع ہو مجزوم ہوگا، جیسے:

اِقْرَأْ مَرَّةً أُخْرَى تَفْهَمْهُ. دوبارہ پڑھو تو اس کو سمجھ جاؤ گے۔

لَا تَكْسَلْ تَنْجَحْ. سستی نہ کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس کو جزم بالطلب کہتے ہیں یعنی وہ مضارع جو امر یا نہی کی وجہ سے مجزوم ہو، طلب میں امر اور نہی دونوں داخل ہیں، اس لئے کہ دونوں میں کسی نہ کسی چیز کا مطالبہ ہوتا ہے، وہ مضارع مجزوم جو امر یا نہی کے بعد آئے جواب الطلب کہلاتا ہے۔

۴—وَا رأْسَاهْ! یہ اسلوب تکلیف کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس کو "النُّدْبَة" کہتے ہیں، رَأْسِي (میرا سر) سے یائے متکلم حذف کرکے اہْ بڑھا دیا گیا ہے۔ اگر کوئی اپنے ہاتھ کے درد کا اظہار کرنا چاہے تو کہے گا: وَايَدَاهْ! (يَدِيْ : يَدَاه). الندبة کا اسلوب افسوس کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے بلال پر افسوس کرنے کے لئے ہم کہیں گے:

وَابِلَالَاهْ! ہائے بلال!

۵—دوسرے حصے (سبق نمبر: ۱۵ اور ۲۱) میں ہم مضارع مجزوم اور جزم کے چار میں سے تین ادوات لَمْ، لَا الناهية اور لَمَّا پڑھ چکے ہیں، چوتھے اداۃ لام الأمر کو ہم نے اس سبق میں پڑھ لیا، یہ چاروں جوازم المضارع کہلاتے ہیں، یہاں چند آیتیں درج کی جا رہی ہیں جن میں یہ جوازم استعمال ہوئے ہیں:

﴿أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهُ عَيْنَيْنِ ☆ وَلِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ﴾[البلد: ۸—۹]

کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے؟

﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ﴾[الحجرات: ۴۰]

اور اب تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

﴿لا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ﴾[التوبة: ۴۰]

تم غم نہ کرو، اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہیں۔

﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ﴾[عبس: ۲۴] انسان کو چاہئے کہ اپنی غذا پر غور کرے۔

۶ – آہٍ، آہِ، یہ ایک اسمِ فعل (۱) ہے اس کا معنی ہے مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔

مشقیں

عام:

آنے والے سوالوں کے جوب دیجئے

لام الأمر:

۱۔ درس میں آئے لام الأمر کی مثالوں کو متعین کیجئے۔

۲۔ آنے والے جملوں میں لام الأمر کو متعین کیجئے اور اس پر حرکت لگائیے۔

۳۔ آنے والے فعل پر لام الأمر داخل کیجئے اور اس پر حرکت لگائیے۔

۴۔ لام الأمر پر مشتمل پانچ جملے بنائیے۔

لا الناهية:

۱۔ آنے والے جملوں میں لا الناهية کے بعد کے افعال پر حرکت لگا کر پڑھئے۔

۲۔ خالی جگہوں کو دیئے گئے افعال سے ان پر لا الناهية داخل کر کے اور حرکت لگا کر پُر کیجئے۔

۳۔ غائب پر داخل لا الناهية کی تین مثالیں لائیے۔

---

(۱) اسمِ فعل کے لئے دیکھئے پہلا اور دوسرا سبق۔

جوازم المضارع:

چار ایسے جملے بنائیے جن میں سے ہر ایک میں ایک ایسا حرف ہو جو ایک فعل کو مجزوم کرتا ہے۔

الجزم بالطلب:

۱۔ آنے والے ہر جملہ میں جواب الطلب کو نشان زد کیجئے اور اس پر حرکت لگائیے۔

۲۔ آنے والے ہر جملہ کو اس کے سامنے لکھے فعل سے مکمل کیجئے۔

۳۔ الجزم بالطلب کی تین مثالیں لائیے۔

الندبة:

الندبة کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے اور بقیہ اسماء سے الندبۃ کے صیغے بنائیے۔

عام مشقیں:

۱۔ آنے والے کلمات کی جمع لائیے۔

۲۔ آنے والے اسماء کے مفرد لائیے۔

۳۔ آنے والے افعال کے مضارع لائیے۔

۴۔ زبانی مشقیں:

۱:۔ ہر طالب علم اپنے ساتھی سے کہے: أَرِنِيْ كِتَابَكَ/سَاعَتَكَ/ قَلَمَكَ ...

۲:۔ ہر طالب علم اپنے ساتھی سے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہے: أَرِهِ (۱)دَفْتَرَكَ / سَاعَتَكَ / كِتَابَكَ...

---

(۱)اس کا صیغۂ تانیث ہے : أَرِيْهَا كِتَابَكِ ...

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱—إِذَا، یہ ایک اسمِ ظرف ہے، لیکن ساتھ ہی اس میں شرط کا معنی بھی پایا جاتا ہے، اس کے ساتھ اکثر فعل ماضی استعمال ہوتا ہے لیکن مضارع کا معنی دیتا ہے، جیسے:

إِذَا رَأَيتَ خَالِدًا فَاسْأَلْهُ عَنِ الْكِتَابِ. جب(۱) تم خالد کو دیکھو تو اس سے کتاب کے متعلق دریافت کرنا۔

إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ. جب رمضان (کا مہینہ) آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

شرطیہ اسلوب کے دو حصے ہوتے ہیں، پہلا شرط کہلاتا ہے اور دوسرا جواب الشرط، جیسے: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ شرط ہے اور فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ جواب الشرط ہے۔ ہم شروع میں پڑھ آئے ہیں کہ إِذَا کے بعد اکثر فعل ماضی اور کبھی فعل مضارع بھی استعمال ہوتا ہے، جواب الشرط کا فعل بھی مضارع ہوسکتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل شعر میں ہے:

وَ النَّفْسُ رَاغِبَةٌ إِذَا رَغَّبْتَهَا وَ إِذَا تُرَدُّ إِلَى قَلِيْلٍ تَقْنَعُ

نفس کو چھوٹ دی جائے تو وہ مزید طلب گار رہتا ہے اور اگر کم کی طرف لوٹایا جائے تو قناعت کر لیتا ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں جواب الشرط پر ف آئے گا:

۱) اگر وہ جملہ اسمیہ ہو، جیسے: إِذَا اجْتَهَدتَّ فَالنَّجَاحُ مَضْمُوْنٌ. اگر تم کوشش کرو تو کامیابی یقینی ہے۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّي قَرِيْبٌ﴾[البقرة: ۱۸۶]

اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق دریافت کریں تو بتا دیجئے کہ یقیناً میں قریب ہوں۔

۲) اگر جواب الشرط کا فعل طلبی ہو، امر نہی اور استفہام طلبی افعال کہلاتے ہیں، جیسے:

---

(۱) إِذَا کا ترجمہ جب یا اگر سے کیا جائے گا۔

أ۔ إِذَا رَأَيْتَ حَامِدًا فَاسْأَلْهُ عَنْ مَوْعِدِ السَّفَرِ. (امر)

اگر تم حامد کو دیکھو تو اس سے سفر کے متعلق دریافت کرنا۔

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسْ. (امر)

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

ب۔ إِذَا وَجَدتَّ الْمَرِيْضَ نَائِمًا فَلاتُوْقِظْهُ. اگر تم بیمار کو سوتا پاؤ تو اسے نہ جگاؤ۔ (نہی)

ج۔ إِذَا رَأَيْتُ بِلالًا فَمَاذَا أَقُوْلُ لَهُ؟ اگر میں بلال کو دیکھوں تو اس سے کیا کہوں؟ (استفہام)

۴۔ تیسرے سبق میں ہم نسب (نسبت) کے متعلق پڑھ چکے ہیں، جیسے: السودان سے سُوْدَانِيٌّ ، اب ہم پڑھیں گے کہ جس اسم کی طرف نسبت کرنی ہو اگر وہ تائے مربوطہ ۃ پر ختم ہو تو وہ ۃ حذف ہو جائے گی، پھر یائے نسب جوڑی جائے گی، جیسے: مَكَّة سے مَكِّيٌّ نہ کہ مَكَّتِيٌّ اسی طرح مَدْرَسَةٌ سے مَدْرَسِيٌّ (۱)

مشقیں

عام:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

إِذَا:

۱۔ آنے والے جملوں میں شرط اور جوابِ شرط کو متعین کیجئے اور اگر جوابِ شرط پر ف داخل ہو تو اس کا سبب بتائیے۔

۲۔ دو جملوں میں إِذَا داخل کیجئے اس طرح کہ اس کا جواب ف سے خالی ہو۔

۳۔ چار جملوں میں إِذَا داخل کیجئے اس طرح کہ اس کا جواب:

۱) پہلے میں جملہ اسمیہ ہو۔

---

(۱) اردو میں امت سے امتی بنتا ہے، جیسے: ''اے اللہ ہم تیرے نبی ﷺ کے امتی ہیں'' یہ اردو کا تصرف ہے، عربی میں أمّة سے أُمِّيٌّ بنے گا۔

ب) دوسرے میں فعل امر ہو۔
ج) تیسرے میں فعل مضارع پر لامِ امر داخل ہو۔
د) چوتھے میں فعل مضارع پر لَا ناھیہ داخل ہو۔

پندرہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱— گذشتہ سبق میں ہم شرط کا تعارف کرا چکے ہیں، یہاں اس کی مزید تفصیلات سے آگاہی ہوگی، شرط کا ایک اہم حرف ہے:
إِنْ، اس کا معنی ہے: اگر، جیسے: إِنْ تَـذْهَـبْ أَذْهَبْ اگر تم جاؤ گے تو میں جاؤں گا۔ اس میں شرط اور جواب شرط دونوں مجزوم ہیں، اسی لئے إِنْ اور اس جیسے دیگر ادوات کو أدوات الشرط الجازمة کہتے ہیں، مزید مثالیں یہ ہیں:

إِنْ تَأْكُلْ طَعَامًا فَاسِدًا تَمْرَضْ. اگر تم خراب کھانا کھاؤ گے تو بیمار پڑ جاؤ گے۔

﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ [محمد:۷]
اگر تم اللہ کا ساتھ دو گے تو وہ تمہارا ساتھ دے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔

﴿وَإِلَّا (۱) تَغْفِرْلِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ [هود: ۴۷]
اور اگر آپ مجھے معاف نہ کریں اور رحم نہ فرمائیں تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔

دیگر ادوات الشرط الجازمة یہ ہیں:

۱) مَنْ جو، جس، جیسے: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ﴾ [الزلزال:۷] تو جو ذرہ بھر بھلائی کرے گا وہ اس کو وہاں دیکھ لے گا۔

۲) مَا جو، جیسے: ﴿وَمَا تَـفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللهُ﴾ [البقرة: ۱۹۷] اور تم جو بھی بھلائی کرتے ہو اس کو اللہ تعالی جانتے ہیں۔

۳) مَتَى جب، جیسے: مَتَى تُسَافِرْ أُسَافِرْ. تم جب سفر کرو گے میں بھی اس وقت سفر کروں گا۔

۴) أَيْنَ جہاں، جیسے: أَيْنَ تَسْكُنْ أَسْكُنْ. تم جہاں رہو گے میں بھی وہیں رہوں گا۔

---

(۱) إِلَّا دراصل إِنْ اور لَا النافية کا مرکب ہے۔

بسا اوقات أَيْنَ کے ساتھ مَا زائدہ تاکید کے لئے بڑھا دیا جاتا ہے، جیسے فرمانِ الٰہی ہے:

أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ [النساء:٧٨] تم جہاں بھی رہو موت تم کو آلے گی۔

٥) أَيٌّ جو بھی، جیسے: أَيُّ مُعْجَمٍ نَجِدْهُ فِي الْمَكْتَبَةِ نَشْتَرِهِ. ہمیں کتاب فروش کے یہاں جو بھی لغت مل جائے وہ خرید لیں گے۔

٦) مَهْمَا جو بھی، جیسے: مَهْمَا تَقُلْ نُصَدِّقْكَ. تم جو بھی کہو ہم اسے سچ مانیں گے۔

فعلِ شرط اور جوابِ شرط

١) دونوں مضارع ہوں، جیسے: ﴿وَ إِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ﴾[الأنفال: ١٩] اور اگر تم پلٹو گے تو ہم بھی پلٹیں گے۔
اس صورت میں دونوں فعل مجزوم ہوں گے۔

٢) دونوں ماضی ہوں، جیسے: ﴿وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا﴾(١) [الإسراء:٨] اور اگر تم لوٹو تو ہم بھی لوٹیں گے۔
چونکہ ماضی مبنی ہوتا ہے اس لئے شرط کی وجہ سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

٣) پہلا ماضی اور دوسرا مضارع، جیسے: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ﴾[الشورى:٢٠]
جو آخرت کی کھیتی (کمائی) چاہتا ہے ہم اس کے لئے کھیتی کو بڑھا دیتے ہیں۔ اس صورت میں دوسرا فعل مجزوم ہوگا۔

٤) پہلا مضارع اور دوسرا ماضی ہو، جیسے: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا و احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
جو ایمان کی حالت میں صرف ثواب کی خاطر لیلۃ القدر کو قیام اللیل کرے گا اس کے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(٢) اس صورت میں پہلا فعل مجزوم ہوگا۔

جواب پر ف کب آئے گا؟

پچھلے سبق میں ہم دو حالتیں پڑھ چکے ہیں جن میں جوابِ شرط سے پہلے ف ہوگا، مزید حالتیں یہ ہیں:

٣) جوابِ شرط فعل جامد(٣) ہو، جیسے:

---

(١) اس آیت میں مخاطب یہود ہیں، اور آیت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم فساد پھیلانے والی روش کی طرف پلٹو گے تو ہم بھی دوبارہ تمہیں سزا دیں گے۔

(٢) بخاری، كتاب الإيمان:٢٥، نسائی، كتاب الإيمان:٢٢۔

(٣) فعل جامد وہ فعل ہے جس کا صرف ایک ہی صیغہ ہو، مضارع اور امر وغیرہ نہ ہوں، جیسے: لَيْسَ، عَسَى .

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.(۱)   جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔

۴)جوابِ شرط پر قَدْ داخل ہو، جیسے:﴿وَ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾[الأحزاب: ۷۱]   اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اس نے بڑی کامیابی پالی۔

۵)جوابِ شرط مَا نافیہ سے شروع ہو، جیسے:مَهْمَا تَكُنِ الظُّرُوْفُ فَمَا أَكْذِبُ   حالات چاہے جیسے بھی ہوں میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔

۶)جوابِ شرط لَنْ سے شروع ہو، جیسے:مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَن يَلْبَسَهُ فِي الآخِرَةِ(۲)   جو(مرد) دنیا میں ریشم پہنے گا تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

۷)جوابِ شرط س سے شروع ہو، جیسے: إِنْ تُسَافِرْ فَسَأُسَافِرُ   اگر تم سفر کروگے تو میں (بھی) سفر کروں گا۔

۸)جوابِ شرط سَوْفَ سے شروع ہو، جیسے:﴿وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ﴾[التوبة: ۲۸] اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو اللہ اگر چاہے تو تمہیں اپنے فضل سے بے نیاز کردے گا۔

۹)جوابِ شرط كَأَنَّمَا سے شروع ہو، جیسے:﴿ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾[المائدة: ۳۲] جو کسی جان کو بغیر کسی جان کے بدلے، یافساد في الأرض کے جرم کے قتل کرے گا تو گویا اس نے ساری انسانیت کا قتل کیا۔

اگر جوابِ شرط پر ف ہو تو فعل مضارع مجزوم نہیں ہوگا، جیسا کہ ۵، ۶، اور ۸ کی مثالوں میں ہے بلکہ جوابِ شرط کا پورا جملہ مقامِ جزم (في محلِّ جزم) میں ہوگا۔

۴– پہلے حصہ میں ہم كَمْ بمعنی کتنا پڑھ چکے ہیں، جیسے: كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ؟   تمہارے پاس کتنی کتابیں ہیں؟ یہاں كَمْ استفسار کے لئے استعمال ہوا ہے اس کو كَم الاستفهامية کہتے ہیں، لیکن اگر ہم کہیں: كَمْ كِتَابٍ عِنْدَكَ ! تمہارے پاس کتنی کتابیں ہیں! یعنی تمہارے پاس کتنی زیادہ کتابیں ہیں! تو اس کو كَم الخبرية کہتے ہیں۔

---

(۱)مسلم، کتاب الإیمان:۱۶۴۔

(۲)بخاری، کتاب اللباس:۲۵۔

كَم الاستفهامية اور كَم الخبرية کے درمیان فرق

كَم الاستفهامية کی تمیز (۱) ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوگی۔

كَم الخبرية کی خبر مفرد یا جمع ہوگی، مجرور ہوگی اور اس سے پہلے مِنْ بھی ہوسکتا ہے، جیسے: كَمْ مِنْ كِتَابٍ عِنْدَكَ ! كَمْ كِتَابٍ عِنْدَكَ ! كَمْ كُتُبٍ عِنْدَكَ ! بہتر اسلوب یہ ہے: كَمْ كُتُبٍ عِنْدَكَ ! گفتگو میں دونوں كَمْ کی ادائیگی کے وقت الگ الگ انداز ہوگا، اور تحریر میں دونوں کی الگ الگ علامتیں (؟، !) ہوں گی۔

كَم الخبرية کی مزید مثالیں یہ ہیں:

كَمْ نُجُوْمٍ فِي السَّمَاءِ! آسمان میں کتنے زیادہ ستارے ہیں!

﴿كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللهِ ﴾[البقرة: ۲۴۹] کتنی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر چھا گئیں۔

۳ — حَتَّى دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

۱) تک، جیسے: مَنْ جَاءَ مُتَأَخِّرًا فَلَا يَدخُلْ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ جو دیر سے آئے وہ جب تک اجازت نہ لے داخل نہ ہو۔

اِنْتَظِرْ حَتَّى أَلْبَسَ . میرے کپڑے پہننے تک انتظار کرو۔

۲) تا کہ، جیسے: دَخَلْتُ حَتَّى لَا أُشْغِلَكَ. میں (بغیر اجازت) داخل ہوگیا تا کہ تمہیں خلل نہ ہو۔

أَدْرُسُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ حَتَّى أَفْهَمَ الْقُرْآنَ. میں عربی زبان سیکھ رہا ہوں تا کہ قرآن مجید سمجھ سکوں۔

حَتَّى کے بعد آنے والا فعل مضارع ایک پوشیدہ أَنْ کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، اصل جملہ یوں ہے: اِنْتَظِرْ حَتَّى أَنْ أَلْبَسَ لیکن اس أَنْ کو کبھی ظاہر نہیں کیا جاتا۔

۴ — هَاءَ ایک اسمِ فعل ہے جس کا معنی ہے: لو، یہ اسمِ فعل امر ہے، مخاطب کے مختلف صیغوں کی طرف اس کی اسناد یوں کریں گے:

هَاءَ الْكِتَابَ يَا عَلِيُّ. هَاؤُمُ الْكِتَابَ يَا إِخْوَانُ.

هَاءِ الكِتَابَ يَا آمِنَةُ.　　　هَاؤُنَّ الكِتَابَ يَا أَخَوَاتُ.

قرآن مجید میں ارشادِ باری ہے:

﴿هَاؤُمُ اقْرَؤُوْا كِتَابِيَهْ﴾[الحاقة: ۱۹]　　لو، پڑھ لو میرا (تیار کیا ہوا) اعمالنامہ۔

۵— دوسرے حصے (سبق: ۲٦) میں ہم تصغیر سے متعارف ہو چکے، یہاں ہم اس کی مزید تفصیلات پڑھیں گے، تصغیر کے تین صیغے ہیں:

۱) **فُعَيْلٌ**، جیسے: زَهْرٌ سے زُهَيْرٌ، جَبَلٌ سے جُبَيْلٌ، (اس میں پہلے حرف پر ضمہ ہوگا، دوسرے پر فتحہ اور اس کے بعد ي بڑھادی جائے گی)۔

۲) **فُعَيْعِلٌ**، جیسے: دِرْهَمٌ سے دُرَيْهِمٌ، (اس میں پہلے حرف پر ضمہ ہوگا، دوسرے پر فتحہ اور اس کے بعد ي بڑھادی جائے گی اور اس کے بعد والے حرف پر کسرہ)۔

نوٹ:۔ كِتَابٌ کی تصغیر كُتَيِّبٌ ہے، اس میں الف کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔

۳) **فُعَيْعِيْلٌ**، جیسے: فِنْجَانٌ سے فُنَيْجِيْنٌ، (اس میں پہلا حرف مضموم، دوسرا مفتوح، اس کے بعد یاء زائدہ اور اس کے بعد والا حرف مکسور ہوگا، اس کے بعد ایک یاء)۔

٦— يَكُنْ، تَكُنْ، أَكُنْ، نَكُنْ، یہ يَكُوْنُ وغیرہ کے مجزوم صیغے ہیں، ان کا نون حذف کیا جاسکتا ہے تو یہ ہو جائیں گے: يَكُ، تَكُ، أَكُ، نَكُ، جیسے:

﴿وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا﴾[مريم: ۲۰]　　اور نہ میں بدکار عورت ہوں۔

﴿وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا﴾[مريم: ۹]　اور اس سے پہلے میں نے تجھ کو پیدا کیا حالانکہ تو کچھ نہ تھا۔

﴿قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ﴾[المدثر: ۴۳]　　انہوں نے کہا کہ ہم نمازیوں میں سے نہ تھے۔

﴿فَإِنْ يَتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ﴾[التوبة: ۷۴]　　پھر اگر وہ توبہ کریں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے۔

وَمَنْ يَكُ ذَا فَمٍ مُرٍّ مَرِيْضٍ　　يَجِدْ مُرًّا بِهِ الْمَاءَ الزُّلَالَا (۱)

جو بیمار اور تلخ منھ والا ہوگا وہ اس منھ سے آبِ شیریں کو بھی تلخ ہی پائے گا۔

---

(۱) الزُّلَالَا اصل میں الزُّلَالَ ہے، اس کے آخر میں الف کا اضافہ شعری ضرورت کے لئے کیا گیا ہے۔

۷- لَيْلَ نَهَارَ دواسموں سے مل کر بنا اسمِ مرکب ہے اور مبنی ہے اسی طرح صَبَاحَ مَسَاءَ بھی ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں:

أَعْمَلُ لَيْلَ نَهَارَ میں شب و روز کام کرتا ہوں نَعْبُدُ اللهَ صَبَاحَ مَسَاءَ ہم صبح شام اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔

مشقیں

عام:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

الشرط:

۱۔ آنے والی ہر مثال میں دو جملے ہیں، ان کو استعمال کرتے ہوئے ان میں سے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جوابِ شرط بنائیے۔

۲۔ آنے والی ہر مثال میں دو جملے ہیں، ان کے سامنے قوسین میں دیئے گئے أداۃِ شرط کو استعمال کرتے ہوئے پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جوابِ شرط بنائیے۔

اقتران جواب الشرط بالفاء:

۱۔ آنے والے جملوں میں حسبِ ضرورت جوابِ شرط پر ف داخل کیجئے اور سبب بتائیے۔

۲۔ مثال پر غور کیجئے پھر اگلی عبارتوں کی مدد سے اسی طرح کے جملے بنائیے۔

۳۔ آنے والے جملوں میں أداۃِ شرط، شرط اور جوابِ شرط کو متعین کیجئے، أداۃِ شرط کے نیچے ایک، شرط کے نیچے دو اور جوابِ شرط کے نیچے تین لکیریں کھینچئے اور اگر جوبِ شرط پر ف ہو تو اس کا سبب بتائیے۔

۴۔ شرط اور جواب کی دس مثالیں لائیے اس طرح کہ جواب مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہو:

۱) جملہ اسمیہ ۲) فعل طلبی (امر) ۳) فعل طلبی (نہی) ۴) فعل طلبی (استفہام)

۵) مقترن بِلَنْ ۶) مقترن بِما النافية ۷) مقترن بِ 'سوف' ۸) مقترن بالسين

۹) فعل جامد ۱۰) مقترن بِ 'قد'

۵:۔ آنے والے ادواتِ شرط کو جملہ مفیدہ میں داخل کیجئے۔

کم:

۱۔آنے والے جملوں میں کَمْ الاستفهامية کو کَمْ الخبرية سے تبدیل کیجئے۔

۲۔آنے والے جملوں میں کَمْ الخبرية کو کَمْ الاستفهامية سے تبدیل کیجئے۔

حتّی:

۱۔آنے والے جملوں میں حتَّى کے معنی متعین کیجئے اور اس کے بعد والے فعل پر حرکت لگائیے

۲۔مثال پر غور کیجئے، پھر دی گئی عبارتوں کی مدد سے اسی طرح کے جملے بنائیے۔

تصغیر:

آنے والے اسماء کی تصغیر بنائیے۔

عام سوالات:

۱۔آنے والے افعال سے مضارع لائیے۔

۲۔آنے والے افعال سے ماضی لائیے۔

۳۔آنے والے اسماء کی جمع بنائیے۔

سولھواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

ا۔ دوسرے حصے (سبق نمبر: ۴ اور ۱۰) میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ عربی کے اکثر افعال تین حروف سے بنے ہوتے ہیں جنہیں ''اصول'' (اصلی حروف) کہا جاتا ہے، جیسے: كَتَبَ جَلَسَ شَرِبَ اور جس فعل میں تین اصلی حروف ہوں اس کو ''الفعل الثُّلاثی'' کہتے ہیں، بعض افعال ایسے بھی ہیں جن میں چار اصلی حروف ہوتے ہیں جیسے: تَرْجَمَ اس نے ترجمہ کیا۔ بَسْمَلَ اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا۔ هَرْوَلَ: وہ تیز چلا۔ جس فعل میں چار اصلی حروف ہوں وہ ''الفعل الرُّباعی'' کہلاتا ہے۔

فعل عربی میں مجرد (زائد حروف سے خالی) ہوگا یا مزید (زائد حروف پر مشتمل)۔

۱) فعل مجرد وہ فعل ہے جس کے معنی کے بیان کے لئے اس میں مزید کوئی زائد حرف نہ شامل کیا گیا ہو بلکہ اگر وہ ثلاثی ہے تو اس میں صرف تین اصلی حروف ہوں گے اور رباعی ہے تو چاروں حروف اصلی ہوں گے، جیسے: سَلِمَ: اس نے سلامتی پائی، زَلْزَلَ: وہ بھونچال لایا۔

۲) فعلِ مزید وہ ہے جس میں اضافی معنی کی وضاحت کے لئے اس کے اصلی حروف کے ساتھ ایک یا اس سے زائد حروف بڑھا دیئے گئے ہوں، جیسے: فعل ثُلاثی سَلِمَ سے:

سَلَّمَ: اس نے سلامتی بخشی — یہاں دوسرے حرفِ اصلی کو مکرر (دوبارہ) لایا گیا ہے۔

سَالَمَ: اس نے صلح کی — یہاں پہلے حرفِ اصلی کے بعد ایک الف بڑھا دیا گیا۔

تَسَلَّمَ: اس نے لیا — یہاں پہلے حرفِ اصلی سے پہلے ت بڑھا دی گئی ہے اور دوسرے حرفِ اصلی کو مکرر لایا گیا ہے۔

أَسْلَمَ: اس نے اسلام قبول کیا — یہاں پہلے حرفِ اصلی سے پہلے ایک ہمزہ بڑھا دیا گیا ہے۔

اِسْتَسْلَمَ: اس نے اپنے آپ کو حوالہ کر دیا — یہاں پہلے حرفِ اصلی سے پہلے تین حروف ہمزہ، س اور ت بڑھائے

گئے ہیں۔

فعل رُباعی زَلْزَلَ سے:

تَزَلْزَلَ: اس میں بھونچال آیا(۱) اس میں پہلے حرفِ اصلی سے پہلے ت بڑھادی گئی ہے۔

اس میں سے ہر شکل کو باب کہتے ہیں۔

فعل مجرد کے ابواب:

فعل مجرد کے چھ ابواب ہیں جن میں سے چار ہم دوسرے حصہ (سبق نمبر۱۰) میں پڑھ چکے ہیں، وہ چھ ابواب یہ ہیں:

۱) باب نَصَرَ يَنْصُرُ — اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی میں مفتوح اور مضارع میں مضموم ہے۔

۲) باب ضَرَبَ يَضْرِبُ — اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی میں مفتوح اور مضارع میں مکسور ہے۔

۳) باب فَتَحَ يَفْتَحُ — اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی اور مضارع دونوں میں مفتوح ہے۔

۴) باب سَمِعَ يَسْمَعُ — اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی میں مکسور اور مضارع میں مفتوح ہے۔

۵) باب كَرُمَ يَكْرُمُ — اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی اور مضارع دونوں میں مضموم ہے۔

۶) باب وَرِثَ يَرِثُ — اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی اور مضارع دونوں میں مکسور ہے۔

۲۔ فعل مزید کے چند ابواب سے ہم اوپر متعارف ہو چکے ہیں، ان میں ایک باب فَعَّلَ (جس میں دوسرا حرف مکرر لایا گیا ہے) کو ہم یہاں ذرا تفصیل سے پڑھیں گے، جیسے: قَبَّلَ: اس نے بوسہ لیا، دَرَّسَ: اس نے پڑھایا، سَجَّلَ: اس نے ریکارڈ کیا۔

فعل مضارع: اگر فعل چار حروف والا ہو تو حرفِ مضارعہ (۲) پر ضمہ ہوگا چونکہ اس فعل میں بھی چار حروف ہیں اس لئے اس کا حرفِ مضارعہ مضموم ہوگا، اس کے بعد پہلے حرف پر فتحہ، دوسرے پر سکون، تیسرے پر کسرہ اور چوتھے (۳) پر حرکتِ

---

(۱) جیسے: زَلْزَلَ اللهُ الْأَرْضَ فَتَزَلْزَلَتْ اللہ تعالیٰ نے زمین میں بھونچال پیدا کیا تو اس میں زلزلہ (بھونچال) آ گیا۔

(۲) دوسرے حصے (سبق نمبر۱۰) میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ ي، ت، أ، ن جو مضارع کے شروع میں آتے ہیں جیسے: يَكْتُبُ، تَكْتُبُ، نَكْتُبُ، أَكْتُبُ وغیرہ، یہ چاروں حروفِ مضارعہ کہلاتے ہیں۔

(۳) دوسرے حرفِ اصلی کی تکرار کی وجہ سے اس باب میں حروف کی تعداد چار ہوگئی، اگر فعل میں چار حروف ہوں تو حرفِ مضارعہ مضموم ہوگا اور اگر تین یا پانچ یا چھ حروف ہوں تو حرفِ مضارعہ پر فتحہ ہوگا۔

اعراب ہوگی، جیسے:قَبَّلَ : يُقَبِّلُ، سَجَّلَ :يُسَجِّلُ.

فعل امر:فعل امر بنانے کے لئے حرفِ مضارعہ اور حرکتِ اعراب کوحذف کردیا جائے گا، جیسے:تُقَبِّلُ سے قَبِّلْ : بوسہ لو، تُدَرِّسُ سے دَرِّسْ: پڑھاؤ۔

مصدر: دوسرے حصہ (سبق نمبر ۱۱) میں ہم مصدر سے متعارف ہو چکے ہیں، افعال ثلاثی مجرد کے مصادر کی کوئی متعین شکل نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی ایک خاص صورت ہے جیسے: كَتَبَ سے كِتَابَةٌ، دَخَلَ سے دُخُوْلٌ، شَرِبَ سے شُرْبٌ.

لیکن فعلِ مزید کے ہر باب کے مصدر کی ایک خاص شکل ہوتی ہے، باب فَعَّلَ کا مصدر تَفْعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: قَبَّلَ : تَقْبِيْلٌ،سَجَّلَ : تَسْجِيْلٌ، دَرَّسَ : تَدْرِيْسٌ ،فعل ناقص اور فعلِ مہموز (جس کا آخری حرفِ اصلی ہمزہ ہو) کا مصدر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر ہوگا، جیسے: رَبَّى :تَرْبِيَةٌ تربیت کرنا، سَمَّى: تَسْمِيَةٌ نام رکھنا،هَنَّأَ: تَهْنِئَةٌ مبارکباد دینا۔

اسمِ فاعل: فعل ثلاثی مجرد سے اسمِ فاعل بنانا ہم اس حصہ کے چوتھے سبق میں سیکھ چکے ہیں، یہاں ہم باب فَعَّلَ سے اسمِ فاعل بنانا سیکھیں گے، حرفِ مضارعہ کو میـــــم سے بدل دیا جائے گا اور چونکہ اسمِ فاعل اسم ہے اس لئے اس کے آخر میں تنوین آئے گی، جیسے:يُسَجِّلُ سے مُسَجِّلٌ: ٹیپ ریکارڈر، يُدَرِّسُ سے مُدَرِّسٌ:استاذ، (مدرس)۔

اسمِ مفعول: فعلِ مزید کے سارے ابواب میں اسمِ مفعول اسمِ فاعل ہی کی طرح ہوگا، صرف اتنا فرق ہوگا کہ اسمِ فاعل کے دوسرے حرفِ اصلی پر کسرہ ہوگا اور اسمِ مفعول کے دوسرے حرفِ اصلی پر فتحہ، جیسے يُجَلِّدُ سے مُجَلِّدٌ : جلدساز مُجَلَّدٌ: مجلد (جلدشدہ)، يُحَمِّدُ سے مُحَمِّدٌ :بہت تعریف کرنے والا مُحَمَّدٌ: جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے۔

اسمِ زمان اور اسمِ مکان: فعل مزید کے سارے ابواب میں اسمِ زمان اور اسمِ مکان اسمِ مفعول کے وزن پر آئے گا، جیسے: يُصَلِّيْ سے مُصَلًّى: نماز گاہ.

۳ — جمع تکسیر کے کچھ اوزان پہلے پڑھ چکے ہیں یہاں مزید دو وزن پڑھیں گے:

۱) فَعَلَةٌ جیسے: طَلَبَةٌ، اس کا مفرد ہے طَالِبٌ: طالب علم

۲) فُعَلٌ جیسے: نُسَخٌ، اس کا مفرد ہے نُسْخَةٌ : نسخہ

۴ — یہاں ہم ثلاثی مجرد کے مصادر کے مزید دو وزن پڑھیں گے:

۱) فَعْلٌ جیسے شَرْحٌ: وضاحت کرنا، شَرَحَ يَشْرَحُ سے۔

۲) فِعَالٌ جیسے غِیَابٌ: غائب ہونا، غَابَ یَغِیْبُ سے۔

مشقیں

عام:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱۔ باب أَفْعَلَ، یہ فعلِ مزید کا ایک اور باب ہے، اس میں پہلے حرفِ اصلی کی حرکت حذف کر کے اس سے پہلے ایک ہمزہ بڑھا دیتے ہیں، جیسے: نَزَلَ وہ اترا سے أَنْزَلَ اس نے اتارا، خَرَجَ وہ نکلا سے أَخْرَجَ اس نے نکالا۔

مضارع: اس کا مضارع یُأَنْزِلُ ہونا چاہئے لیکن ہمزہ کو اس کی حرکت سمیت حذف کر دیا گیا تو یہ یُنْزِلُ ہو گیا، ملاحظہ ہو کہ اس میں بھی حرفِ مضارعہ مضموم ہو گا اس لئے کہ فعل چار حرفوں پر مشتمل ہے، (یَنْزِلُ نَزَلَ کا مضارع ہے اور یُنْزِلُ أَنْزَلَ کا)

امر: امر مضارع کے اصلی صیغہ سے بنایا جائے گا، چنانچہ حرفِ مضارعہ اور حرکتِ اعراب حذف کرنے کے بعد تُأَنْزِلُ سے أَنْزِلْ بنے گا۔

مصدر: اس فعل کا مصدر إِفْعَالٌ کے وزن پر آئے گا جیسے أَنْزَلَ: إِنْزَالٌ اتارنا، أَخْرَجَ: إِخْرَاجٌ نکالنا، أَسْلَمَ: إِسْلَامٌ اسلام قبول کرنا۔

اسمِ فاعل: جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں حرفِ مضارعہ کو میم مضموم سے بدل دیا جائے گا جیسے: یُسْلِمُ سے مُسْلِمٌ: مسلمان، یُمْکِنُ سے مُمْکِنٌ: ممکن۔

اسمِ مفعول: یہ بھی اسمِ فاعل کے وزن پر ہو گا صرف اس کا دوسرا حرف مفتوح ہو گا، جیسے یُرْسِلُ مُرْسِلٌ: بھیجنے والا، مُرْسَلٌ: بھیجا ہوا، یُغْلِقُ مُغْلِقٌ [illegible]نے والا مُغْلَقٌ بند کیا ہوا۔

اسمِ زمان اور اسمِ مکان: یہ بھی اسمِ مفعول کے وزن پر ہوں گے جیسے أَتْحَفَ یُتْحِفُ سے مُتْحَفٌ: میوزیم۔

یہاں اس باب کے چند غیر سالم افعال درج کئے جاتے ہیں:

اسمِ مفعول	اسمِ فاعل	مصدر	مضارع	ماضی
مُقَامٌ	مُقِيْمٌ	إِقَامَةٌ	يُقِيْمُ	أَقَامَ اس نے کھڑا کیا
مُؤْمَنٌ	مُؤْمِنٌ	إِيْمَانٌ اصل میں إِئْمَانٌ تھا	يُؤْمِنُ	آمَنَ (اصل میں أَأْمَنَ تھا) وہ ایمان لایا
مُوْجَبٌ	مُوْجِبٌ	إِيْجَابٌ اصل میں إِوْجَابٌ تھا	يُوْجِبُ	أَوْجَبَ اس نے واجب کیا
مُتَمٌّ	مُتِمٌّ	إِتْمَامٌ	يُتِمُّ	أَتَمَّ اس نے مکمل کیا
مُلْقًى (اَلْمُلْقَى)	مُلْقٍ (اَلْمُلْقِيْ)	إِلْقَاءٌ اصل میں إِلْقَايٌ تھا	يُلْقِيْ	أَلْقَى اس نے ڈالا

۲۔فعل أَعْطَى اس نے دیا باب أَفْعَلَ سے ہے اس کا مضارع :يُعْطِيْ، مصدر: إِعْطَاءٌ، امر:أَعْطِ، اسمِ فاعل: مُعْطٍ اوراسمِ مفعول: مُعْطًى ہے، یہ دومفعول چاہتا ہے، جیسے: أَعْطَيْتُ بَلالاً سَاعَةً میں نے بلال کوایک گھڑی دی۔ قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:﴿ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾[الکوثر: ۱] یقیناً ہم نے آپ کوکوثر عطافرمایا مفعول بہ ضمیر بھی ہوسکتا ہے، جیسے:مَنْ أَعْطَاكَهُ؟ وہ تمہیں کس نے دیا؟ أَعْطَانِيْهِ الْمُدَرِّسُ وہ مجھے استاذ نے دیا۔

۳۔وَلَوْ اگرچہ جیسے:

اِشْتَرِ هٰذَا الْمُعْجَمَ وَلَوْ كَانَ غَالِيًا. یہ لغت (ڈکشنری) خریدلواگرچہ مہنگی ہو۔

اُحْضُرِ الْإِمْتِحَانَ وَلَوْ كُنْتَ مَرِيْضًا. امتحان میں شریک ہواگرچہ کہ تم بیمار ہو۔

لَنْ أَسْكُنَ هٰذَا الْبَيْتَ وَلَوْ أَعْطَيْتَنِيْهِ مَجَّانًا. میں اس گھر میں نہیں رہوں گا اگرچہ کہ تم وہ مجھے مفت دیدو۔

نوٹ:۔وَلَوْ کے بعد فعل ماضی استعمال ہوگا۔

۴ — لامِ ابتداء اس لام کو کہتے ہیں جو مبتدا کے شروع میں تاکید کے اظہار کے لئے ہوتا ہے، جیسے:

﴿ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ ﴾ [العنکبوت: ۴۵] اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

﴿وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ﴾ [البقرة: ۲۲۱]

اور بے شک مومنہ باندی (آزاد) مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ کہ وہ (مشرکہ) تمہیں اچھی لگے۔

لامِ جر مکسور ہوتا ہے لیکن جب ضمیر پر داخل ہوتا ہے تو مفتوح ہو جاتا ہے، جیسے: لَکَ، لَـــهُ، لَهَـا. لامِ ابتداء بھی مفتوح ہوتا ہے، اس سے اسم کے اعراب پر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

۵ — فعل أَصْبَحَ كَانَ کی بہن ہے، اس کا معنی ہے صبح میں داخل ہوا، (صبح کی) جیسے: أَصْبَحَ حَامِدٌ مَرِيْضًا حامد بوقتِ صبح بیمار ہو گیا یہاں حَـامِدٌ أَصْبَحَ کا اسم اور مَـرِيْضًا اس کی خبر ہے، اور أَصْبَـحْتُ نَشِيْطًا میں بوقتِ صبح چست رہا میں تُ أَصْبَحَ کا اسم ہے۔ یہ وقت کی قید کے بغیر صرف ''ہو گیا'' کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا﴾ [آلِ عمران: ۱۰۳]

تو اس نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔

۶ — أَوْشَكَ بھی كَـــانَ کی بہن ہے، اس کا مضارع ہے: يُـوْشِكُ، اس کا معنی ہے: قریب ہے کہ... جیسے: يُوْشِكُ الطُّلَّابُ أَنْ يَّرْجِعُوْا إِلَى بَلَادِهِمْ فِي الْإِجَازَةِ قریب ہے کہ طلبہ چھٹی میں اپنے ملکوں کو لوٹیں۔ یہاں الطُّلَّابُ اس کا اسم اور مصدر مؤول(۱) أَنْ يَّرْجِعُوْا اس کی خبر ہے، اس کی خبر ہمیشہ مصدر مؤول ہو گی، ایک اور مثال ملاحظہ ہو، أُوْشِكُ أَنْ أَتَزَوَّجَ قریب ہے کہ میں شادی کروں۔ یہاں اس کا اسم ضمیرِ مستتر أَنَا ہے جو أُوْشِكُ میں پوشیدہ ہے۔

۷ — يُرِيْدُهَا لِأَمْرٍ مَّا وہ اسے کسی کام کے لئے چاہتا ہے یہاں مَـــا صفت واقع ہے اور اس کا معنی ہے کسی یا کوئی، لِأَمْرٍ مَّا کا معنی ہے کسی وجہ سے، کسی کام کے لئے، مزید مثالیں یوں ہیں:

أَعْطِنِيْ كِتَابًا مَّا. مجھے کوئی کتاب دو۔

رَأَيْتُهُ فِيْ مَكَانٍ مَّا. میں نے اسے کسی جگہ (کہیں) دیکھا ہے۔

---

(۱) مصدر مؤول کے لئے دیکھئے اس حصہ کا دسواں سبق۔

سَتَفْهَمُ هٰذَا يَوْمًا مَّا.   تم یہ کسی دن سمجھ جاؤ گے۔

اس مَا کو مَا نکرۃ تامۃ مبھمۃ کہتے ہیں:

۸- اِبْنُ کا الف اس وقت نہیں لکھا جائے گا جب وہ باپ اور بیٹے کے ناموں کے درمیان آئے، جیسے: مُحَمَّدُ بْنُ وِلْيَمَ محمد بن ولیم اس کے حذف کرنے (نہ لکھنے) کی دو شرطیں ہیں:

۱) باپ کے نام سے پہلے کوئی لقب نہ ہو، جیسے: اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اگر باپ کے نام سے پہلے کوئی لقب وغیرہ ہو تو الف دوبارہ لوٹ آئے گا، جیسے: اَلْحَسَنُ ابْنُ الْإِمَامِ عَلِي.

۲) تینوں الفاظ ایک ہی سطر میں ہوں، اگر سطر میں اختلاف ہو جائے تو الف لکھا جائے گا، جیسے: خَالِدُ ابْنُ وَلِيْدٍ

نوٹ:۔ ابْنُ سے پہلے والے اسم کی تنوین حذف ہو جائے گی، چنانچہ بِلَالُ بْنُ حَامِدٍ ہوگا نہ کہ بِلَالٌ بْنُ حَامِدٍ

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے افعال ماضی کے مضارع اور مصدر لائیے۔

۳۔ باب أَفْعَلَ سے امر بنانے کے طریقہ پر غور کیجئے، پھر آنے والے أفعال سے امر بنائیے۔

۴۔ آنے والے افعال سے اسمِ فاعل بنائیے۔

۵۔ آنے والے افعال سے اسمِ مفعول بنائیے۔

۶۔ باب أَفْعَلَ کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے اور اس کے ماضی، مضارع، امر، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، مصدر، اور اسمِ زمان اور مکان متعین کیجئے۔

۷۔ درس میں آئے باب أَفْعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات نکالئے۔

۸۔ مثال پر غور کیجئے، پھر اسی طرز پر اگلے سوالوں کے جواب دیجئے اور دونوں مفعول متعین کیجئے۔

۹۔ وَلَوْ کی اگلی مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۱۔ آنے والے جملوں پر أَصْبَحَ داخل کیجئے۔

۱۵۔ آنے والے اسماء کی جمع لائیے۔

۱۶۔ يَأْبَى کا ماضی بتائیے۔

۱۷۔ آنے والے ہر کلمے کو جملے میں استعمال کیجئے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱۔ فعلِ لازم اور فعل متعدی۔ فعلِ متعدی ایک فاعل چاہتا ہے جس سے فعل صادر ہو اور ایک مفعول بھی، جس پر فاعل سے صادر ہوا فعل واقع ہو، جیسے: قَتَلَ الْجُنْدِيُّ الْجَاسُوْسَ فوجی نے جاسوس کو قتل کر ڈالا یہاں فوجی قتل کرنے والا ہے اس لئے وہ فاعل ہے، اور جاسوس وہ ذات ہے جس کا قتل ہوا ہے اس لئے وہ مفعول بہ ہے، اس کی ایک اور مثال یہ ہے:

بَنَى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْكَعْبَةَ.	ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر فرمائی۔

فعل لازم صرف فاعل چاہتا ہے جس سے فعل صادر ہو اس کا فعل فاعل کی ذات تک محدود رہتا ہے اور کسی دوسرے پر اثر انداز (واقع) نہیں ہوتا، جیسے: فَرِحَ الْمُدَرِّسُ: استاذ خوش ہوئے، خَرَجَ الطُّلَّابُ: طلبہ نکلے۔

بعض افعال متعدی تو ہوتے ہیں لیکن بذاتِ خود نہیں بلکہ کسی حرفِ جر کے واسطہ سے، جیسے:

غَضِبَ الْمُدَرِّسُ عَلَى الطَّالِبِ الْكَسْلَانِ.	استاذ کاہل طالب علم پر غصہ ہوئے۔
ذَهَبْتُ بِالْمَرِيْضِ إِلَى الْمُسْتَشْفَى.	میں بیمار کو دواخانہ لے گیا۔
نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَلِ.	میں نے پہاڑ کی طرف دیکھا۔
فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّيْ.	جو میرے طریقہ سے بیزار ہو اس کا تعلق مجھ سے نہیں۔
أُرِيْدُ أَنْ أَطَّلِعَ عَلَى مَنْهَجِ مَدْرَسَتِكَ.	میں تمہارے مدرسہ کے نصاب سے واقفیت چاہتا ہوں۔
لَا أَرْغَبُ فِي السَّفَرِ هٰذَا الْأُسْبُوْعَ.	میں اس ہفتہ سفر نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

نوٹ:۔ رَغِبَ فِي الشَّيْءِ کا مطلب ہے چاہنا، دلچسپی لینا، اور رَغِبَ عَنِ الشَّيْءِ کا مطلب ہے: نہ چاہنا، بے زار ہونا۔

اس طرح کے مفعول کو مفعولِ غیر صریح کہتے ہیں وہ بظاہر حرفِ جر کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے لیکن فی محل نصب ہوتا ہے۔

۲ ـ فعل لازم کومتعدی بنانا: ہم اردو میں کہتے ہیں: پکنا، پکانا، سوکھنا، سکھانا، جاگنا، جگانا، ان لازم افعال پکنا، سوکھنا جاگنا، کو الف کی زیادتی سے متعدی بنالیا گیا ہے، اسی طرح عربی میں بھی فعلِ لازم کومتعدی بنانے کے یہ طریقے ہیں:

۱) فعل کو باب فَعَّلَ میں منتقل کرنا، جیسے: نَزَلَ وہ اترا سے نَزَّلَ اس نے اتارا، جیسے:

نَزَلْتُ مِنَ السَّيَّارَةِ ثُمَّ نَزَّلْتُ الطِّفْلَ. میں کار سے اترا پھر میں نے بچے کو اتارا۔

اس باب میں لازم کو دوسرے حرف کی تکرار کے ذریعہ متعدی کرنے کو التضعیف کہتے ہیں،

۲) فعل کو باب أَفْعَلَ میں منتقل کرکے، جیسے: جَلَسَ وہ بیٹھا، أَجْلَسَ اس نے بٹھایا، جیسے:

جَلَسْتُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَأَجْلَسْتُ الطِّفْلَ بِجَانِبِيْ. میں پہلی صف میں بیٹھا اور میں نے بچے کو اپنے بازو بٹھایا۔

باب أَفْعَلَ کے شروع میں آنے والے ہمزہ کو همزة التعدية (متعدی بنانے والا ہمزہ) کہتے ہیں، بعض ابواب ان دونوں ابواب کے ذریعہ متعدی ہوجاتے ہیں، جیسے: نَزَلَ سے نَزَّلَ و أَنْزَلَ، جبکہ بہت سے اس میں سے کسی ایک باب ہی سے متعدی ہوتے ہیں، اس کی تفصیلات لغت اور قواعد کی کتابوں سے معلوم کرنی چاہیے۔

اگر کوئی متعدی فعل ان دونوں میں سے کسی باب میں منتقل کیا جائے تو وہ دگنا متعدی ہوجاتا ہے اور دو مفعولوں پر اثر انداز ہوتا ہے، جیسے: دَرَسْتُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ. میں نے عربی زبان سیکھی۔ یہاں فعل دَرَسَ کا صرف ایک مفعول اللُّغَةَ ہے۔

دَرَّسْتُکَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ. میں نے تمہیں عربی زبان سکھائی۔ یہاں فعل دَرَّسَ کے دو مفعول ہیں، ایک کَ اور دوسرا اللُّغَةَ.

سَمِعَ الْمُدَرِّسُ الْقُرآنَ. مدرس نے قرآن مجید سنا۔

أَسْمَعَ الطُّلَّابُ الْمُدَرِّسَ الْقُرآنَ. طلبہ نے مدرس کو قرآن مجید سنایا۔

۴ ـ أَرَى اس نے دکھایا یہ رَأَى کا باب أَفْعَلَ ہے، یہ اصل میں أَرْأَى تھا لیکن دوسرا ہمزہ حذف کردیا گیا، اس کا مضارع ہے: يُرِيْ اور امر ہے أَرِ. امر کی اسناد، مخاطب کے ضمائر کی طرف یوں ہوگی:

أَرِنِيْ هٰذَا الْكِتَابَ يَا عَلِيُّ. أَرُوْنِيْ هٰذَا الْكِتَابَ يَا إِخْوَانُ.

أَرِيْنِيْ هٰذَا الْكِتَابَ يَا مَرْيَمُ. أَرِيْنَنِيْ هٰذَا الْكِتَابَ يَاأَخَوَاتُ.

۳-ابھی ہم پڑھ چکے ہیں کہ جب کوئی فعل لازم بابِ فَعَّلَ میں منتقل ہو تو متعدی ہو جاتا ہے، جیسے: نَزَلَ سے نَزَّلَ، اور اگر ایک مفعول کی طرف متعدی ہو تو بابِ فَعَّلَ میں جانے کے بعد دو کی طرف متعدی ہو جاتا ہے، جیسے: دَرَسَ دَرَّسَ.

تعدیہ کے علاوہ یہ باب تکثیر اور مبالغہ کا معنی بھی دیتا ہے۔

۱) تکثیر کا مطلب ہے ایک کام کئی بار یا بڑے پیمانہ پر کرنا، جیسے:

قَتَلَ الْمُجْرِمُ رَجُلًا.	مجرم نے ایک آدمی قتل کیا۔
قَتَّلَ الْمُجْرِمُ أَهْلَ الْقَرْيَةِ.	مجرم نے گاؤں والوں کا قتلِ عام کیا۔
جُلْتُ فِيْ هٰذَا الْبَلَدِ.	میں اس ملک میں گھوما ہوں۔
جَوَّلْتُ فِيْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا.	میں زمین کے مشرق و مغرب میں گھوم چکا ہوں۔
فَتَحْتُ الْبَابَ.	میں نے دروازہ کھولا۔
فَتَّحْتُ أَبْوَابَ الْفُصُوْلِ.	میں نے درجوں کے دروازے کھول ڈالے۔

۲) مبالغہ کا مفہوم ہے کسی کام کو شدت اور قوت سے انجام دینا، جیسے:

كَسَرْتُ الْكُوْبَ.	میں نے پیالی توڑی۔
كَسَّرْتُ الْكُوْبَ .	میں نے پیالی کو چکنا چور کر دیا۔
قَطَعْتُ الْحَبَلَ .	میں نے رسی کاٹ دی۔
قَطَّعْتُ الْحَبَلَ.	میں نے رسی کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔

نوٹ:۔ تکثیر میں یا تو مفعول بہ متعدد ہوتا ہے، یا ایک ہی مفعول بہ پر متعدد بار فعل انجام پاتا ہے، جبکہ مبالغہ میں ایک ہی فعل ایک ہی مفعول پر زیادہ قوت اور شدت سے انجام پاتا ہے۔

۴-إِيَّاكَ وَالْكِلَابَ کے معنی ہیں: کتے سے ہوشیار   اس اسلوب کو اَلتَّحْذِيْرُ کہتے ہیں، إِيَّاكَ کے بعد والا اسم منصوب ہوتا ہے، إِيَّاكَ واحد مذکر کے لئے، جمع مذکر کے لئے إِيَّاكُمْ، واحد مؤنث کے لئے إِيَّاكِ، اور جمع مؤنث کے لئے إِيَّاكُنَّ استعمال ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے: إِيَّاكُمْ وَ الْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

۵- إِنَّمَا أَنَا مُدَرِّسٌ کا معنی ہے میں تو بس ایک استاذ ہوں، إِنَّمَا إِنَّ اور مَا کا مرکب ہے، اس مَا کو مَا الْكَافَّة (روکنے والا مَا) کہتے ہیں، اس لئے کہ وہ إِنَّ کو اس کے عمل سے روک دیتا ہے، حدیث میں ہے: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے، یہاں الْأَعْمَالُ مرفوع ہے، منصوب نہیں، اس لئے کہ مَا نے إِنَّ کو نصب دینے سے روک دیا ہے۔

إِنَّ کے برخلاف إِنَّمَا فعل پر بھی داخل ہوتا ہے، جیسے: إِنَّمَا يَكْذِبُ وہ تو صرف جھوٹ بک رہا تھا قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبة:۱۸] مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں جیسا کہ ان مثالوں سے ظاہر ہے، إِنَّمَا (صرف) کا معنی دیتا ہے۔

۶- وَاللهِ، (۱) اللہ کی قسم، اس کو عربی میں بھی قسم کہتے اور اس کے بعد جو جملہ ہو اس کو جوابُ القسم کہتے ہیں، اگر جواب القسم ماضی مثبت ہو تو لَقَدْ سے شروع ہوگا، جیسے: وَاللهِ لَقَدْ فَرِحْتُ كَثِيْرًا اللہ کی قسم، میں بہت خوش ہوا اگر جواب القسم ماضی منفی ہو تو اس پر لَقَدْ داخل نہیں ہوگا، جیسے: وَ اللهِ مَا رَأَيْتُهُ اللہ کی قسم، میں نے اسے نہیں دیکھا۔(۲)

۷- فعل أَمْسَى كَانَ کی بہن ہے، اس کا معنی ہے: وہ شام میں داخل ہوا، اس نے شام کی، جیسے: أَمْسَى الْجَوُّ لَطِيْفًا بوقتِ شام موسم پر لطف ہو گیا یہاں الجَوُّ أَمْسَى کا اسم ہے اور لَطِيْفًا اس کی خبر، أَصْبَحَ کے لئے دیکھئے: سترہواں سبق۔

۸- إِنَّ بِيْ صُدَاعًا شَدِيْدًا. میرے سر میں بہت سخت درد ہے۔

مَاذَا بِكِ يَا زَيْنَبُ؟ زینب، تمہیں کیا ہو گیا؟

بیماری پر دلالت کرنے والے بہت سے الفاظ فُعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: صُدَاعٌ: سردرد، زُكَامٌ:

---

(۱) یہ واو القسم ہے اور اس کے بعد والا اسم مجرور ہوتا ہے، جبکہ واو العطف کا معنی ہے: اور۔

(۲) دیکھئے: دوسرا سبق۔

زکام، دُوَار: چکر، سُعَالٌ: کھانسی۔

۹–مصدر کا ایک وزن فَعَالٌ ہے، جیسے: ذَهَابٌ جانا ذَهَبَ سے۔ نَجَاحٌ کامیاب ہونا نَجَحَ سے۔

۱۰–طَرِيْقٌ کی جمع طُرُقٌ ہے، اور طُرُقٌ کی طُرُقَاتٌ، اس کو جمع الجمع کہتے ہیں، بعض اسماء جن کی جمع الجمع آتی ہیں یہ ہیں:

مَكَانٌ (جگہ)	+ أَمْكِنَةٌ	+ أَمَاكِنُ
سِوَارٌ (کنگن)	+ أَسْوِرَةٌ	+ أَسَاوِرُ
يَدٌ (ہاتھ)	+ أَيْدٍ	+ أَيَادٍ

جمع الجمع عموماً جمع ہی کا معنی دیتے ہیں، لیکن بعض اوقات کسی دوسرے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: أَيْدٍ کا معنی ہے: ہاتھ، اور أَيَادٍ کا معنی ہے احسانات، بُيُوْتٌ کا معنی ہے: گھر اور بُيُوْتَاتٌ کا معنی ہے: معزز گھرانے۔

۱۱–دَرَى اس نے جانا أَدْرَى اس نے بتایا

وَ مَا أَدْرَاكَ أَنَّهُ يَكْذِبُ تمھیں کس نے بتایا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے، قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ☆ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ☆ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ [القدر: ۱–۳]
یقیناً ہم نے اس (قرآن مجید) کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا ہے، اور تمھیں کیا پتہ کہ لیلۃ القدر کیا ہے، لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

یہ اسلوب قرآن مجید میں تقریباً تیرہ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۲–شعر:

وَلَمْ أَرَ كَالْمَعْرُوْفِ، أَمَّا مَذَاقُهُ   فَحُلْوٌ، وَأَمَّا وَجْهُهُ فَجَمِيْلُ(۱)

کا معنی ہے:

میں نے بھلائی کی طرح کوئی چیز نہ دیکھی، اس کا ذائقہ شیریں اور چہرہ خوبصورت ہے۔

---

(۱) جَمِيْلُ اصل میں جَمِيْلٌ تھا، ضرورتِ شعری کی خاطر اس کی تنوین حذف ہوگئی

مشقیں

عام:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

لازم اور متعدی افعال:

آنے والے جملوں میں لازم اور متعدی افعال کو الگ الگ کیجئے۔

لازم کو متعدی بنانا:

ا۔آنے والے ہر فعل کو دو جملوں میں استعمال کیجئے، پہلے جملے میں اسی طرح جیسے وہ ہے، اور دوسرے میں اس پر ہمزۂ تعدیہ داخل کرکے۔

۲۔آنے والے ہر فعل کو دو جملوں میں استعمال کیجئے، پہلے میں جیسے وہ ہے، اور دوسرے میں تضعیف کے بعد۔

۳ آنے والی مثالوں میں خط کشیدہ افعال کس طرح متعدی بنائے گئے ہیں؟

فعل أَرَی:

ا۔زبانی مشق: طالب علم اپنے ساتھی سے کہے: أَرِنِيْ كِتَابَكَ اور جواب دے سَأُرِيْكَهُ بَعْدَ قَلِيْلٍ یا لَا أُرِيْكَهُ(۱)

۲۔زبانی مشق: استاد طالب علم سے کہے: أَأَرَيْتَنِي دَفْتَرَكَ؟ اور طالب علم جواب دے: نَعَم، أَرَيْتُكَهُ(۲)

باب فَعَّلَ (مبالغہ اور تکثیر کے معنی میں):

آنے والی آیات میں باب فَعَّلَ کے افعال کو متعین کیجئے اور ان کے معنی بتائیے۔

التحذیر:

آنے والے اسماء استعمال کرتے ہوئے تحذیر کے صیغے بنائیے۔

---

(۱) استانی طالبہ سے کہے: أَأَرَيْتِنِي دَفْتَرَكِ؟ اور طالبہ جواب دے: نَعَمْ، أَرَيْتُكِهِ.

(۲) طالبہ کہے: أَرِيْنِيْ كِتَابَكِ اور اس کی سہیلی کہے: سَأُرِيْكِهِ بَعْدَ قَلِيْلٍ یا لَا أُرِيْكِهِ

القسم:

آنے والے جملوں کو جوابِ قسم بنایئے۔

أَمْسَى:

آنے والے جملوں کو أَمْسَى استعمال کر کے دوبارہ لکھئے

إِنَّ بِيْ صُدَاعًا:

إِنَّ بِيْ صُدَاعًا کا اعراب لکھئے، پھر آنے والے سوالوں کے قوسین میں دی گئی بیماریوں کو استعمال کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

عام:

۱۔آنے والے افعال سے فَعَال" کے وزن پر مصدر لایئے

۲۔آنے والے کلمات کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

۳۔زبانی مشق: طالب علم کہے: سَيَرْجِعُ الْمُدِيْرُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ، اور اس کا ساتھی کہے: وَ مَا أَدْرَاكَ أَنَّهُ يَرْجِعُ غَدًا؟

انیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- باب فَاعَلَ، اس باب میں پہلے حرفِ اصلی کے بعد ایک الف بڑھا دیا گیا ہے، جیسے: قَابَلَ: اس نے ملاقات کی، سَاعَدَ: اس نے مدد کی، حَاوَلَ: اس نے کوشش کی، رَاسَلَ: اس نے مراسلت کی، شَاهَدَ: اس نے مشاہدہ کیا۔

مضارع: چونکہ فعل میں چار حروف ہیں اس لئے حرفِ مضارعہ مضموم ہوگا، جیسے: يُقَابِلُ، يُسَاعِدُ، يُحَاوِلُ، يُلَاقِي.

امر: حرفِ مضارعہ اور حرکتِ اعراب حذف کرنے کے بعد تُقَابِلُ سے قَابِلْ بنے گا، فعل ناقص کی یاء حذف کر دی جائے گی تو تُلَاقِي سے لَاقِ بنے گا۔

مصدر: اس باب کے دو مصدر ہیں:

۱) ایک مُفَاعَلَةٌ کے وزن پر جیسے: سَاعَدَ: مُسَاعَدَةٌ مدد کرنا، قَابَلَ: مُقَابَلَةٌ ملنا، آمنا سامنا ہونا، حَاوَلَ: مُحَاوَلَةٌ کوشش کرنا، فعل ناقص میں ي، الف سے بدل جائے گی، جیسے: لَاقَى: مُلَاقَاةٌ ملاقات کرنا۔ اصل میں مُلَاقَيَةٌ تھا، اسی طرح بَارَى: مُبَارَاةٌ مقابلہ کرنا۔ اصل میں مُبَارَيَةٌ تھا۔

۲) دوسرا فِعَالٌ کے وزن پر، جیسے: جَاهَدَ: جِهَادٌ جدوجہد کرنا، نَافَقَ: نِفَاقٌ منافقت کرنا، فعل ناقص میں ي ہمزہ سے بدل جائے گی، جیسے: نَادَى: نِدَاءٌ آواز دینا اصل میں نِدَايٌ تھا،

اسمِ فاعل: يُرَاسِلُ: مُرَاسِلٌ مراسلہ نگار، يُشَاهِدُ: مُشَاهِدٌ مشاہدہ کرنے والا، يُلَاقِيْ: مُلَاقٍ ملنے والا، يُنَادِيْ: مُنَادٍ آواز دینے والا۔

اسمِ مفعول: یہ بھی اسمِ فاعل کی طرح ہوگا صرف اتنے فرق کے ساتھ کہ دوسرے حرفِ اصلی پر فتحہ ہوگا، جیسے: يُرَاقِبُ: مُرَاقِبٌ نگرانی کرنے والا مُرَاقَبٌ جس کی نگرانی کی جائے يُخَاطِبُ: مُخَاطِبٌ مخاطب کرنے والا مُخَاطَبٌ جس سے خطاب کیا جائے يُبَارِكُ: مُبَارِكٌ برکت دینے والا مُبَارَكٌ بابرکت يُنَادِيْ: مُنَادٍ

آواز دینے والا مُنَادًی جس کو آواز دی جائے۔

اسمِ زمان اور اسمِ مکان: یہ بھی اسمِ مفعول کے وزن پر ہونگے، جیسے: یُهَاجِرُ وہ ہجرت کرتا ہے مُهَاجَرٌ ہجرت گاہ۔

۲ — سترہویں سبق میں ہم لامِ ابتداء پڑھ چکے ہیں، جیسے: لَبَيْتُکَ أَجْمَلُ یقیناً تمہارا گھر بہت خوبصورت ہے۔ اگر ہم اس پر إِنَّ داخل کرنا چاہیں تو لام مبتدا سے ہٹ کر خبر پر آجائے گا، اس لئے کہ دو حرف تاکید ایک ہی اسم پر نہیں آسکتے، لام جب اس کے اصلی مقام (مبتدا) سے ہٹ گیا تو اب اس کا نام لامِ ابتدا نہیں رہے گا بلکہ لامِ مزحلقہ (اللَّام الْـمُـزَحْـلَـقَةُ) کہلائے گا۔

ایسا جملہ جس میں إِنَّ اور لام دونوں ہوں اس جملہ سے زیادہ باتاکید اور پرزور ہوتا ہے جس میں ان دونوں میں سے صرف ایک ہی ہو۔

إِنَّ اور لام مزحلقہ کی چند مثالیں یہ ہیں:

﴿إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ﴾ [العنکبوت: ۴۱] بے شک کمزور ترین گھر مکڑی کا جالا ہے۔

﴿إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ﴾ [الصافّات: ۴] بے شک تمہارا معبود صرف ایک ہے۔

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ﴾ [آلِ عمران: ۹۶]

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔

﴿إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾ [لقمان: ۱۹]

بے شک سب سے کریہہ آواز گدھوں کی آواز ہے۔

۳ — حرفِ قَدْ فعلِ ماضی اور مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے:

۱) فعلِ ماضی کے ساتھ وہ تاکید کا معنی دیتا ہے، جیسے:

قَدْ دَخَلَ الْمُدَرِّسُ الْفَصْلَ. استاذ درجے میں داخل ہو چکے ہیں۔

قَدْ فَاتَتْکَ دُرُوْسٌ. تم سے کئی سبق چھوٹ چکے۔

۲) مضارع کے ساتھ یہ چند معنوں میں سے کوئی ایک معنی دیتا ہے:

أ: شک اور گمان، جیسے: قَدْ يَعُودُ الْمُدِيْرُ غَدًا. شاید ہیڈ ماسٹر کل لوٹیں۔

قَدْ يَنْزِلُ الْمَطَرُ الْيَوْمَ. آج بارش ہونے کا احتمال ہے۔

ب: تقلیل (بعض اوقات) جیسے: قَدْ يَنْجَحُ الطَّالِبُ الْكَسْلَانُ کبھی کاہل طالب علم بھی کامیاب ہو جاتا ہے۔

قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ کبھی جھوٹا بھی سچ کہہ دیتا ہے۔

ج: تحقیق، جیسے: ﴿وَ قَدْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ﴾ [الصفّ: ۵] اور تم اچھی طرح (یقینی طور پر) جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔

۴— ذُوْ کی جمع ذَوُوْ ہے، اس کا اعراب بھی جمع مذکر سالم کی طرح ہوتا ہے، حالتِ رفع میں و او اور حالتِ نصب اور جر میں ي سے، جیسے:

رفع: ذَوُو الْقُرْبَى أَحَقُّ بِمُسَاعَدَتِكَ. رشتہ دار تمہاری مدد کے زیادہ حقدار ہیں۔

یہاں ذَوُوْ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور رفع کی علامت و او ہے۔

نصب: سَاعِدْ ذَوِي الْعِلْمِ. اہلِ علم کی مدد کرو۔

یہاں ذَوِيْ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور علامتِ نصب ي ہے۔

جرّ: سَأَلْتُ عَنْ ذَوِي الحَاجَاتِ. میں نے حاجت مندوں کے متعلق دریافت کیا۔

یہاں ذَوِيْ حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے اور علامتِ جرّ ي ہے۔

۵— دوسرے حصہ (تیسرے سبق) میں ہم لٰكِنَّ کو پڑھ چکے ہیں، یہ إِنَّ کی اخوات میں سے ہے، اور اس کا اسم منصوب ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ بَلَالٌ لٰكِنَّ حَامِدًا لَمْ يَجِئْ بلال آیا لیکن حامد نہیں آیا اس کا نون مشدّد ہے لیکن کبھی یہ ساکن (لٰكِنْ) بھی ہوتا ہے، اس صورت میں یہ اپنی دو خصوصیات سے محروم ہو جاتا ہے:

أ۔ اس کے بعد والا اسم منصوب نہیں ہوگا، جیسے: جَاءَ الْمُدَرِّسُ وَ لٰكِنِ الطُّلَّابُ مَا جَاؤُوْا استاذ آئے لیکن طلبہ نہیں آئے یہاں الطُّلَّابُ مرفوع ہے، ارشادِ الٰہی ہے: ﴿لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾ [مریم: ۳۸] لیکن ظالم لوگ آج کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

ب۔ یہ جملہ فعلیہ پر بھی داخل ہوگا، جیسے: غَابَ عَلِيٌّ، وَلٰكِنْ حَضَرَ أَحْمَدُ علی نہیں آیا لیکن احمد حاضر ہوا۔
ارشادِ الٰہی ہے: ﴿وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ﴾ [البقرة: ۱۲] لیکن وہ لوگ نہیں جانتے۔

۶ — ذٰلِكَ، تِلْكَ اور أُولٰئِكَ کے کاف کو مخاطب کے لحاظ سے كُمْ، كِ اور كُنَّ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، جیسے:

لِمَنْ ذٰلِكَ الْبَيْتُ يَا بِلَالُ؟ لِمَنْ ذٰلِكُمُ الْبَيْتُ يَا إِخْوَانُ؟
لِمَنْ ذٰلِكِ الْبَيْتُ يَا مَرْيَمُ؟ لِمَنْ ذٰلِكُنَّ الْبَيْتُ يَا أَخَوَاتُ؟

☆☆☆

تِلْكَ السَّاعَةُ جَمِيْلَةٌ يَا حَامِدُ. تِلْكُمُ السَّاعَةُ جَمِيْلَةٌ يَا إِخْوَانُ.
تِلْكِ السَّاعَةُ جَمِيْلَةٌ يَا مَرْيَمُ. تِلْكُنَّ السَّاعَةُ جَمِيْلَةٌ يَا أَخَوَاتُ.

اس کو تصرّف کاف الخطاب کہتے ہیں اور اس کی اجازت ہے، ایسا کرنا ضروری نہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
﴿ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [البقرة: ۵۴] یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔
﴿أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولٰئِكُمْ﴾ [القمر: ۴۳] کیا تمہارے منکرین ان سے بہتر ہیں؟
﴿وَنُوْدُوْا أَنْ تِلْكُمُ الجَنَّةُ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ [الأعراف: ۴۳]
اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جنت جو تمہارے اعمال کے بدلے میں تمہیں بخشی گئی ہے۔

۷ — بعض اوقات فعل مضارع امر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے، ﴿تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ [الصف: ۱۱] یہاں تُؤْمِنُوْنَ، آمِنُوْا (ایمان لاؤ) کے معنی میں ہے، اسی لئے اگلی آیت میں يَغْفِرْ مجزوم آیا ہے۔(۱)

۸ — مصدر کا ایک وزن فِعَالَةٌ ہے، جیسے: عَادَ : عِيَادَةٌ عیادت (بیمار پرسی کرنا) قَرَأَ : قِرَاءَةٌ پڑھنا

۹ — مُضِيٌّ گزرنا مَضَى کا مصدر ہے، یہ فُعُوْلٌ کے وزن پر ہے، اصل میں مُضُوْيٌ بروزن فُعُوْلٌ ہے، ي کی وجہ سے واو کو بھی ي میں بدل دیا گیا اور ض کا ضمہ کسرہ میں بدل گیا تو مُضِيٌّ ہوگیا۔

(۱) الجزمُ بالطّلب کے لئے تیرہواں سبق ملاحظہ ہو۔

۱۰۔ جمع تکسیر کا وزن فَعَالِلُ جیسے: فَنَادِقُ، دَفَاتِرُ وغیرہ منتھی الجموع کہلاتا ہے، اس کا مفرد فُنْدُقٌ اور دَفْتَرٌ رباعی ہے(۱) اگر چار سے زائد حرفوں پر مشتمل کسی اسم کی جمع بنانا ہو تو صرف چار حرفوں کا اعتبار کیا جائے گا، پانچواں ساقط ہو جائے گا، جیسے: بَرْنَامِجٌ (جو چھ حرفوں پر مشتمل ہے) کا منتھی الجموع بَرَامِجُ ہے، ملاحظہ ہو کہ ن اور الف جمع سے حذف کر دیئے گئے ہیں، مزید مثالیں یہ ہیں:

سَفَرْجَلٌ	بہی	سَفَارِجُ	عَنْكَبُوْتٌ	مکڑی	عَنَاكِبُ
عَنْدَلِيْبٌ	بلبل	عَنَادِلُ	مُسْتَشْفًى	ہسپتال	مَشَافٍ(۲)

۱۱۔ خَطِيْئَةٌ کی جمع خَطَايَا ہے، اسی وزن پر چند اور مثالیں یہ ہیں:

هَدِيَّةٌ تحفہ هَدَايَا. مَنِيَّةٌ موت مَنَايَا. زَاوِيَةٌ کونا زَوَايَا.

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ درس میں استعمال باب فَاعَلَ کے افعال متعین کیجئے۔

۳۔ آنے والے افعال کے مضارع، امر اور مصدر لکھئے۔

۴۔ آنے والے افعال کے مصادر فِعَالٌ کے وزن پر لائیے۔

۵۔ آنے والے افعال کے اسمِ فاعل لائیے۔

۶۔ آنے والے افعال کے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول لائیے۔

۷۔ آنے والے جملوں میں استعمال شدہ باب فَاعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

۱۴۔ آنے والے افعال کے مصادر فِعَالَةٌ کے وزن پر لائیے۔

۱۵۔ مَضَى يَمْضِيْ کے مصدر کو ذہن میں رکھ کر هَوَى يَهْوِيْ کا مصدر لائیے۔

---

(۱) منتھی الجموع کا ایک اور وزن فَعَالِيْلُ بھی ہے، جیسے: دُكَّانٌ: دَكَاكِيْنُ. فِنْجَانٌ: فَنَاجِيْنُ.

(۲) مُسْتَشْفًى کی جمع مؤنث سالم بھی استعمال ہوتی ہے، مُسْتَشْفَيَاتٌ.

۱۷۔آنے والے اسماء کی جمع خَطَایَا کے وزن پر لائیے۔

۱۸۔افعلِ تفضیل أَوْهَنُ کا فعل بتائیے اور اس کا مضارع اور مصدر لائیے اور چار ایسی آیتیں لائیے جن میں یہ فعل یا اس کے مشتقات آئے ہوں۔

۱۹۔آنے والے افعال کے مضارع لائیے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱– باب **تَفعَّلَ**، باب **فَعَّلَ** کے آگے ایک ت بڑھا کر یہ باب بنایا گیا ہے جیسے: **تَعَلَّمَ**: اس نے سیکھا، **تَکَلَّمَ**: وہ گویا ہوا **تَغَدَّی**: اس نے دوپہر کا کھانا کھایا **تَلَقَّی**: اس نے حاصل کیا۔

مضارع: چونکہ فعل پانچ حروف پر مشتمل ہے اس لئے حرفِ مضارعہ پر فتحہ ہوگا، جیسے: **یَتَکَلَّمُ**، **یَتَلَقَّی**، باب کا آغاز صرف ت سے ہو رہا ہے اور حروفِ مضارعہ میں سے ایک ت بھی ہے، اگر دونوں ت ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو اس کی ادائیگی ذرا دشوار ہوتی ہے اس لئے ادبی زبان میں دونوں میں سے ایک کو حذف کر دیا جاتا ہے، قرآن مجید سے اس کی دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ﴿**تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَ الرُّوْحُ**﴾[**القدر: ۴**] اس (لیلۃ القدر) میں ملائکہ اور روح الأمین (جبرئیل علیہ السلام) نازل ہوتے ہیں ملاحظہ ہو کہ **تَنَزَّلُ** اصل میں **تَتَنَزَّلُ** تھا۔ ﴿**وَلَا تَجَسَّسُوْا**﴾[**الحجرات: ۱۲**] اور ایک دوسرے کے ٹوہ میں نہ رہو ملاحظہ ہو کہ **تَجَسَّسُوْا** اصل میں **تَتَجَسَّسُوْا** تھا۔

امر: یہ حرفِ مضارعہ اور حرکتِ اعراب کو حذف کر کے بنایا جائے گا، جیسے: **تَتَکَلَّمُ** سے **تَکَلَّمْ**، فعل ناقص کے آخر سے الف (جو ی لکھا جاتا ہے) گر جائے گا، جیسے: **تَتَغَدَّی** : **تَغَدَّ**.

مصدر: اس باب کا مصدر **تَفَعُّلٌ** کے وزن پر آئے گا، جیسے: **تَحَدَّثَ** اس نے بات کی **تَحَدُّثٌ** بات کرنا **تَذَكَّرَ** اس نے یاد کیا **تَذَكُّرٌ** یاد کرنا فعلِ ناقص کے آخر میں ی کی وجہ سے دوسرے حرفِ اصلی کا ضمہ کسرہ میں بدل جائے گا، جیسے: **تَلَقَّی** اس نے حاصل کیا **تَلَقٍّ (التَّلَقِّي)**

اسمِ فاعل: اسمِ فاعل حرفِ مضارعہ کو میم مضموم سے بدل کر بنایا جائے گا، دوسرا حرفِ اصلی اسمِ فاعل میں مکسور ہوگا اور اسمِ مفعول میں مفتوح، جیسے: **یَتَعَلَّمُ** : **مُتَعَلِّمٌ**، **یَتَزَوَّجُ**: **مُتَزَوِّجٌ** . اسمِ مفعول کی ایک مثال یہ ہے: **یَتَکَلَّمُ**: **مُتَکَلَّمٌ**.

اسمِ زمان اور اسمِ مکان: یہ بھی اسمِ مفعول ہی کے وزن پر ہوگا، جیسے: **مُتَوَضَّأٌ**: وضوخانہ، **مُتَنَفَّسٌ**: سانس لینے کی جگہ.

اس باب کے مختلف معانی میں سے ایک "المطاوعة" بھی ہے جس کا مطلب ہے کسی فعل کے مفعول کا، فاعل ہوجانا، (کسی کے اثر کو قبول کرنا) جیسے: زَوَّجَنِي أَبِيْ زَيْنَبَ میرے والد نے زینب سے میری شادی کی۔ اس جملہ میں دو مفعول بہ ہیں ایک یائے متکلم اور دوسرا زینب، اسی بات کو باب تَفَعَّلَ کے ذریعہ ادا کریں گے تو یائے متکلم فاعل ہوجائے گی اور أَبِيْ جملہ سے حذف ہوجائے گا: تَزَوَّجْتُ زَيْنَبَ میں نے زینب سے شادی کی ایک اور مثال یہ ہے: عَلَّمَنِيْ بِلَالٌ السِّبَاحَةَ بلال نے مجھے تیراکی سکھائی تَعَلَّمْتُ السِّبَاحَةَ میں نے تیراکی سیکھی۔

۲-لَمَّا سَمِعْتُ الْأَذَانَ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ . جب میں نے اذان سنی مسجد چلا گیا۔

یہاں لَمَّا ظرفِ زمان ہے اور اس کا ترجمہ "جب" سے کیا جائے گا، اس کے بعد والا فعل اور اس کا جواب دونوں ماضی ہوں گے، جیسے: لَمَّا تُوُفِّيَتْ رُقَيَّةُ تَزَوَّجَ أُخْتَهَا. جب حضرت رقیہ کا انتقال ہوگیا تو انہوں نے ان کی ہمشیرہ سے شادی کرلی۔ ارشادِ باری ہے: ﴿فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ﴾ [الأنعام:۷۷] جب انہوں (ابراہیم علیہ السلام) نے چاند کو طلوع ہوتے دیکھا تو فرمایا: یہ میرا پروردگار ہے۔ یہ لَمَّا الحِيْنِيَّة کہلاتا ہے، یہ لَمَّا الْجَازِمَة سے جو "اب تک نہیں"(۱) کے معنی میں آتا ہے بالکل مختلف ہے۔

۳-جب آپ نَحْنُ کہتے ہیں تو آپ اپنے ساتھ کن کن کو شامل کر رہے ہیں یہ بتانے کے لئے نَحْنُ کے بعد ایک اسم منصوب لایا جاتا ہے۔ جیسے: نَحْنُ الطُّلَّابَ ہم طلبہ، نَحْنُ التُّجَّارَ ہم سوداگران، نَحْنُ الْمُسْلِمِيْنَ ہم مسلمان، اس اسلوب کو الاِختصاص کہتے ہیں اور جو اسم نَحْنُ کے بعد آئے وہ المخصوص کہلاتا ہے، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ اسم منصوب ہوتا ہے اس لئے کہ یہ ایک محذوف فعل أَخُصُّ (میں خاص کرتا ہوں) کا مفعول بہ ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

نَحْنُ الْهُنُوْدَ نَتَكَلَّمُ عِدَّةَ لُغَاتٍ.	ہم ہندستانی کئی زبانیں بولتے ہیں۔
نَحْنُ الْمُسْلِمِيْنَ لَا نَأْكُلُ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ.	ہم مسلمان سور کا گوشت نہیں کھاتے۔
نَحْنُ الطَّلَبَةَ الْمُتَفَوِّقِيْنَ حَصَلْنَا عَلَى جَوَائِزَ.	ہم نمایاں طلبہ نے انعامات حاصل کئے۔
نَحْنُ وَرَثَةَ الْمُتَوَفَّى نُوَافِقُ عَلَى ذٰلِكَ.	ہم میت کے وارثین اس کی موافقت کرتے ہیں۔

(۱) دیکھئے: دوسرا حصہ، اکیسواں سبق۔

۱۔آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔درس میں آئے باب تَفَعَّلَ کے افعال اوران کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

۳۔آنے والے افعال کے مضارع،امر،مصدر اور اسمِ فاعل لکھئے۔

۴۔آنے والے افعال کے مضارع،امر اور مصدر بیان کیجئے۔

۶۔آنے والے جملون میں باب تَفَعَّلَ سے متعلق افعال اوران کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

۸۔مثال میں بتائے گئے طریقہ کے مطابق آنے والے جملوں میں باب تَفَعَّلَ کو استعمال کیجئے۔

۱۰۔آنے والے جملوں کو مخصوص کے ذریعہ پُر کیجئے۔

زبانی مشق:ہر طالب علم اپنے ہم وطنوں کا نام استعمال کرتے ہوئے مخصوص کی ایک مثال بیان کرے۔جیسے:نَحْنُ الْهُنُوْدَ...
نَحْنُ الْأَلْمَانَ... نَحْنُ الْأَفَارِقَةَ ...

۱۱۔آنے والے افعال کے ماضی لکھئے۔

۱۲۔آنے والے اسماء کے مفرد لکھئے۔

۱۳۔آنے والے اسماء کی جمع لکھئے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱—باب تَفَاعَلَ، باب فَاعَلَ کے شروع میں ایک ت بڑھا کر یہ باب بنایا گیا ہے، جیسے: تَكَاسَلَ: اس نے سستی کی، تَثَاءَ بَ: اس نے جماہی لی، تَفَاءَ لَ: اس نے نیک شگون لیا، تَشَاجَرُوْا: وہ سب آپس میں لڑ پڑے، تَبَاكَى: اس نے رونی صورت بنالی۔

مضارع: چونکہ فعل پانچ حروف پر مشتمل ہے اس لئے حرفِ مضارعہ مفتوح ہوگا، جیسے: يَتَثَاءَ بُ، يَتَكَاسَلُ، يَتَبَاكَى. باب تَفَعَّلَ کی طرح مضارع میں باب تَفَاعَلَ کی ایک ت حذف کر دی جا سکتی ہے، قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا﴾[الحجرات: ۱۳] اور ہم نے تم کو برادریاں (قومیں) اور قبائل بنا دیئے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ یہاں تَعَارَفُوْا اصل میں تَتَعَارَفُوْا تھا۔ ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ﴾[الحجرات: ۱۱] اور ایک دوسرے کو برے القاب سے مت پکارو۔ یہاں تَنَابَزُوْا استعمال ہوا ہے جو اصل میں تَتَنَابَزُوْا تھا ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾[المائدة: ۲] اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ تَعَاوَنُوْا دراصل تَتَعَاوَنُوْا ہے۔

امر: یہ حرفِ مضارعہ اور حرکتِ اعراب کو حذف کر کے بنایا جائے گا، جیسے: تَتَنَاوَلُ: تَنَاوَلْ لو فعل ناقص میں آخری الف (جو ی لکھا جاتا ہے) حذف ہو جائے گا، جیسے: تَتَبَاكَى: تَبَاكَ: رونی صورت بنا۔

مصدر: اس باب کا مصدر تَفَاعُلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: تَنَاوَلَ: تَنَاوُلٌ: لینا، تَشَاءَ مَ: تَشَاؤُمٌ: بدشگونی لینا، فعل ناقص میں دوسرے حرفِ اصلی کا ضمہ، کسرہ سے بدل جائے گا، جیسے: تَبَاكَى: تَبَاكٍ (التَّبَاكِيْ) جو اصل میں تَبَاكِيٌ تھا۔

اکیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱– باب تَفَاعَلَ، باب فَاعَلَ کے شروع میں ایک ت بڑھا کر یہ باب بنایا گیا ہے، جیسے: تَكَاسَلَ: اس نے سستی کی، تَثَاءَ بَ: اس نے جماہی لی، تَفَاءَ لَ: اس نے نیک شگون لیا، تَشَاجَرُوْا: وہ سب آپس میں لڑ پڑے، تَبَاكَى: اس نے رونی صورت بنالی۔

مضارع: چونکہ فعل پانچ حروف پر مشتمل ہے اس لئے حرفِ مضارعہ مفتوح ہوگا، جیسے: يَتَثَاءَ بُ، يَتَكَاسَلُ، يَتَبَاكَى. باب تَفَعَّلَ کی طرح مضارع میں باب تَفَاعَلَ کی ایک ت حذف کردی جاسکتی ہے، قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا﴾[الحجرات: ۱۳] اور ہم نے تم کو برادریاں (قومیں) اور قبائل بنادیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ یہاں تَعَارَفُوْا اصل میں تَتَعَارَفُوْا تھا۔ ﴿وَلَاتَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ﴾[الحجرات: ۱۱] اور ایک دوسرے کو برے القاب سے مت پکارو۔ یہاں تَنَابَزُوْا استعمال ہوا ہے جو اصل میں تَتَنَابَزُوْا تھا ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾[المائدة: ۲] اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ تَعَاوَنُوْا دراصل تَتَعَاوَنُوْا ہے۔

امر: یہ حرفِ مضارعہ اور حرکتِ اعراب کو حذف کر کے بنایا جائے گا، جیسے: تَتَنَاوَلُ: تَنَاوَلْ لو فعل ناقص میں آخری الف (جو ی لکھا جاتا ہے) حذف ہوجائے گا، جیسے: تَتَبَاكَى: تَبَاكَ: رونی صورت بنا۔

مصدر: اس باب کا مصدر تَفَاعُلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: تَنَاوَلَ: تَنَاوُلٌ: لینا، تَشَاءَ مَ: تَشَاؤُمٌ: بدشگونی لینا، فعل ناقص میں دوسرے حرفِ اصلی کا ضمہ، کسرہ سے بدل جائے گا، جیسے: تَبَاكَى: تَبَاكٍ (التَّبَاكِيْ) جو اصل میں تَبَاكِيٌ تھا۔

بعض اوقات یَا جو حرفِ ندا ہے لَیْتَ سے پہلے بڑھا دیا جاتا ہے، جیسے: ﴿يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا﴾ [النباء : ۴۰] کاش میں مٹی ہوتا۔

۳ – لَا كِتَابَ عِنْدِيْ میرے پاس کوئی کتاب نہیں ہے اس لَا کو لا لنافية للجنس (لائے نفی جنس) کہتے ہیں، یہ اس بات کی نفی کرتا ہے کہ کتاب کی جنس کی کوئی شیء متکلم کے پاس ہے، اس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوتے ہیں، اس کا اسم مبنی على الفتح ہوتا ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

لَا دَاعِيَ لِلْخَوْفِ. ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ. دین (کے قبول کرنے) میں کوئی زور زبردستی نہیں۔

لَا رَيْبَ فِيْهِ. اس میں کوئی شک نہیں۔

لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

فجر (کی نماز) کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے۔

وَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

اور عصر (کی نماز) کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے۔

۴ – گزشتہ سبق میں ہم اسلوبِ تحذیر کو جان چکے ہیں، جیسے: إِيَّاكَ وَ هٰذَا الرَّجُلَ اس شخص سے ہوشیار جس چیز سے متنبہ کیا جا رہا ہے اگر وہ مصدر مؤول ہو تو واو حذف ہو جائے گا، جیسے: إِيَّاكَ وَالنَّوْمَ فِي الْفَصْلِ درجہ میں سونے سے بچو یہاں جس چیز سے متنبہ کیا جا رہا ہے وہ ایک اسم النَّوْمَ ہے اس لئے واو لایا گیا ہے، اگر مصدر مؤول ہو تو واو گر جائے گا، جیسے: إِيَّاكَ أَنْ تَنَامَ فِي الْفَصْلِ نہ کہ إِيَّاكَ وَأَنْ تَنَامَ فِي الْفَصْلِ.

إِيَّاكُمْ وَالزِّنَا.	زنا سے بچو۔	إِيَّاكُمْ أَنْ تَزْنُوْا.
إِيَّاكُنَّ وَالْحَسَدَ.	حسد سے بچو۔	إِيَاكُنَّ أَنْ تَحْسُدْنَ.
إِيَّاكِ وَالنِّسْيَانَ.	بھولنے سے بچو۔	إِيَّاكِ أَنْ تَنْسَيْ.

نوٹ: ۔ تَنْسَيْ واحد مؤنث کے لئے ہے، واحد مذکر کے لئے تَنْسَى ہے۔

۵–أَعْرَجُ لنگڑا کا مؤنث ہے عَرْجَاءُ لنگڑی، اور دونوں (مذکر اور مؤنث) کی جمع ہے: عُرْجٌ. یہ اصول ان سارے اسماء پر لاگو ہوتا ہے جو أَفْعَلُ کے وزن پر ہوں اور رنگ یا عیب پر دلالت کرتے ہوں، رنگ پر دلالت کرنے والے اسم کی ایک مثال ہے، أَحْمَرُ (سرخ) جس کا مؤنث حَمْرَاءُ اور دونوں کی جمع حُمْرٌ ہے جیسے: اَلْهُنُوْدُ الْحُمْرُ یعنی سرخ پوست (Red Indians) أَبْيَضُ اور بَيْضَاءُ (سفید) کی جمع بِيْضٌ ہے جو اصل میں بُيْضٌ تھا، ي کی رعایت میں ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا تو بِيْضٌ ہو گیا۔

۶–جن افعال کے شروع میں واو ہو ان کے دو مصدر آتے ہیں ایک واو کے ساتھ، دوسرا بغیر واو کے، دوسرے کے آخر میں ایک ة بڑھادی جاتی ہے، جیسے: وَصَفَ: وَصْفٌ اور صِفَةٌ (بیان کرنا) وَعَظَ: وَعْظٌ اور عِظَةٌ وعظ (نصیحت) کرنا، وَثِقَ: وُثُوْقٌ اور ثِقَةٌ اعتماد کرنا۔

۷–حُجْرَةٌ میں دوسرے حرف پر سکون ہے لیکن اس کی جمع میں دوسرے حرف پر ضمہ ہوگا: حُجُرَاتٌ، یہ اصول ان تمام اسماء کے لئے ہے جو فُعْلَةٌ کے وزن پر ہوں جیسے: غُرْفَةٌ، خُطْوَةٌ (غُرُفَاتٌ، خُطُوَاتٌ).

۸–جو حرفِ جر مصدر مؤول سے پہلے ہو اس کو حذف کیا جا سکتا ہے، جیسے: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكَذِبِ میں جھوٹ بولنے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں حرفِ جر کو حذف کر کے أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكْذِبَ کہا جا سکتا ہے، لیکن یاد رہے کہ یہ حذف ضروری نہیں ہے أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ کہنا بھی درست ہے، ایک اور مثال یہ ہے: أَمَرَنَا اللّٰهُ بِالصَّلَاةِ ، أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُّصَلِّيَ، أَمَرَنَا اللّٰهُ بِأَنْ نُّصَلِّيَ .

۹–ہم پہلے سبق میں بدل سے متعارف ہو چکے ہیں، جیسے: أَيْنَ أَخُوْكَ هَاشِمٌ؟ تمہارا بھائی ہاشم کہاں ہے؟ بدل کی چار قسمیں ہیں:

۱) بدل الكل من الكل. جیسے: نَجَحَ أَخُوْكَ مُحَمَّدٌ. تمہارا بھائی محمد کامیاب ہو گیا۔ یہاں مُحَمَّدٌ أَخُوْكَ کے مساوی ہے۔

۲) بدل البعض من الكل. جیسے: أَكَلْتُ الدَّجَاجَةَ نِصْفَهَا. میں نے مرغی کھائی، اس کی آدھی۔

اس مثال میں نِصْفَ لفظ الدَّجَاجَةَ کا جزءاور ایک حصہ ہے۔

۳) بدل الاشتمال۔ جیسے: أَعْجَبَنِيْ هٰذَا الْكِتَابُ أُسْلُوْبُهٗ مجھے یہ کتاب پسند آئی، اس کا اسلوب، یہاں أُسْلُوْبُ نہ کتاب کے مساوی ہے اور نہ اس کا ایک جزء اور حصہ ہے، بلکہ اس سے متعلق ایک چیز ہے، اس کی ایک اور مثال یہ ہے نَتَسَائَلُ عَنِ الْإِمْتِحَانِ، كَيْفَ يَكُوْنُ؟ ہم امتحان کے متعلق ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہے کہ وہ کیسا ہوگا؟

۴) البدل المباین۔ جیسے: أَعْطِنِيْ الْكِتَابَ الدَّفْتَرَ مجھے کتاب یعنی کاپی دے دو، یہاں اصل مقصود الدَّفْتَرَ ہے، لیکن متکلم نے غلطی سے الْكِتَابَ کہہ دیا پھر فوراً تصحیح کر لی۔

وہ اسم جس سے کوئی اور اسم بدل ہو المبدل منہ کہلاتا ہے، جیسے: أَيْنَ ابْنُكَ بِلَالٌ؟ تمہارا بیٹا بلال کہاں ہے؟ یہاں لفظ بِلَالٌ بدل ہے اور ابْنُكَ مبدل منہ۔

معرفہ اور نکرہ ہونے میں بدل اور مبدل منہ کے درمیان مطابقت ہونا ضروری نہیں، جیسے: أَعْرِفُ لُغَتَيْنِ : الْعَرَبِيَّةَ وَالْأُرْدِيَّةَ میں دو زبانیں جانتا ہوں عربی اور اردو، یہاں لُغَتَيْنِ نکرہ ہے اور الْعَرَبِيَّةَ وَالْأُرْدِيَّةَ معرفہ ہیں۔

بدل اور مبدل منہ کی ممکنہ صورتیں یہ ہیں:

۱) دونوں اسم ہوں، جیسے: ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ﴾[البقرة:۲۱۷] وہ آپ سے محترم مہینہ کے بارے میں دریافت کرتے ہیں یعنی اس میں جنگ کے بارے میں۔

۲) دونوں فعل ہوں، جیسے: ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا☆يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾[الفرقان:۶۸، ۶۹] اور جو ایسا کرے گا تو وہ گناہ پائے گا، قیامت کے دن اس کو دو گنا عذاب ہوگا۔

۳) دونوں جملہ ہوں، جیسے: ﴿وَاتَّقُوا الَّذِيْ أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ☆ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ﴾[الشعراء:۱۳۲، ۱۳۳] اور اس ذات سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمہاری امداد کی جنہیں تم جانتے ہو، اس نے تمہاری مدد کی مال اور اولاد سے۔

۴) مختلف ہوں، اس طرح کہ ایک اسم ہو اور دوسرا جملہ، جیسے: ﴿أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ [الغاشية:۱۷] کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیا گیا ہے؟

۱۰- يَبْدُوْ أَنَّهٗ مُنَوِّمٌ لگتا ہے (شاید) کہ وہ نیند آور ہے اس جملہ میں مصدر مؤول أَنَّهُ مُنَوِّمٌ فاعل ہے، مصدر مؤول

کی ایک شکل جو أَنْ اور فعل مضارع سے مرکب ہو جیسے: أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ میں نکلنا چاہتا ہوں ہم پہلے پڑھ چکے ہیں، یہ مصدر مؤول کی دوسری شکل ہے، یہ أَنَّ اور اس کے اسم وخبر پر مشتمل ہوتی ہے، جیسے: بَلَغَنِيْ أَنَّهُ مَاتَ مجھے اطلاع ملی کہ وہ مرگیا اس جملہ میں مصدر مؤول أَنَّهُ مَاتَ، بَلَغَ کا فاعل ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

يَسُرُّنِيْ أَنَّكَ تِلْمِيْذِيْ. مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تم میرے شاگرد ہو۔

يَبْدُوْ أَنَّكَ مُسْتَعْجِلٌ. شاید تم جلدی میں ہو۔

۱۔آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔درس میں استعمال ہوئے باب تَفَاعَلَ کے افعال متعین کیجئے۔

۳۔آنے والے افعال کے مضارع، امر اور مصدر لکھئے۔

۴۔آنے والے افعال کے اسمِ فاعل لکھئے۔

۵۔آنے والے جملوں سے باب تَفَاعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

۷۔آنے والے جملوں پر لَيْتَ داخل کیجئے۔

۸۔لائے نفی جنس استعمال کرتے ہوئے آنے والے کلمات سے جملے بنائیے۔

۹۔آنے والے جملوں کو مصدر مؤول کے ذریعہ مکمل کیجئے۔

۱۰۔آنے والے کلمات کے مؤنث اور جمع لائیے۔

۱۱۔آنے والے افعال کے دونوں مصدر ذکر کیجئے۔

۱۲۔آنے والے اسماء کی جمع لائیے۔

حروف مشبهة بالفعل یعنی فعل سے مشابہ حروف

یہ کُل چھ حروف ہیں: إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ. انہیں إِنَّ اور اس کی اُخوات بھی کہا جاتا ہے، ہم انہیں پہلے پڑھ چکے ہیں، یہ دو پہلوؤں سے فعل کے مشابہ ہیں۔

۱) معنی کے لحاظ سے، إِنَّ اور أَنَّ کا معنی ہے: میں تاکید کے ساتھ (کہتا) ہوں، کأَنَّ: میں سمجھتا ہوں، لٰکِنَّ: میں تصحیح کرتا ہوں، لَیْتَ: میں تمنا کرتا ہوں، اور لَعَلَّ کا معنی ہے: میں امید کرتا ہوں/ مجھے اندیشہ ہے۔

۲) اعراب میں: چنانچہ جس طرح مفعول بہ منصوب ہوتا ہے اسی طرح ان حروف کے اسماء بھی منصوب ہوتے ہیں۔

حروف مشبهة بالفعل کے معانی

إِنَّ، أَنَّ یہ دونوں تاکید کے اظہار کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾[المائدة: ۲] بے شک اللہ زبردست عذاب والا ہے ﴿وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾[الأنفال: ۲۵] اور یقین جانو کہ اللہ بہت سخت عذاب والا ہے۔

کَأَنَّ تشبیہ کا معنی دیتا ہے، جیسے: کَأَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ گویا کہ علم نور ہے کبھی یہ ظن اور گمان کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: کَأَنَّنِيْ أَعْرِفُکَ شاید میں تمہیں پہچانتا ہوں

لٰکِنَّ استدراک کا معنی دیتا ہے، جیسے: حَامِدٌ ذَکِيٌّ لٰکِنَّهٗ کَسْلَانُ. حامد ذہین ہے لیکن وہ سست (کاہل) ہے۔

لَیْتَ حسرت اور تمنا کے اظہار کے لئے آتا ہے، جیسے: لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ. کاش جوانی لوٹ آتی۔

لَعَلَّ توقع یا اندیشہ کو بتاتا ہے، جیسے: لَعَلَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ لِيْ. امید ہے کہ اللہ تعالی مجھے معاف کر دیں گے۔

لَعَلَّ الْجَرِیْحَ یَمُوْتُ. ڈر ہے کہ زخمی مر جائے گا۔

یہ حروف مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا ان کا اسم اور خبر ان کی خبر کہلاتے ہیں، جیسے:

اَللّٰهُ	غَفُوْرٌ	إِنَّ	اَللّٰهَ	غَفُوْرٌ
مبتدا	خبر		اسمِ إِنَّ	خبرُ إِنَّ

مبتدا کے برخلاف اگر إِنَّ اور اس کے اُخوات کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو ان کا اسم نکرہ ہو سکتا ہے، جیسے: کَأَنَّ شَیْئًا لَمْ یَحْدُثْ گویا کہ کچھ نہیں ہوا۔

مبتدا کی خبر کی طرح إِنَّ اوراس کی اخوات کی خبر بھی مفرد، جملہ یا شبہ جملہ ہوگی، جیسے:

۱۔مفرد: ﴿إِنَّ اللهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾[آلِ عمران: ۱۹۹]

یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں۔

۲۔جملہ

أ۔ جملہ فعلیہ: ﴿إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾[الزمر: ۵۳]

یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو معاف کردیتے ہیں۔

ب۔جملہ اسمیہ: ﴿إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾[لقمان: ۳۴]

یقیناً صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔

۳۔شبہ جملہ

أ۔جارومجرور: كَأَنَّكَ مِنَ الصِّيْنِ. غالبًا تم چین کے باشندے ہو۔

ب۔ظرف: لَعَلَّ الْمُدَرِّسَ عِنْدَ الْمُدِيْرِ. غالبًا استاد ہیڈ ماسٹر کے پاس ہیں۔

اگر خبر شبہ جملہ ہوتو وہ اسم سے پہلے بھی آسکتی ہے، جیسے:

﴿إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ☆ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ﴾[الغاشية: ۲۵، ۲۶]

یقیناً ہماری ہی طرف ان کا پلٹنا ہے، پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ ہے ان کا حساب لینا۔ اصل ترتیب یوں ہوگی: إِنَّ إِيَابَهُمْ إِلَيْنَا ثُمَّ إِنَّ حِسَابَهُمْ عَلَيْنَا. اسم چونکہ معرفہ ہے اس لئے اس کی تاخیر جائز ہے، ضروری نہیں، اگر اسم نکرہ ہوتو لازمًا وہ مؤخر ہوگا، جیسے:

﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا﴾(۱)[المزمل: ۱۳] یقیناً ہمارے پاس سخت بیڑیاں اور جہنم ہے۔

﴿إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾[الانشراح: ۶] یقیناً تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

یہاں یوں کہنا درست نہ ہوگا: إِنَّ أَنْكَالاً لَدَيْنَا یا إِنَّ يُسْرًا مَعَ الْعُسْرِ.

اگر لَيْتَ کا اسم ضمیر متکلم ي ہو تو اس کے ساتھ لازمًا نونِ وقایہ(۲) استعمال ہوگا، جیسے: لَيْتَنِيْ طِفْلٌ

---

(۱) أَنْكَالًا نِكْلٌ بیڑی کی جمع ہے۔

(۲) نونِ وقایہ کے لئے ملاحظہ ہو کلید ۲، سبق نمبر ۹۔

کاش میں ایک بچہ ہوتا۔ اگر إِنَّ، أَنَّ، كَـأَنَّ، لٰكِـنَّ کا اسم بنے تو نونِ وقایہ کا استعمال جائز ہے، ضروری نہیں، جیسے:
إِنِّيْ، إِنَّـنِـيْ. أَنِّـيْ، أَنَّنِيْ. كَأَنِّيْ، كَأَنَّنِيْ. لٰكِنِّيْ، لٰكِنَّنِيْ. لَعَلَّ کے ساتھ نونِ وقایہ استعمال نہیں ہوگا، ہم کہتے ہیں:
لَعَلِّيْ لَا أَرَاكَ مُدَّةً طَوِيْلَةً. شاید میں ایک لمبے عرصے تک تم سے نہ مل سکوں گا۔

بائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱— بابِ اِنْفَعَلَ، یہ باب فَعَلَ کے شروع میں اِنْ بڑھا کر بنایا گیا ہے، اس کے شروع میں همزة الوصل ہے، ہم کہتے ہیں: سَقَطَ الْفِنْجَانُ وَانْكَسَرَ پیالی گری اور ٹوٹ گئی وَ اِنْكَسَر کہنا درست نہیں۔

مضارع: حرفِ مضارعہ پر فتحہ ہوگا، جیسے: اِنْكَسَرَ يَنْكَسِرُ، اِنْشَقَّ يَنْشَقُّ (جو اصل میں يَنْشَقِقُ تھا)

امر: حرفِ مضارعہ کے حذف کے بعد پہلا حرف ساکن ہے اس لئے همزة الوصل بڑھایا جائے گا، جیسے تَنْصَرِفُ حذف کے بعد نْصَرِفْ ہوجاتا ہے اور ہمزۂ وصل بڑھانے کے بعد اِنْصَرِفْ لوٹو۔

مصدر: اس کا مصدر اِنْفِعَالٌ کے وزن پر آئے گا، جیسے: اِنْكَسَرَ: اِنْكِسَارٌ ٹوٹنا، اِنْقَلَبَ: اِنْقِلَابٌ تبدیل ہونا، الٹ جانا۔

مدغم حروف کا ادغام مصدر میں ختم ہوجائے گا، جیسے: اِنْشَقَّ: اِنْشِقَاقٌ پھٹنا۔

اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول: یہ حرفِ مضارعہ کو میم مضموم سے بدل کر بنائے جائیں گے، اسمِ فاعل میں دوسرا حرفِ اصلی مکسور اور اسمِ مفعول میں مفتوح ہوگا، جیسے: يَنْكَسِرُ: مُنْكَسِرٌ، يَنْشَقُّ: مُنْشَقٌّ جو اصل میں مُنْشَقِقٌ تھا، چونکہ اس باب کے اکثر افعال لازم ہوتے ہیں اس لئے اسمِ مفعول نہیں آتا۔

اسمِ زمان اور اسمِ مکان: یہ اسمِ مفعول کے وزن پر ہوں گے جیسے: يَنْعَطِفُ وہ مڑتا ہے: مُنْعَطَفٌ: مڑنے کی جگہ (موڑ) مُنْحَنًى: موڑ۔

یہ باب بھی المطاوعة (۱) کا معنی دیتا ہے، جیسے:

كَسَرْتُ الْكُوْبَ. میں نے کپ توڑا۔ اِنْكَسَرَ الْكُوْبُ. کپ ٹوٹ گیا۔

---

(۱) المطاوعة کی وضاحت ہم بیسویں سبق میں کر آئے ہیں۔

نوٹ:۔ الْكُوْب پہلے جملہ میں مفعول بہ ہے اور دوسرے میں فاعل، مزید مثالیں یہ ہیں:

فَتَحْتُ الْبَابَ. میں نے دروازہ کھولا۔ اِنْفَتَحَ الْبَابُ. دروازہ کھل گیا۔

هَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ الْكُفَّارَ. مسلمانوں نے کافروں کو شکست دی۔ اِنْهَزَمَ الْكُفَّارُ. کفار شکست کھا گئے۔

نوٹ:۔ اِنْفَعَلَ فَعَلَ کا مطاوع ہے اور تَفَعَّلَ فَعَّلَ کا، جیسے:

كَسَرْتُ الزُّجَاجَ. میں نے شیشہ توڑا۔ اِنْكَسَرَ الزُّجَاجُ. شیشہ ٹوٹ گیا۔

كَسَّرْتُ الزُّجَاجَ. میں نے شیشہ چکنا چور کر دیا۔ تَكَسَّرَ الزُّجَاجُ. شیشہ چور چور ہو گیا۔

۲—اگر اس باب کے شروع میں همزة القطع آجائے تو ہمزۂ وصل حذف ہو جائے گا، جیسے: أَنْكَسَرَ الْكُوْبُ؟ کیا کپ ٹوٹ گیا؟ أَنْفَتَحَ الْبَابُ؟ کیا دروازہ کھلا؟ أَنْقَلَبَتِ السَّيَّارَةُ؟ کیا کار الٹ گئی؟

۳—اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کے انتقال کے دن سورج کو گہن لگ گیا یہاں جملہ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ مضاف الیہ اور في محلِّ جرّ ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

وُلِدْتُ يَوْمَ مَاتَ جَدِّي. میں اپنے دادا کے انتقال کے دن پیدا ہوا۔

سَافَرْتُ يَوْمَ ظَهَرَتِ النَّتَائِجُ. میں نے نتائج کے اعلان کے دن سفر کیا۔

۴—لَوْلَا، اس کا معنی ہے: اگر نہ ہوتا جیسے: لَوْلَا الشَّمْسُ لَهَلَكَتِ الْأَرْضُ. اگر سورج نہ ہوتا تو زمین فنا ہو جاتی۔ اس لَوْلَا کو حرف امتناعٍ لِوجودٍ کہتے ہیں، یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کسی چیز کے نہ پائے جانے کی وجہ سے دوسری چیز پائی گئی، اس سابقہ مثال میں زمین کے فنا نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ سورج موجود ہے۔

لَوْلَا کے بعد والا اسم مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہوتی ہے، دوسرا جملہ جوابِ لَوْلَا کہلاتا ہے، یہ جملہ فعلیہ ہوگا، اس کا فعل ماضی ہوگا اور اس کے شروع میں لام ہوگا الّا یہ کہ جواب منفی ہو تو لام سے خالی ہوگا، جیسے: لَوْلَا الْاِخْتِبَارُ مَا حَضَرْتُ الْيَوْمَ اگر امتحان نہ ہوتا تو میں آج نہ آتا۔

مبتدا کی جگہ ایسا جملہ اسمیہ بھی ہو سکتا ہے جس کے شروع میں أَنَّ ہو، جیسے: لَوْلَا أَنَّ الْجَوَّ حَارٌّ لَحَضَرْتُ الْمُحَاضَرَةَ اگر موسم گرم نہ ہوتا تو میں لیکچر میں پہنچا ہوتا۔ لَوْلَا أَنَّنِي مَرِيْضٌ لَسَافَرْتُ مَعَكَ اگر میں بیمار نہ ہوتا

تو تمہارے ساتھ ضرور سفر کرتا۔ لَوْ لا أَنَّکَ مُسْتَعْجِلٌ لَدَعَوْتُکَ إِلَى الْبَيْتِ اگر تم جلدی میں نہ ہوتے تو میں تمہیں اپنے گھر مدعو کرتا۔

۵- مَنْ إِبْرَاهِيْمُ هٰذَا؟ یہ ابراہیم کون ہے؟ سَيَّارَةُ الْمُدِيْرِ هٰذِهِ جَمِيْلَةٌ ہیڈ ماسٹر کی یہ کار خوبصورت ہے۔
اگر اسمِ اشارہ هٰذَا، هٰذِهِ، ذٰلِکَ وغیرہ اسمِ معرفہ کے بعد آئیں تو نعت (صفت) کہلائیں گے، مزید مثالیں یہ ہیں:

لِمَنْ جَوَازُ السَّفَرِ هٰذَا؟ یہ پاسپورٹ کس کا ہے؟
أَرِنِيْ سَاعَتَکَ هٰذِهِ . مجھے اپنی یہ گھڑی دکھاؤ۔
لَعَلِّيْ لا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا. شاید میں اپنے اس سال کے بعد حج نہ کر سکوں۔
﴿اِذْهَبْ بِّكِتَابِيْ هٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ﴾[النمل:۲۸] میرا یہ خط لے جا، پھر اسے ان کے پاس ڈال دے۔

۶- التغليب. یعنی ایسے مجموعہ کے لئے جس میں مذکر اور مؤنث دونوں جنس کے افراد شامل ہوں صرف مذکر کا صیغہ استعمال کرنا، جیسے: أَبْنَائِيْ وَ بَنَاتِيْ يَدْرُسُوْنَ میرے بیٹے اور بیٹیاں پڑھ رہے ہیں۔ یہاں ہم نے مذکر کا صیغہ يَدْرُسُوْنَ استعمال کیا ہے، جو دونوں (بیٹے اور بیٹیوں) کے بارے میں اطلاع دے رہا ہے، حدیث شریف میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لا يَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَ لا لِحَيَاتِهِ" بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کو کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے گہن نہیں لگتا یہاں يَنْکَسِفَانِ مذکر کا صیغہ ہے، جبکہ ضمیر الشمس (جو عربی میں مؤنث ہے) اور القمر (جو مذکر ہے) دونوں کے لئے ہے، ایک اور مثال یہ ہے: اَلْمَسْجِدُ وَالْمَدْرَسَةُ قَرِيْبَانِ .

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
۲۔ درس میں استعمال ہوئے باب اِنْفَعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات نشان زد کیجئے۔
۳۔ آنے والے افعال کے مضارع، اسمِ فاعل اور مصدر لکھئے۔
۴۔ آنے والے جملوں پر ہمزۂ استفہام داخل کیجئے۔

۷۔ آنے والے جملوں میں باب اِنْفَعَلَ کے افعال اوران کے مشتقات متعین کیجئے۔

۹:۔ذیل میں دی گئی لَوْلَا کی ہر مثال کومناسب جواب سے مکمل کیجئے۔

۱۵:۔دیئے گئے حروف استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱— باب اِفْتَعَلَ، اس باب میں پہلے حرفِ اصلی سے پہلے ہمزۂ وصل اور اس کے بعد ت بڑھائی گئی ہے، جیسے: نَظَرَ : اِنْتَظَرَ اس نے انتظار کیا۔

نوٹ:۔ اِنْتَظَرَ باب اِنْفَعَلَ سے نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ اِنْتَظَرَ کا نون پہلا حرف اصلی ہے اور ت زائد ہے، جبکہ انفعال کا نون زائد ہے، اسی طرح: مَحَنَ : اِمْتَحَنَ اس نے آزمایا۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں ت، د یا ط سے بدل جائے گی:

۱) اگر پہلا حرفِ اصلی د، ذ یا ز ہو تو ت د سے بدل جائے گی، جیسے:

دَعَا سے اِدَّعَى اس نے دعوی کیا۔ اصل میں اِدْتَعَى تھا۔

ذَكَرَ سے اِذْدَكَرَ اس نے یاد کیا۔ اصل میں اِذْتَكَرَ تھا، ذ کو د سے بدل کر اِدَّكَرَ استعمال کیا جاتا ہے۔

زَحَمَ سے اِزْدَحَمَ اس نے بھیڑ کی۔ اصل میں اِزْتَحَمَ تھا۔

۲) اگر پہلا حرفِ اصلی ص، ض، ط، ظ ہو تو ت ط میں بدل جائے گی، جیسے:

صَبَرَ سے اِصْطَبَرَ اس نے صبر کیا۔ اصل میں اِصْتَبَرَ تھا۔

ضَرَبَ سے اِضْطَرَبَ وہ پریشان ہوگیا۔ اصل میں اِضْتَرَبَ تھا۔

طَلَعَ سے اِطَّلَعَ اس نے جانا۔ اصل میں اِطْتَلَعَ تھا۔

ظَلَمَ سے اِظَّلَمَ اس پر ظلم ہوا۔ اصل میں اِظْتَلَمَ تھا۔

اگر پہلا حرفِ اصلی و ہو تو وہ ت سے بدل جائے گا، جیسے:

وَحَدَ سے اِتَّحَدَ اس نے اتحاد کیا۔ اصل میں اِوْتَحَدَ تھا۔

وَقَی سے اِتَّقٰی وہ بچا۔ اصل میں اِوْتَقٰی تھا۔

مضارع: حرفِ مضارعہ مفتوح ہوگا، جیسے: اِنْتَظَرَ: یَنْتَظِرُ وہ انتظار کرتا ہے اِبْتَسَمَ: یَبْتَسِمُ وہ مسکراتا ہے، اِسْتَمَعَ: یَسْتَمِعُ وہ سنتا ہے، اِخْتَارَ: یَخْتَارُ وہ چنتا ہے، اصل میں یَخْتَیِرُ تھا۔

امر: حرفِ مضارعہ حذف ہونے کے بعد پہلا حرفِ ساکن ہے اس لئے ہمزۂ وصل بڑھایا جائے گا، جیسے: یَنْتَظِرُ: اِنْتَظِرْ.

مصدر: اس کا مصدر اِفْتِعَالٌ کے وزن پر ہوگا، جیسے: اِنْتِظَارٌ: انتظار کرنا، اِجْتِمَاعٌ: جمع ہونا، اِخْتِیَارٌ: چننا، اِلْتِقَاءٌ: ملنا، اصل میں اِلْتِقَايٌ تھا۔

اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول: یہ حرفِ مضارعہ کو میم مضموم سے بدل کر بنائے جائیں گے، دوسرا حرفِ اصلی اسمِ فاعل میں مکسور اور اسمِ مفعول میں مفتوح ہوگا، جیسے یَمْتَحِنُ: وہ آزماتا ہے، مُمْتَحِنٌ: آزمانے والا، مُمْتَحَنٌ: آزمودہ، (جس کی آزمائش ہو)۔

اجوف اور مضعف میں اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول دونوں ہم شکل ہوں گے، جیسے: یَشْتَقُّ: وہ پھٹتا ہے سے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول دونوں مُشْتَقٌّ ہیں، اسمِ فاعل دراصل مُشْتَقِقٌ تھا اور اسمِ مفعول مُشْتَقَقٌ ادغام کے بعد دونوں کی شکل یکساں (مُشْتَقٌّ) ہوگئی۔

اسی طرح یَخْتَارُ وہ چنتا ہے: مُخْتَارٌ جو اسمِ فاعل مُخْتَیِرٌ اور اسمِ مفعول مُخْتَیَرٌ دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اسمِ زمان اور اسمِ مکان: یہ اسمِ مفعول کے وزن پر ہوں گے، جیسے مُجْتَمَعٌ: معاشرہ، جمع ہونے کی جگہ، اَلْمُلْتَزَمُ: چمٹنے کی جگہ، (یہ کعبۃ اللہ میں حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کی درمیانی جگہ کا نام ہے، اس لئے کہ اس سے چمٹنا مسنون ہے)

۲- بابِ اِنْفَعَلَ کی طرح اس باب میں بھی اگر فعل سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو تو ہمزۂ وصل حذف ہو جائے گا، جیسے: أَنْتَظَرْتَنِيْ؟ کیا تم نے میرا انتظار کیا؟ اصل میں أَ اِنْتَظَرْتَنِيْ؟ تھا، قرآن مجید میں ارشادِ باری ہے، ﴿أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ﴾ [الصافات: ۱۵۳] کیا اس (اللہ) نے بیٹوں کو چھوڑ کر اپنے لئے بیٹیاں چن لیں؟

۳- ہم إِذَا کو اگر یا جب کے معنی میں استعمال کرنا سیکھ چکے ہیں، یہ ناگہانی (غیر متوقع) صورت حال کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: اگر آپ کے دروازے پر دستک ہو اور آپ اس امید پر باہر آئیں کہ کوئی شناسا یا دوست ہوگا، لیکن اس کے برعکس پولس کے سپاہی کو دروازہ پر کھڑا پائیں تو اس غیر متوقع صورت حال اور اس سے پیدا ہونے والا تعجب کے اظہار کے لئے بھی إِذَا استعمال ہوتا ہے، اس کو إِذَا الْفُجَائِية کہتے ہیں، مثال یہ ہے: خَرَجْتُ فَإِذَا شُرْطِيٌّ بِالْبَابِ میں باہر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پولس کانسٹیبل دروازہ پر کھڑا ہے۔

اگر ہم میں سے کوئی لاٹھی زمین پر ڈال دے تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، سوائے اس کے کہ پہلے وہ کھڑی تھی اب پڑی ہے، لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پر پھینکی تو وہ غیر متوقع طور پر اژدہے میں بدل گئی، اس واقعہ کے اظہار کے لئے قرآن مجید نے اسی إِذَا کا استعمال کیا ہے ارشادِ باری ہے: ﴿فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ☆ وَ نَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِيْنَ﴾ [الأعراف: ۱۰۷، ۱۰۸] پھر انہوں نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اچانک جیتے جاگتے اژدہے میں بدل گئی، اور اپنا دستِ مبارک نکالا تو وہ اچانک ہی دیکھنے والوں کے لئے سفید چمک دار ہوگیا۔ یہاں دو باتیں قابلِ توجہ ہیں:

۱) عموماً ایک ف إِذَا سے پہلے استعمال ہوتا ہے

۲) إِذَا کے بعد مبتدا نکرہ بھی ہوسکتا ہے، جیسے: دَخَلْتُ الْغُرْفَةَ فَإِذَا حَيَّةٌ عَلَى السَّرِيْرِ میں کمرہ میں داخل ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ چارپائی پر سانپ (بیٹھا) ہے۔

۴- فعل ظَنَّ کے دو مفعول بہ ہوتے ہیں، یہ اصل میں مبتدا خبر ہوتے ہیں، جیسے: اَلْإِمْتِحَانُ قَرِيْبٌ، أَظُنُّ الْإِمْتِحَانَ قَرِيْبًا میرا خیال ہے کہ امتحان قریب ہیں اس جملہ میں الْإِمْتِحَانَ پہلا مفعول بہ اور قَرِيْبًا دوسرا مفعول بہ ہے۔

اَلْمُدِيْرُ يَأْتِيْ غَدًا: أَظُنُّ اَلْمُدِيْرَ يَأْتِيْ غَدًا میں گمان کرتا ہوں کہ ہیڈ ماسٹر کل آئیں گے یہاں اَلْمُدِيْرَ پہلا مفعول بہ اور يَأْتِيْ غَدًا دوسرا مفعول بہ ہے اور نصب کے مقام میں ہے۔

ظَنَّ کے بعد دو مفعول کے بجائے أَنْ یا أَنَّ بھی آتے ہیں، جیسے:

۱) اَلْإِمْتِحَانُ سَهْلٌ. أَظُنُّ أَنَّ الْإِمْتِحَانَ سَهْلٌ میرا خیال ہے کہ امتحان آسان ہے۔ یہاں الْإِمْتِحَانَ أَنَّ کا اسم اور سَهْلٌ أَنَّ کی خبر ہے، اسی طرح قرآن مجید میں ہے: ﴿وَ لَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا

تَعْمَلُوْنَ﴾[فصلت: ۲۲] اورتم اس گمان میں تھے کہ اللہ تعالی تمہارے بہت سے کرتوتوں سے ناواقف ہیں۔

۲)یَرْسُبُ أَحْمَدُ، مَا ظَنَنْتُ أَنْ یَرْسُبَ أَحْمَدُ میرے گمان میں بھی نہیں تھا کہ احمد فیل ہوجائے گا۔

قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:﴿قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖ أَبَدًا﴾[الکھف: ۳۵] اس نے کہا: میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ کبھی فنا ہوگی۔

۵– ہم کہتے ہیں: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ/الْبَیْتَ/الْغُرْفَةَ جبکہ اس کے برخلاف دَخَلْتُ فِي الْإِمْتِحَانِ/ فِي الْإِسْلَامِ وغیرہ، یعنی اگر دَخَلَ ایسے اسم کے ساتھ استعمال ہو جو داخل ہونے کی جگہ ہے، جیسے: گھر، مسجد، شہر، ملک وغیرہ تو اس کے ساتھ فِيْ نہیں آئے گا، ورنہ فِيْ استعمال ہوگا، قرآن مجید میں آیا ہے:﴿وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ﴾[الکھف: ۳۵] اور اپنے باغ میں داخل ہوا۔ ﴿وَلَمَّا یَدْخُلِ الْإِیْمَانُ فِيْ قُلُوْبِکُمْ﴾[الحجرات: ۱۴] اور اب تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا ہے۔ اور یہ دونوں استعمال اس ایک آیتِ کریمہ میں جمع ہیں:﴿فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ﴾[الفجر: ۲۹، ۳۰] پھر تم میرے (خاص) بندوں میں داخل ہوجاؤ، اور میری جنت میں داخل ہوجاؤ۔

۶– ہم چوتھے سبق میں اسمِ فاعل پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم فَعَّالٌ کا وزن پڑھیں گے جو اسمِ فاعل کے ساتھ مبالغہ کا معنی بھی دیتا ہے، جیسے: غَافِرٌ: معاف کرنے والا، غَفَّارٌ: بہت معاف کرنے والا، رَازِقٌ: روزی رساں، رَزَّاقٌ: بہت زیادہ رزق دینے والا، آکِلٌ: کھانے والا، أَکَّالٌ: بہت کھانے والا (پیٹو)۔

مبالغہ کے چار اوراوزان یہ ہیں:

۱) فَعِیْلٌ، جیسے: عَلِیْمٌ بہت باخبر، سَمِیْعٌ: بہت سننے والا۔

۲) فَعُوْلٌ: جیسے: غَفُوْرٌ: بہت درگذر کرنے والا، شَکُوْرٌ: بہت قدردان، عَبُوْسٌ: بہت ترش رو، أَکُوْلٌ: بہت کھانے والا (پیٹو)۔

۳) فَعِلٌ: جیسے: حَذِرٌ بہت چوکنا۔

۴) مِفْعَالٌ: جیسے: مِعْطَاءٌ بہت دینے والا، داتا۔

۷– لَا بُدَّ مِنَ الْإِخْتِبَارِ امتحان (کے بغیر) کوئی چارہ نہیں (امتحان ضروری ہے)۔ یہاں لَا،

لائے نفی جنس ہے، جسے ہم اکیسویں سبق میں پڑھ چکے ہیں، اگر خبر مصدر مؤول ہو تو حرفِ جر مِنْ حذف ہو جائے گا، جیسے:
لَا بُدَّ أَنْ تَكْتُبَ لَهُ تمہیں اسے لکھے بغیر چارہ نہیں۔ لَا بُدَّ أَنْ نُسَافِرَ ہمیں سفر کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ لَا بُدَّ أَنْ تَتَعَلَّمُوْا تَشْغِيْلَ الْحَاسُوْبِ تمہارے لئے کمپیوٹر چلانا سیکھنا ضروری ہے۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ سبق میں استعمال ہوئے باب اِفْتَعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

۳۔ آنے والے افعال کے مضارع، امر، مصدر اور اسمِ فاعل ذکر کیجئے۔

۴۔ آنے والے افعال کو باب اِفْتَعَلَ میں تبدیل کیجئے۔

۵۔ آنے والے افعال کو باب اِفْتَعَلَ میں تبدیل کیجئے۔

۶۔ آنے والے افعال کو باب اِفْتَعَلَ میں تبدیل کیجئے۔

۷۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر فعل کے اصلی حروف اور ابواب کے نام لکھئے۔

۸۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے جملوں میں باب اِفْتَعَلَ داخل کیجئے۔

۹۔ آنے والے جملوں میں باب اِفْتَعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

۱۲۔ آنے والے جملوں پر فعل ظَنَّ کے مناسب صیغے داخل کیجئے، پھر انہیں أَنَّ کے ساتھ دوبارہ استعمال کیجئے۔

۱۳۔ آنے والے اسماء کی جمع لکھئے۔

۱۴۔ آنے والے اسماء کے مضارع لکھئے۔

۱۵۔ دیئے گئے افعال سے فَعُوْلٌ ، فَعَّالٌ اور فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کے صیغے بنائیے۔

چوبیسواں سبق

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱— باب اِفْعَلَّ بنانا، اس باب میں پہلے حرفِ اصلی سے پہلے ایک ہمزۂ وصل بڑھایا جاتا ہے اور تیسرے حرفِ اصلی کو مکرر لایا جاتا ہے، یہ باب صرف عیوب اور رنگوں کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: اِعْوَجَّ: وہ ٹیڑھا ہوا، اِحْمَرَّ: وہ سرخ ہوا۔

اِحْمَرَّ کا مضارع یَحْمَرُّ، اسمِ فاعل: مُحْمَرٌّ اور مصدر اِحْمِرَارٌ ہے، اس سے اسمِ مفعول نہیں آتا۔

اس باب میں دوسرے حرفِ اصلی کے بعد ایک الف بڑھا کر دوسرا وزن اِفْعَالَّ بھی حاصل کیا جاتا ہے، جیسے: اِحْمَارَّ وہ سرخ ہوا، اِدْهَامَّ: وہ سیاہی مایل سبز ہوا۔

اِحْمَارَّ کا مضارع یَحْمَارُّ، اسمِ فاعل مُحْمَارٌّ اور مصدر اِحْمِيْرَارٌ ہے۔

نوٹ:۔ فعل اِشْتَدَّ باب اِفْعَلَّ سے نہیں ہے بلکہ باب اِفْتَعَلَ سے ہے، اس کی ت زائد، اور دونوں د اصلی ہیں، اس لئے کہ اس کے اصلی حروف ش د د ہیں، ابواب کی شناخت کے لئے اصلی حروف سے واقفیت ضروری ہے، اس لئے کہ بعض حالات میں اوزان ملتے جلتے ہوتے ہیں۔

۲— فعل رَأَى يَرَى کے دو معنی ہیں:

۱) دیکھنا، اس کو رأى البصرية کہتے ہیں، اس کا صرف ایک مفعول بہ ہوتا ہے جیسے: رَأَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ میں نے ابراہیم کو دیکھا۔

۲) سمجھنا، گمان کرنا، اس کو رَأَى الـقـلـبية کہتے ہیں، اس کے دو مفعول بہ ہوتے ہیں، جو اصلاً مبتدا خبر ہوتے ہیں، جیسے: حَـامِـدٌ عَالِمٌ: أَرَى حَامِدًا عَالِمًا میں حامد کو عالم سمجھتا ہوں أَنْـتَ ضَعِيْفٌ: أَرَاكَ ضَعِيْفًا میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿إِنَّهُـمْ يَـرَوْنَـهُ بَـعِيْـدًا☆ وَّنَـرَاهُ قَـرِيْبًـا﴾ [المعارج: ۶، ۷]

وہ (مشرکین) اس (یومِ آخرت) کو دور سمجھتے ہیں اور ہم اس کو نزدیک سمجھ رہے ہیں۔

۳ـ فعل عَسَى، لَعَلَّ کی طرح امید اور اندیشہ کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے:

﴿عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة: ۱۰۲] امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔

﴿وَ عَسَى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [البقرة: ۲۱۶]

ڈر ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرنے لگو حالانکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔

عَسَى فعل ناقص اور فعل تام دونوں طرح استعمال ہوتا ہے(۱)

۱) فعل ناقص کی صورت میں وہ كَانَ کے اخوات میں شمار ہوگا اور اسم اور خبر پر داخل ہوگا، جیسے:

﴿عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ﴾ [النساء: ۹۹] امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے گا۔

یہاں اَللّٰهُ اس کا اسم اور مصدر مؤول أَنْ يَّعْفُوَ اس کی خبر ہے، یاد رہے کہ اس کی خبر مصدر مؤول ہوتی ہے، اس کا اسم ضمیر بھی ہوسکتی ہے، جیسے: عَسَيْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ هٰذَا الْعَامَ امید ہے کہ میں امسال شادی کروں گا۔ یہاں ضمیر تُ اس کا اسم ہے۔

۲) فعل تام کی صورت میں اس کے بعد اس کا فاعل ہوگا جو لازمًا مصدر مؤول ہوگا، جیسے: ﴿عَسَى أَنْ يَهْدِيَنِ(۲) رَبِّيْ﴾ [الكهف: ۲۴] امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے ہدایت سے نوازے گا مصدر مؤول أَنْ يَهْدِيَ اس کا فاعل ہے۔

نوٹ:۔ عَسَيْتُ أَنْ أَرْسُبَ مجھے فیل ہونے کا ڈر ہے میں عَسَى ناقص اور عَسَى أَنْ أَرْسُبَ میں تام ہے۔

۴ـ بَعْدَ مَا دَخَلَ الْمُدَرِّسُ استاذ کے داخل ہونے کے بعد۔ (بعد اس کے کہ استاذ داخل ہوئے)

یہاں مَا اپنے بعد والے فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے، لہٰذا بَعْدَ مَا دَخَلَ الْمُدَرِّسُ کا معنی بَعْدَ دُخُوْلِ الْمُدَرِّسِ ہے، اس لئے اس کو مَا الْمَصْدَرِية کہتے ہیں، اس کے بعد فعل ماضی اور مضارع دونوں آسکتے ہیں، جیسے: سَأُرِيْكَ الْمَجَلَّةَ بَعْدَ مَا يَخْرُجُ الْمُدَرِّسُ استاذ کے نکلنے کے بعد میں تمہیں پرچہ (مجلّہ) دکھاؤں گا۔ یہاں بَعْدَ مَا يَخْرُجُ الْمُدَرِّسُ، بَعْدَ خُرُوْجِ الْمُدَرِّسِ کے معنی میں ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

---

(۱) دیکھئے: دسواں سبق۔

(۲) أَنْ يَهْدِيَنِ = أَنْ يَهْدِيَنِيْ.

۱۱۔آنے والے افعال کے مضارع بتایئے

۱۲:۔اَلْوَجْنَةُ کا معنی اور جمع لکھئے۔

﴿لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾[ص:٢٦]

ان کے لئے یومِ حساب کو بھلانے کی وجہ سے سخت عذاب ہے

﴿فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ﴾[آلِ عمران:١٠٦]

لہٰذا تم اپنے کفر کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو

۵— دوسرے حصہ (سبق:١١) میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ أَمَّا کے بعد خبر پر ف آتا ہے، جیسے: أَخِيْ يَدْرُسُ بِالْمَدْرَسَةِ، أَمَّا أَنَا فَأَدْرُسُ بِالْجَامِعَةِ لیکن آیتِ کریمہ: ﴿فَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ﴾ میں ف نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں خبر محذوف ہے، کیونکہ وہ سیاق سے خود بخود سمجھ میں آ رہی ہے، محذوف خبر یہ ہے: فَيُقَالُ لَهُمْ: (تو ان سے کہا جائے گا)، اس آیت کا ترجمہ یہ ہوگا: پھر جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے ان سے کہا جائے گا: کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کی روش اختیار کی تھی؟

مشقیں

١۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

٢۔ سبق میں استعمال بابِ اِفْعَلَّ اور بابِ اِفْعَالَّ کے افعال اور ان کے مشتقات متعین کیجئے۔

٣۔ آنے والے اسماء کے مضارع، مصدر اور اسمِ فاعل لکھئے۔

٤۔ آنے والے اسماء کے مضارع، مصدر اور اسمِ فاعل لکھئے۔

٥۔ آنے والے افعال کے ابواب بتائیے۔

٦۔ آنے والے جملوں میں بابِ اِفْعَلَّ اور بابِ اِفْعَالَّ کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

٧۔ آنے والے جملوں پر رَأَى القلبية داخل کیجئے۔

٨أ۔ آنے والے جملوں میں عَسَى ناقصہ کو عَسَى تامہ سے بدلئے۔

٨ب۔ آنے والے جملوں میں عَسَى تامہ کو عَسَى ناقصہ سے بدلئے۔

٨ج۔ عَسَى کو دو جملوں میں اس طرح استعمال کیجئے کہ پہلے میں ناقص اور دوسرے میں تام ہو۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

١— باب اِسْتَفْعَلَ بنانا، اس باب میں پہلے حرف اصلی سے پہلے تین حروف ا، س، ت بڑھائے جاتے ہیں، جیسے: اِسْتَغْفَرَ: اس نے مغفرت طلب کی، اِسْتَيْقَظَ: وہ جاگا، اِسْتَعَدَّ: وہ تیار ہوا، اِسْتَحَمَّ: اس نے غسل کیا، اِسْتَقَالَ: اس نے استعفی پیش کیا، اِسْتَلْقَى: وہ چت لیٹا۔

مضارع: اس کا مضارع يَسْتَفْعِلُ ہے، جیسے: يَسْتَلْقِيْ، يَسْتَقِيْلُ، يَسْتَحِمُّ، يَسْتَغْفِرُ.

امر: اس کا آغاز ساکن سے ہو رہا ہے اس لئے ہمزۂ وصل بڑھا دیا جائے گا، جیسے: تَسْتَغْفِرْ: اِسْتَغْفِرْ، تَسْتَقِيْلُ: اِسْتَقِلْ، تَسْتَلْقِيْ: اِسْتَلْقِ، تَسْتَحِمُّ: اِسْتَحِمَّ (اس کے آخر کو التقاء الساكنين [دو ساکنوں کے ملنے] کی وجہ سے فتحہ دیا جائے گا)۔

مصدر: اس کا مصدر اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر آئے گا، جیسے: اِسْتِغْفَارٌ. اجوف افعال کے مصادر کے آخر میں ایک ة بڑھا دی جائے گی، جیسے: اِسْتَقَالَ: اِسْتِقَالَةٌ، اِسْتَشَارَ: اس نے مشورہ طلب کیا اِسْتِشَارَةٌ، ناقص افعال میں آخری ي ہمزہ سے بدل جائے گی، جیسے: اِسْتِلْقَاءٌ اصل میں اِسْتِلْقَايٌ تھا۔

اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول: دوسرا حرفِ اصلی اسمِ فاعل میں مکسور اور اسمِ مفعول میں مفتوح ہوگا، جیسے مُسْتَغْفِرٌ، مغفرت چاہنے والا، مُسْتَغْفَرٌ: وہ ذات جس سے مغفرت چاہی جائے۔

اسمِ زمان اور اسمِ مکان: یہ اسمِ مفعول کے وزن پر ہونگے، جیسے مُسْتَقْبَلٌ: مستقبل، مُسْتَوْصَفٌ: کلینک (مطب) مُسْتَشْفًى: دواخانہ (ہسپتال)۔

یہ باب کسی چیز کی طلب کا معنی دیتا ہے، جیسے: غَفَرَ: اس نے مغفرت کی اِسْتَغْفَرَ: اس نے مغفرت طلب کی، طَعِمَ: اس نے کھایا اِسْتَطْعَمَ: اس نے کھانا طلب کیا، هَدَى: اس نے رہنمائی کی اِسْتَهْدَى: اس نے ہدایت (رہنمائی) طلب کی۔

یہ باب کئی اور معنوں میں بھی آتا ہے۔

۲- أَدْرُسُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ لِكَيْ أَفْهَمَ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ میں عربی زبان سیکھ رہا ہوں تا کہ میں قرآن مجید سمجھ سکوں۔
حرفِ كَيْ بھی مصدری حرف ہے اور لِكَيْ أَفْهَمَ الْقُرْآنَ کا معنی ہے: لِفَهْمِ الْقُرْآنِ، یہ كَيْ فعل مضارع کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جو اس کی وجہ سے منصوب ہو جاتا ہے۔

كَيْ سے پہلے جو لامِ تعلیل(۱) ہے وہ بعض اوقات حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: ﴿كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا﴾ [طه:۳۳] تا کہ ہم آپ کی خوب تسبیح بیان کریں۔ یہاں كَيْ اصل میں لِكَيْ ہے، لِكَيْ لا نافیہ کے ساتھ ملا کر لکھا جائے گا، جیسے: اِجْتَهِدْ لِكَيْلَا تَرْسُبَ محنت کرو تا کہ تم فیل نہ ہو جاؤ۔ اُكْتُبْ رَقْمَ هَاتِفِيْ فِي الْمُفَكِّرَةِ لِكَيْلَا تَنْسَى میرا فون نمبر ڈائری میں لکھ لو تا کہ بھول نہ جاؤ۔ كَيْ کی مزید مثالیں یہ ہیں:

ذَهَبَ زُمَلَائِيْ إِلَى السُّوْقِ لِكَيْ يَشْتَرُوا الْحَوَائِجَ.
میرے دوست بازار گئے ہیں تا کہ ضروری اشیاء خرید لائیں۔
يَا مَرْيَمُ اسْتَيْقِظِيْ مُبَكِّرَةً لِكَيْلَا يَفُوْتَكِ الْقِطَارُ. مریم جلدی اٹھو تا کہ ٹرین چھوٹ نہ جائے۔

۳- إِذَنْ دوسرا حرفِ نصب ہے، یہ بھی مضارع کے شروع میں آتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے، اس کا معنی ہے: "تب" یہ صرف کسی بات کے جواب میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً اگر آپ کا دوست آپ سے کہے: يَرْجِعُ الْمُدِيْرُ الْيَوْمَ مِنَ الْخَارِجِ ہیڈ ماسٹر آج باہر سے لوٹیں گے تو آپ اسے یوں جواب دیں گے: إِذَنْ نَسْتَقْبِلَهُ فِي الْمَطَارِ تب تو ہم ہوائی اڈہ پر ان کا استقبال کریں گے غور کریں کہ فعل مضارع إِذَنْ کے بعد منصوب ہے۔

إِذَنْ کے فعل مضارع کو نصب دینے کی تین شرطیں ہیں:

۱) إِذَنْ جملہ کے شروع میں ہو اور اس سے پہلے کوئی اور لفظ نہ ہو۔
۲) إِذَنْ کے فوراً بعد فعل مضارع ہو، درمیان میں کوئی اور کلمہ نہ ہو، ہاں صرف لا نافیہ ہو سکتا ہے۔
۳) فعل مضارع مستقبل کے معنی میں ہو۔

سابقہ مثالوں میں یہ تینوں شرائط پائی جا رہی ہیں، إِذَنْ جملہ کے شروع میں ہے، اس کے فوراً بعد والا فعل مستقبل کے

---

(۱) لامِ تعلیل کے لئے دیکھئے: دوسرا حصہ، سترہواں سبق۔

لئے ہے، إِذَنْ اور فعل مضارع کے درمیان کوئی کلمہ حائل نہیں ہے، اگر ہم نَحْنُ بڑھادیں تو اس طرح کہیں گے: نَحْنُ إِذَنْ نَسْتَقْبِلُهُ اور إِذَنْ کے ابتدا میں نہ ہونے کی وجہ سے فعل مرفوع ہوگا، اسی طرح: إِذَنْ فِي الْمَطَارِ نَسْتَقْبِلُهُ.
یہاں فعل اس لئے مرفوع ہے کہ إِذَنْ کے فوراً بعد فعل نہیں ہے بلکہ درمیان میں دو لفظ ہو گئے ہیں، اگر فعل اور إِذَنْ کے درمیان قسم اور لا نافیہ ہو تو فعل منصوب ہی رہے گا، جیسے:

إِذَنْ وَاللّٰهِ نَسْتَقْبِلَهُ فِي الْمَطَارِ. تب اللہ کی قسم ہم ہوائی اڈہ پر (جا کر) ان کا استقبال کریں گے۔

إِذَنْ لَا نَسْتَقْبِلَهُ فِي الْمَطَارِ. تب ہم ہوائی اڈہ پر (جا کر) ان کا استقبال نہیں کریں گے۔

تیسری شرط کے فقدان کی ایک مثال یہ ہے:

تَصِلُ الْحَافِلَةُ إِلَى الْمَطَارِ السَّاعَةَ الثَّانِيَةَ. بس دو بجے ہوائی اڈہ پہنچتی ہے۔

إِذَنْ أَخَافُ أَنْ تَفُوْتَنِي الرِّحْلَةُ. تب تو مجھے ڈر ہے کہ میری پرواز چھوٹ نہ جائے۔

یہاں أَخَافُ مرفوع ہے اس لئے کہ وہ مستقبل کے لئے نہیں ہے۔

۴ — ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی کو منفی بنانے کے لئے اس سے پہلے مَا آتا ہے، جیسے: مَا أَكَلْتُ: میں نے نہیں کھایا۔ اگر ماضی کے دو فعلوں کی نفی مقصود ہو تو لَا استعمال ہوگا، جیسے: لَا أَكَلْتُ وَ لَا شَرِبْتُ میں نے کھایا نہ پیا۔ ﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّى﴾ [القيامة: ۳۱] تو اس نے تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔

۵ — ہم پڑھ چکے ہیں کہ واوِ حال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ الْإِمَامُ يَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ میں مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ امام (صاحب) سورہ فاتحہ پڑھ رہے تھے۔ یہ جملہ فعلیہ پر بھی داخل ہوتا ہے لیکن اس کا فعل ماضی ہوگا اور اس کے ساتھ قَدْ ہوگا، جیسے: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ قَدْ قَرَأَ الْإِمَامُ الْفَاتِحَةَ میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ امام (صاحب) سورہ فاتحہ پڑھ چکے تھے۔ مزید مثالیں یہ ہیں:

خَرَجْنَا مِنَ الْفَصْلِ وَ قَدْ شَرَحَ الْمُدَرِّسُ الدَّرْسَ.
ہم اس وقت درس سے نکلے جب استاذ درس سمجھا چکے تھے۔

جَاءَ الطَّبِيْبُ وَ قَدْ مَاتَ الْمَرِيْضُ. ڈاکٹر اس وقت آیا جب بیمار مر چکا تھا۔

وَصَلْتُ الْمَطَارَ وَ قَدْ أَقْلَعَتِ الطَّائِرَةُ. میں اس وقت ہوائی اڈہ پہنچا جب ہوائی جہاز اڑ چکا تھا۔

۶ ـفعل جَعَلَ کے چار معنی ہیں:

۱) بنانا یا کسی چیز کا کسی دوسری حالت میں منتقل کرنا، اس معنی میں اس کے دومفعول ہوتے ہیں، جیسے: سَأَجْعَلُ هٰذِهِ الْغُرْفَةَ دُکَّانًا میں اس کمرہ کو دوکان بنادوں گا یہاں الْغُرْفَةَ پہلا مفعول ہے اور دُکَّانًا دوسرا مفعول ہے۔ مزید مثالیں یہ ہیں:

جَعَلَ اللّٰهُ الْخَمْرَ حَرَامًا. اللہ تعالی نے شراب کو حرام بنایا (قرار دیا) ہے۔

﴿وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا﴾[نوح:۱۶]

اوران (آسمانوں) میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

﴿وَلَوْ شَاءَ رَبُّکَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَّاحِدَةً﴾[هود:۱۱۸]

اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی امت بنادیتا۔

۲) سوچنا، خیال کرنا، اس معنی میں بھی اس کے دومفعول ہوتے ہیں، جیسے: أَجَعَلْتَنِيْ مُدِيْرًا ؟ تم نے کیا مجھے ہیڈ ماسٹر سمجھ رکھا ہے؟ (کیا تم نے مجھے ہیڈ ماسٹر بنادیا؟)

﴿وَ جَعَلُوا الْمَلٰئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ إِنَاثًا﴾[الزخرف:۱۹] اورانہوں نے ملائکہ کو جو اللہ کے بندے ہیں عورتیں سمجھ رکھا ہے۔

۳) پیدا کرنا، اس معنی میں اس کا صرف ایک مفعول بہ ہوگا، جیسے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَ النُّوْرَ﴾[الأنعام:۱] تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیاں اور نور پیدا کئے۔

۴) شروع کیا، اس معنی میں یہ كَانَ اور اس کے اسم وخبر کی طرح ہوتا ہے، اس کی خبر فعل مضارع ہوگی، جیسے:

جَعَلَ حَامِدٌ يَضْرِبُنِيْ حامد مجھے پیٹنے لگا۔ یہاں حَامِدٌ اس کا اسم ہے اور يَضْرِبُنِيْ اس کی خبر(۱)

۷ـ مَاشٍ پیدل چلنے والا کی جمع ہے: مُشَاةٌ. یہ فُعَلَةٌ کے وزن پر ہے، اس لئے مُشَاةٌ اصل میں مُشَيَةٌ ہے، ي مفتوح کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔ اس طرح کی مزید مثالیں یہ ہیں:

---

(۱) دیکھئے سبق نمبر ۱۰۔

قَاضٍ جج قُضَاةٌ.   حَافٍ ننگے پیر حُفَاةٌ.   عَارٍ عُریاں (ننگا بدن) عُرَاةٌ.

وَالٍ حاکم وُلَاةٌ.

نواصب الفعل المضارع

جو حروف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں وہ چار ہیں اور نواصب الفعل المضارع کہلاتے ہیں، ہم ان سب کو پڑھ چکے ہیں جو یہ ہیں:

۱) أَنْ، جیسے: ﴿وَاللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ﴾[النساء:۲۷] اور اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ تم پر رحم فرمائیں۔

یہ حرفِ مصدر ونصب واستقبال کہلاتا ہے۔

۲) لَنْ، جیسے: ﴿قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾[الكهف:۶۷] انہوں نے کہا: آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ یہ حرفِ نفی ونصب واستقبال کہلاتا ہے۔

۳) كَيْ، جیسے: ﴿كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا﴾[طه:۳۳] تاکہ ہم آپ کی خوب تسبیح بیان کریں۔ یہ حرفِ مصدر ونصب واستقبال کہلاتا ہے۔

۴) إِذَنْ، جیسے: سَأَزُوْرُكَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ میں ان شاء اللہ کل تمہارے یہاں آؤں گا۔ إِذَنْ أَنْتَظِرَكَ تب تو میں تمہارا انتظار کروں گا۔ یہ حرفِ جواب وجزاء ونصب واستقبال کہلاتا ہے۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ درس میں آئے بابِ اِسْتَفْعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

۳۔ آنے والے افعال کے مضارع، امر اور مصدر لکھئے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں بابِ اِسْتَفْعَلَ اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

۵۔ آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو كَيْ یا لِكَيْلَا سے پُر کیجئے اور ضروری تبدیلیاں کیجئے۔

۶ أ۔ اپنے تین جملوں میں إِذَنْ استعمال کیجئے

۶ ب۔ زبانی مشق: ہر طالب علم ایک جملہ کہے اور اس کا ساتھی إِذَنْ استعمال کرتے ہوئے جواب دے۔

۷۔آنے والے جملوں میں دونوں فعلوں کو منفی کیجئے

۸:۔آنے والے اسمیہ جملوں کو فعلیہ جملوں میں تبدیل کیجئے۔

۹:۔آنے والے جملون میں جَعَلَ کا معنی متعین کیجئے۔

۱۱:۔زبانی مشق: ہر طالب علم اپنے ساتھی سے پوچھے: مَتَی اسْتَیْقَظْتَ ؟ وَمَنْ أَیْقَظَکَ؟

۱۲:۔آنے والے افعال کے مضارع لکھئے

۱۳:۔حدیث ابوذر (رضی اللہ عنہ) میں آئے افعال کے ابواب لکھئے۔

۱۴:۔اَلشُّرْطَةُ اور اَلْقَفَا کی جمع اور اَلْحَوَائِجُ کا مفرد لکھئے۔

۱۵:۔حدیث میں آئے فعل تَظَالَمُوْا کی اصل کیا ہے؟

۱۶:۔ عَارٍ عُرَاةٌ کی طرز پر آنے والے اسماء کی جمع بتائیے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱-فعلِ رباعی، وہ فعل جس میں چار اصلی حروف ہوں، جیسے: تَرْجَمَ: اس نے ترجمہ کیا، بَعْثَرَ: اس نے بکھیرا، هَرْوَلَ: وہ تیز چلا، بَسْمَلَ: اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا۔

ثلاثی کی طرح رباعی بھی **مجرد یا مزید** (۱) ہوگا۔

رباعی مجرد میں صرف چار حروف ہوں گے، کوئی زائد حرف نہ ہوگا، جیسے: تَرْجَمَ رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے اور وہ ہے فَعْلَلَ، مضارع ہے: يُفَعْلِلُ، جیسے: يُتَرْجِمُ، چونکہ فعل چار حروف پر مشتمل ہے اس لئے حرفِ مضارعہ مضموم ہوگا، مصدر فَعْلَلَةٌ کے وزن پر ہوگا، جیسے: تَرْجَمَةٌ: ترجمہ کرنا، اسمِ فاعل ہے: مُتَرْجِمٌ: ترجمان، اس کا تیسرا حرف مکسور ہوگا اور اسمِ مفعول کا مفتوح، جیسے: كِتَابٌ مُتَرْجَمٌ: ترجمہ شدہ کتاب۔

رباعی مزید کے تین ابواب ہیں جو یہ ہیں:

۱) تَفَعْلَلَ اس کے شروع میں ت بڑھایا گیا ہے، جیسے: تَرَعْرَعَ: اس نے نشوونما پائی، تَمَضْمَضَ: اس نے کلی کی۔ مضارع يَتَرَعْرَعُ اور مصدر تَرَعْرُعٌ ہے۔

۲) اِفْعَلَلَّ اس کے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھایا گیا اور آخر میں چوتھے حرفِ اصلی کو مکرر لایا گیا ہے، جیسے: اِطْمَأَنَّ: اس کو اطمینان ہوا، اِشْمَأَزَّ: اس نے نفرت کی۔

اس کا مضارع يَطْمَئِنُّ اور مصدر اِطْمِئْنَانٌ ہے، قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾[الرعد:۲۸] سنو کہ بس اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

۳) اِفْعَنْلَلَ اس کے شروع میں ہمزۂ وصل اور دوسرے حرفِ اصلی کے بعد ن بڑھایا گیا ہے، جیسے: اِفْرَنْقَعَ،

---

(۱) ان صیغوں کے لئے ملاحظہ ہو سبق نمبر ۱۰۔

اس کا مضارع يَفْرَنْقِعُ اور مصدر اِفْرِنْقَاعٌ ہے، اِفْرَنْقَعَ النَّاسُ کا معنی ہے: لوگ چھٹ گئے۔

۲- هٰذَا رَجُلٌ کا معنی ہے: یہ آدمی ہے اور هٰذَا الرَّجُلُ کا معنی ہے: یہ (وہ) آدمی ہے لیکن اس دوسرے اسلوب کا معنی: یہ آدمی بھی ہوسکتا ہے، اس صورت میں مخاطب خبر کا منتظر رہے گا، اس غلط فہمی (التباس) سے بچنے کی خاطر مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھا دی جاتی ہے، جیسے: هٰذَا هُوَ الرَّجُلُ یہی وہ آدمی ہے هٰؤُلَاءِ هُمُ الْمُجْرِمُوْنَ یہی وہ مجرم ہیں هٰذِهِ هِيَ السَّيَّارَةُ یہی وہ کار ہے هٰؤُلَاءِ هُنَّ الْمُسْلِمَاتُ یہی مسلمان عورتیں ہیں۔

یہ ضمیر الفصل کہلاتی ہے۔

یہ التباس اسوقت بھی ہوسکتا ہے جب مبتدا معرفہ اور خبر یا صفت معرّف بأل ہو، جیسے: حَامِدٌ اللَّاعِبُ اس کا معنی: کھلاڑی حامد بھی ہوسکتا ہے اور حامد ہی کھلاڑی ہے بھی، اگر ہم دوسرا معنی لیں تو حَامِدٌ هُوَ اللَّاعِبُ کہیں گے۔

ضمیر الفصل کی مزید مثالیں یہ ہیں:

﴿وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[البقرة:۵] اور وہی (متقی لوگ) کامیاب ہونے والے ہیں۔

﴿ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾[التوبه: ۷۲] یہی بڑی کامیابی ہے۔

ضمیر الفصل کا استعمال ضروری نہیں، اگر متکلم محسوس کرے کہ التباس نہیں پیدا ہو رہا ہے تو ضمیر الفصل کی ضرورت نہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿ذٰلِكَ الْكِتَابُ﴾[البقرة: ۲] یہ الکتاب ہے۔

﴿ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾[التوبه:۸۹] یہی بڑی کامیابی ہے۔

۳- اگر آپ سے خُذْ هٰذَا کے اسلوب سے لینے کی درخواست کی جائے تو آپ وہ سب کا سب لے سکتے ہیں، لیکن اگر خُذْ مِنْ هٰذَا کہا جائے تو آپ اس میں سے کچھ لے کر باقی چھوڑ دیں گے، اسی طرح ہم کہتے ہیں: مِنَ الطُّلَّابِ مَنْ لَا يَعْرِفُ الْإِنْكِلِيْزِيَّةَ بعض طلبہ ایسے ہیں جو انگریزی نہیں جانتے اس کو مِن التبعیضیة کہتے ہیں۔ مزید مثالیں یہ ہیں:

أَنْتَ مِنْ أَحْسَنِ الطُّلَّابِ. تم بہترین طلبہ میں سے ہو۔ اسی کے ساتھ یہ بھی پڑھئے:

أَنْتَ أَحْسَنُ الطُّلَّابِ. تم بہترین طالب علم ہو۔

﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾[البقرة:۳] اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ آمَنَّا بِاللهِ وَ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ﴾[البقرة: ۸]
اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔

۴– وَهَلْ جَاءَ الْمُدِيْرُ؟ اور کیا ہیڈ ماسٹر آ گئے؟ اس جملہ میں حرفِ عطف و هَلْ سے پہلے آیا ہے، جبکہ ہمزۂ استفہام کے ساتھ یہ بعد میں آتا ہے، جیسے: أَوَجَاءَ الْمُدِيْرُ؟ اور کیا ہیڈ ماسٹر آ گئے؟ وَأَجَاءَ الْمُدِيْرُ؟ کہنا غلط ہے۔ قرآن مجید سے مزید مثالیں یہ ہیں:

﴿أَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ﴾[الأعراف:۱۸۵]
اور کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت پر غور نہیں کیا؟
﴿أَ ثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهٖ﴾ [يونس: ۵۱]
تو پھر کیا جب وہ (عذاب) آجائے گا تو تم اس (رب) پر ایمان لاؤ گے؟

۵– بہت سی آیتیں إِذْ سے شروع ہوتی ہیں، جیسے: ﴿وَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ ...﴾ ایسی صورتوں میں إِذْ ایک فعل اُذْكُرُوْا کا مفعول بہ ہوگا جو ہمیشہ محذوف ہوتا ہے، سابقہ آیت کا معنی ہوگا: اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا...

۶– مَيِّتٌ کی جمع مَوْتَى ہے، اس کا وزن فَعْلَى ہے، یہ ممنوع من الصرف (غیر منصرف) ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئے گی، اس طرح کے مزید الفاظ یہ ہیں: أَسِيْرٌ قیدی أَسْرَى. مَرِيْضٌ بیمار مَرْضَى. جَرِيْحٌ زخمی جَرْحَى.

۷– اگر منادی ي متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کی پانچ صورتیں ہو سکتی ہیں:

۱) يَا رَبِّيْ یہ اصلی شکل ہے۔
۲) يَا رَبِّ یہاں ي متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۳) يَا رَبِّيَ یہاں ي متکلم موجود ہے مگر اس پر فتحہ ہے۔
۴) يَا رَبَّ یہاں ي متکلم محذوف ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے۔
۵) يَا رَبَّا یہاں ي متکلم محذوف ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے اور اس کے بعد الف بڑھا دیا

گیا ہے۔

آخری شکل کے آخر میں هاء السکت بھی آسکتی ہے، جیسے: يَا رَبَّاه.

ان پانچوں شکلوں کو اس مصرعہ میں جمع کر دیا گیا ہے:

رَبِّ رَبِّيْ رَبَّ رَبَّا رَبِّيَ

رَبِّ، قرآن مجید میں بہت زیادہ استعمال ہوا ہے۔

۸– چودہویں سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جوابِ شرط اگر جملہ اسمیہ ہو تو اس پر ف آتا ہے، جیسے: ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴾[الشعراء:۸] اس ف کی جگہ إِذَا الفجائية بھی آسکتا ہے، جیسے:

﴿وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ﴾ [الزمر:۴۵]

اور جب اس (اللہ) کے ساتھ دوسرے (معبود) ذکر کئے جائیں تو وہ اچانک خوش ہو جاتے ہیں۔

﴿فَإِنْ أُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَ إِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ﴾[التوبة:۵۸]

پھر اگر انہیں (منافقوں کو) اس (مالِ غنیمت) سے دیا جائے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اس سے نہ دیا جائے تو اچانک ناراض ہونے لگتے ہیں۔

۹ – دوسرے حصہ (انتیسویں سبق) میں ہم فعل مضعّف پڑھ چکے ہیں، فعلِ مضارع کے دو صیغوں کے علاوہ باقی تمام صیغوں میں اس کے دوسرے حرفِ اصلی کی حرکت حذف ہو جائے گی اور اس کو تیسرے حرف میں ضمّ کر دیا جائے گا، جیسے: يَحُجُّ، يَحُجَّانِ، يَحُجُّوْنَ، تَحُجُّ، تَحُجَّانِ ، **يَحْجُجْنَ**، تَحُجُّ، تَحُجَّانِ ،تَحُجُّوْنَ، تَحُجِّيْنَ، تَحُجَّانِ، **تَحْجُجْنَ**، أَحُجُّ، نَحُجُّ.

اس عمل کو ادغام کہتے ہیں، صرف دو صیغوں میں ادغام نہیں ہے اس لئے کہ وہ متحرک ضمائر کی طرف اسناد کئے گئے ہیں۔

مضارع مجزوم میں ان چار صیغوں میں يَحُجُّ، تَحُجُّ، أَحُجُّ، نَحُجُّ میں دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱) ادغام کے ساتھ ۲) بغیر ادغام کے، جیسے: لَمْ يَحُجَّ، یا لَمْ يَحْجُجْ، یہاں یاد رہے کہ يَحُجُّ اصل میں يَحْجُجُ ہے۔

اس طرح: لَمْ تَحُجَّ، یا لَمْ تَحْجُجْ، لَمْ أَحُجَّ یا لَمْ أَحْجُجْ، لَمْ نَحُجَّ یا لَمْ نَحْجُجْ.

امر کے صیغۂ واحد مخاطب میں بھی یہ دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں، جیسے: حُجَّ یا اُحْجُجْ: حج کرو جمع مؤنث مخاطب کے صیغہ میں پہلے ہی سے ادغام نہیں ہے: اُحْجُجْنَ اس لئے کہ اس کی اسناد متحرک ضمیر کی طرف ہے۔

ادغام ختم کرنے کے اس عمل کو فکُّ الإدغام کہتے ہیں۔ قرآن مجید سے اس کی مزید مثالیں یہ ہیں:

﴿قَالَتْ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ﴾[مریم: ۲]

اس (مریم علیہا السلام) نے کہا: مجھے کیسے لڑکا ہوگا حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں؟

﴿وَ مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى﴾[طٰہٰ: ۸۱]

اور جس پر میرا غضب ہوا تو وہ ہلاک ہو گیا۔

﴿وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾[الزمر: ۳۶]

اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾[آلِ عمران: ۳۱]

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

﴿وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ﴾[طٰہٰ: ۲۷]

اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ سبق میں آئے رباعی افعال، ان کے مشتقات اور ان کے ابواب بتائیے۔

۳۔ آنے والے افعال کے مضارع اور امر لکھئے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں رباعی افعال، ان کے مشتقات اور ان کے ابواب متعین کیجئے۔

۵۔ ذیل کے سوالوں کا جواب دیجئے۔

أ۔ سبق میں آئے ضمیر الفصل کی تمام مثالیں متعین کیجئے۔

ب۔ آنے والے جملوں کو خبر پر أل داخل کر کے ضروری تبدیلیوں کے ساتھ دوبارہ لکھئے۔

ے۔ واو العطف استعمال کرتے ہوئے آنے والے جملے دوبارہ لکھئے۔

۹۔ آنے والے اسماء کی جمع فَعْلَی کے وزن پر لکھئے۔

۱۳۔ كَمَا يَتَكَلَّمُ أَهْلُ فَرَنْسَا میں مَا کی نوعیت بتائیے۔

۱۴۔ اَلْجُلُوْدُ کا مفرد کیا ہے؟

۱۵۔ آنے والے افعال کن ابواب سے ہیں؟

ستائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- ضمائر کی قسمیں:

ضمائر یا تو متصل ہوگی یا منفصل۔

منفصل ضمائر: کسی اور حرف کے ساتھ مل کر نہیں آتی ہیں، بلکہ مستقل ہوتی ہیں، اور إِلَّا کے بعد بھی واقع ہوتی ہیں:،

جیسے: أَنَا مُسْلِمٌ میں ایک مسلمان ہوں۔ مَا فَهِمَ الدَّرْسَ إِلَّا أَنْتَ تمہارے علاوہ کسی نے سبق نہیں سمجھا۔

إِيَّاكَ رَأَيْتُ میں نے تم ہی کو دیکھا۔ مَارَأَيْتُ إِلَّا إِيَّاكَ میں نے تمہارے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔

متصل ضمائر: یہ مستقل نہیں ہوتی ہیں، بلکہ ہمیشہ کسی دوسرے کلمہ کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں، جیسے: رَأَيْتُكَ میں نے تمہیں دیکھا میں تُ اور كَ، اس میں تُ ضمیر متصل ہے اور اس کا معنی ہے: میں، كَ بھی ضمیر متصل ہے اور اس کا معنی ہے: تجھے (تمہیں)۔

ہم جانتے ہیں کہ اسم اپنے آخری حرکت کی تبدیلی کے ذریعہ جملہ میں اپنے عمل کو بتاتا ہے، جیسے: دَخَلَ الْوَلَدُ، سَأَلْتُ الْوَلَدَ، قُلْتُ لِلْوَلَدِ. لیکن ضمائر کی حرکت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ہے بلکہ وہ خود بدل جاتی ہیں، جیسے: مَنْ أَنْتَ؟ اور أَسْأَلُكَ اس میں أَنْتَ مرفوع اور كَ منصوب ہے۔

اسی لئے ضمائر کے دو گروپ ہیں، ایک ضمائرِ رفع اور دوسرا ضمائرِ نصب اور جرّ، پھر ان دونوں کے دو دو صیغے ہیں، ایک حالتِ انفصال میں اور دوسرا حالتِ اتصال میں۔

ضمائرِ رفع

منفصل ضمائر

ضمائر غائب: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ.

ضمائر مخاطب: أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ.

ضمائر متکلم: أَنَا، نَحْنُ.

متصل ضمائر

۱) ت متحرکہ جیسے کہ: ذَهَبْتُ، ذَهَبْتُمَا، ذَهَبْتُمْ، ذَهَبْتِ، ذَهَبْتُنَّ میں ہے۔

۲) الف تثنیہ جیسے کہ: ذَهَبَا، ذَهَبَتَا، يَذْهَبَانِ، تَذْهَبَانِ اوراِذْهَبَا میں ہے۔

۳) واوِ جمع جیسے کہ: ذَهَبُوْا، يَذْهَبُوْنَ، تَذْهَبُوْن اوراِذْهَبُوْا میں ہے۔

۴) ي مخاطبہ جیسے کہ: تَذْهَبِيْنَ اوراِذْهَبِيْ میں ہے۔

۵) نونِ نسوہ جیسے کہ: ذَهَبْنَ، يَذْهَبْنَ، تَذْهَبْنَ اوراِذْهَبْنَ میں ہے۔

۶) نَا (ضمیر جمع متکلم) جیسے کہ: ذَهَبْنَا میں ہے۔

ذیل کے صیغوں میں ضمائرِ رفع مستتر ہوتی ہیں:

۱) ماضی کے ان دو صیغوں ذَهَبَ اور ذَهَبَتْ میں۔

نوٹ:۔ ذَهَبَتْ کی ت ضمیر نہیں بلکہ تانیث پر دلالت کرنے والا حرف ہے۔

۲) مضارع کے ان چار صیغوں میں: يَذْهَبُ، تَذْهَبُ، أَذْهَبُ اور نَذْهَبُ.

ضمائرِ نصب

منفصل ضمائر

آپ نے اس سے پہلے یہ صیغے نہیں پڑھے ہیں، یہ لفظ إِيَّـا اور ضمیر نصب متصل (جنہیں آپ پہلے پڑھ چکے ہیں، جیسے: كَ وغیرہ) سے مرکب ہوتے ہیں۔

ضمائر غائب: إِيَّاهُ، إِيّا هُمَا، إِيّا هُمْ، إِيّا هَا، إِيّا هُمَا، إِيّا هُنَّ.

ضمائرمخاطب: إیّا کَ، إیّا کُمَا، إیّا کُمْ، إیّا کِ، إیّا کُمَا، إیّا کُنَّ.

ضمائرمتکلم: إیّا يَ، إیّا نا.

متصل ضمائر

یہ ضمائر مستقل نہیں آتی ہیں بلکہ کسی فعل یا إنَّ اوراس کی اخوات کے ساتھ مل کر آتی ہیں:

ضمائرغائب: سَأَلَهُ، سَأَلَهُمَا، سَأَلَهُمْ، سَأَلَهَا، سَأَلَهُمَا، سَأَلَهُنَّ.

ضمائرمخاطب: سَأَلَکَ، سَأَلَکُمَا، سَأَلَکُمْ، سَأَلَکِ، سَأَلَکُمَا، سَأَلَکُنَّ.

ضمائرمتکلم: سَأَلَنِي (۱)، سَأَلَنَا.

ضمائر جرّ

ضمائر جر ہمیشہ متصل ہوتی ہیں اور ضمائر نصب کی طرح ہوتی ہیں، جیسے: مِنْهُ، مِنْهُمَا، مِنْهُمْ، مِنْهَا، مِنْهُنَّ، مِنْکَ، مِنْکُمَا، مِنْکُمْ، مِنْکِ، مِنْکُمَا، مِنْکُنَّ، مِنِّيْ، مِنَّا.

منفصل ضمائر کب استعمال ہوں گے؟

ذیل کی صورتوں میں ضمائر نصب منفصل ہوں گی:

۱) اگر مفعول بہ ہو اور فعل پر مقدم ہو، جیسے: نَعْبُدُکَ ہم تیری عبادت کرتے ہیں إِیَّاکَ نَعْبُدُ ہم صرف تیری ہی کی عبادت کرتے ہیں کَ نَعْبُدُ کہنا غلط ہے اس لئے کہ وہ متصل ضمیر ہے اور مستقل نہیں ہوسکتی۔

۲) اگر وہ مصدر کا مفعول بہ ہو، جیسے: نَنْتَظِرُ زِیَارَةَ الْمُدِیْرِ إِیَّانَا ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ ہیڈ ماسٹر صاحب ہمارے یہاں آئیں گے۔ اس مثال میں إِیَّانَا مصدر زِیَارَةٌ کا مفعول بہ ہے، ایک اور مثال یہ ہے: مُسَاعَدَتُکَ إِیَّايَ کَانَتْ قَبْلَ مُسَاعَدَتِيْ إِیَّاکَ میری تمہاری مدد سے پہلے تم نے میری مدد کی تھی۔ (میں تمہاری مدد کرتا اس سے پہلے تم نے میری مدد کی تھی)

۳) اگر وہ حرفِ عطف کے بعد ہو، جیسے: رَأَیْتُکَ وَ إِیَّاهُ میں نے تمہیں اور اسے دیکھا۔ یہاں ہم رَأَیْتُکَ وَهُ نہیں کہہ سکتے، اس لئے کہ هُ ضمیر متصل ہے اور مستقلاً نہیں آسکتی ہے، اسی طرح ہم کہتے ہیں: إِنِّيْ وَ إِیَّاکَ نَاجِحَانِ

---

(۱) ضمیر نصب متصل برائے واحد متکلم صرف ي ہے اس کے ساتھ نونِ وقایہ بڑھا دیا گیا ہے، دیکھئے: دوسرا حصہ (نواں سبق)۔

یقیناً میں اور تم، دونوں کامیاب ہیں إِنِّيْ وَكَ یا إِنِّي وَأَنْتَ کہنا صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ أَنْتَ ضمیرِ رفع ہے۔

۴) اگر إِلَّا کے ساتھ آئے، جیسے: لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں مَا سَأَلْتُ إِلَّا إِيَّاكَ میں نے آپ کے سوا کسی سے نہیں مانگا۔

۵) اگر وہ ضمیرِ نصب کے بعد آئے، جیسے: أَيْنَ مَجَلَّةُ الْمُدِيْرِ؟ أَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا ہیڈ ماسٹر کا پرچہ کہاں ہے؟ میں نے وہ انہیں دے دیا یہاں أَعْطَيْتُهُهَا کہنا صحیح نہیں ہوگا، لیکن دونوں ضمیریں ہم رتبہ نہ ہوں بلکہ مختلف الرّتبة ہوں تو دوسری ضمیر متصل یا منفصل دونوں طرح صحیح ہے، اگرچہ اس کا متصل ہونا زیادہ بہتر ہے، جیسے: أَيْنَ كِتَابِيْ؟ میری کتاب کہاں ہے؟ أَعْطَيْتُكَهُ/أَعْطَيْتُكَ إِيَّاهُ وہ تو میں نے تمہیں دے دی ہے۔

۲ — مصدر کا ایک وزن فَعِيْلٌ ہے، جیسے: رَنَّ الْجَرَسُ گھنٹی بجی رَنِيْنٌ بجنا۔ صَفَرَ اس نے سیٹی بجائی صَفِيْرٌ سیٹی بجانا۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ سبق میں آئی تمام ضمائر کو متعین کیجئے اور ان کی نوعیت اور رتبہ متعین کیجئے۔

۳۔ سبق میں آئی تمام ضمائرِ نصب منفصل کو متعین کیجئے اور ان کے انفصال کی وجہ بتایئے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں افعال سے پہلے ضمائرِ نصب استعمال کیجئے۔

۵۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے جملوں میں إِلَّا استعمال کیجئے۔

۶۔ آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو قوسین میں دی گئی ضمیر سے پُر کیجئے۔

۷۔ مثال میں دیئے گئے طریقہ پر دو ضمیرِ نصب استعمال کرتے ہوئے آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۸۔ مثال میں دیئے گئے طریقہ پر دو ضمیرِ نصب استعمال کرتے ہوئے آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۹۔ زبانی مشق: ہر طالب علم اپنے ساتھی سے کہے: يُرِيْدُ فُلَانٌ كِتَابَكَ، أَفَأُعْطِيْهِ إِيَّاهُ؟ فُلاں تمہاری کتاب چاہتا ہے، تو کیا میں اسے دے دوں؟ اور دوسرا اسے جواب دے: نَعَمْ، أَعْطِهِ إِيَّاهُ ٹھیک ہے، اسے دے دو۔ یا

لَا، لَاتُعْطِهِ إِيَّاهُ نہیں، اسے نہ دو۔

۱۰۔ آنے والے افعال کے مصدر فِعِيْلٌ کے وزن پر لائیے۔

۱۱۔ اَلدُّرْجُ اور اَلْخَاتَمُ کی جمع لکھئے۔

۱۲۔ آنے والے افعال کے مضارع اور امر لکھئے۔

اٹھائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱۔ مفعولِ مطلق، جب جملہ میں استعمال شدہ فعل کا مصدر اسی جملہ میں بغرضِ تاکید استعمال کیا جائے تو وہ مفعولِ مطلق کہلاتا ہے اور منصوب ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَنِي بَلَالٌ ضَرْبًا بلال نے مجھے خوب پیٹا صرف ضَرَبَنِي بَلَالٌ سے بھی یہ معنی ادا ہو جاتا ہے، لیکن یہ اس وقت بھی کہا جا سکتا ہے جب اتفاقاً بلال کا ہاتھ آپ کو لگ جائے، یا اس نے از راہِ تفریح آپ کو ہلکی سی چپت لگادی ہو، لیکن ضَرَبَنِي بَلَالٌ ضَرْبًا آپ اسی وقت استعمال کریں گے جب بلال نے سنجیدگی سے آپ کی اچھی خاصی پٹائی کی ہو۔

مفعولِ مطلق ذیل کے چار مواقع پر استعمال ہوتا ہے۔

۱) تاکید کے اظہار کے لئے جیسا کہ سابقہ مثال میں ہے، مزید ایک مثال یہ ہے: ﴿وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾ [المائدة: ۱۶۴] اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے گفتگو فرمائی۔

۲) تعداد کے اظہار کے لئے، جیسے: طُبِعَ الْكِتَابُ طَبْعَتَيْن کتاب دو مرتبہ شائع ہوئی نَسِيْتُ وَسَجَدْتُّ سَجْدَةً وَاحِدَةً میں بھول گیا اور ایک ہی سجدہ کیا۔

۳) عمل کی نوعیت کے اظہار کے لئے، جیسے: مَاتَ مَوْتَ الشُّهَدَاءِ وہ شہیدوں کی موت مرا اُكْتُبْ كِتَابَةً وَاضِحَةً صاف صاف لکھو(۱)۔

۴) اپنے فعل کی نیابت کے لئے، اس حالت میں فعل حذف ہو جائے گا اور صرف مصدر استعمال ہوگا، جیسے: صَبْرًا: صبر کرو یہاں مصدر صَبْرًا فعل امر اِصْبِرْ کا نائب ہے، شُكْرًا: شکریہ یہاں مصدر فعل مضارع أَشْكُرُ کا نائب ہے۔

وہ الفاظ جو مصدر کی نیابت کرتے ہیں:

ذیل کے الفاظ مصدر کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں اور مفعولِ مطلق کے حکم میں ہوتے ہیں:

---

(۱) لفظی ترجمہ ہوگا: واضح لکھنا لکھو۔

۱) كُلٌّ، بَعْضٌ، أَيٌّ، جب یہ تینوں لفظ مصدر کی طرف مضاف ہوں، جیسے:

أَعْرِفُهُ كُلَّ الْمَعْرِفَةِ — میں اس کو پوری طرح جانتا ہوں۔

آخَذَنِي الْمُدِيْرُ بَعْضَ الْمُؤَاخَذَةِ. — ہیڈ ماسٹر نے میری ہلکی سی گرفت کی۔

أَيَّ نَوْمٍ تَنَامُ؟ — تم کیسی نیند سوتے ہو؟

﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾[الشعراء:۲۲۷]

اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جان جائیں گے کہ وہ کونسا پلٹنا پلٹیں گے۔

۲) عدد، جس کا مصدر اس کے معدود (تمیز [۱]) کے طور پر ساتھ ہو، جیسے:

طُبِعَ الْكِتَابُ ثَلاثَ طَبَعَاتٍ. — کتاب تین مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾[النور:۲] ان دونوں کو سو سو کوڑے لگاؤ۔

﴿فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً﴾[النور:۴] — انہیں اسی کوڑے لگاؤ۔

۳) مصدر کی صفت (جبکہ مصدر محذوف ہو) جیسے: فَهِمْتُ الدَّرْسَ جَيِّدًا — میں اچھی طرح سبق سمجھ گیا — یہ اصل میں فَهِمْتُ الدَّرْسَ فَهْمًا جَيِّدًا تھا۔

۴) اسمِ مصدر، یعنی وہ اسم جو مصدر کے ہم معنی ہو، لیکن اس کے حروف مصدر سے کم ہوں، جیسے: كَلامٌ: بولنا اسمِ مصدر ہے اور تَكْلِيْمٌ مصدر، سُبْحَانَ پاکی بیان کرنا اسمِ مصدر ہے اور تَسْبِيْحٌ مصدر۔

كَلَّمَنِيْ كَلامًا شَدِيْدًا — اس نے مجھ سے سخت کلامی کی۔

۵) اُ فعل مجرد کا مصدر جبکہ جملہ میں فعل مزید مستعمل ہو، جیسے: اِشْتَرَيْتُ هٰذِهِ السَّيَّارَةَ شِرَاءً مُبَاشِرًا — میں نے یہ کار خود خریدی ہے یہاں شِرَاءً فعل مجرد شَرَى يَشْرِيْ کا مصدر ہے جبکہ اِشْتَرَى يَشْتَرِي کا مصدر اِشْتِرَاءٌ ہے، قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾[الفجر:۲۰] اور تم مال سے شدید لگاؤ رکھتے ہو — یہاں حُبًّا فعل مجرد حَبَّ يَحِبُّ کا مصدر ہے، جبکہ فعل مزید أَحَبَّ يُحِبُّ کا مصدر إِحْبَابٌ ہے۔

فعل مجرد حَبَّ يَحِبُّ بہت کم استعمال ہوتا ہے جبکہ اس کا مصدر حُبٌّ بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے اور فعل

---

(۱) تمیز اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی مبہم شیء کی وضاحت کرے، عدد کی تمیز مجرور یا منصوب ہوگی، جیسے: ثَلاثَةُ كُتُبٍ، عِشْرُوْنَ كِتَابًا.

مزید أَحَبَّ يُحِبُّ بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے جبکہ اس کا مصدر إِحْبَابٌ بہت کم۔

ب: فعل مزید کا مصدر بشرطیکہ وہ جملہ میں استعمال شدہ فعل کا (مصدر) نہ ہو، جیسے: تَبَسَّمْتُ ابْتِسَامًا میں مسکرا دیا۔ یہاں اِبْتِسَامًا فعل اِبْتَسَمَ کا مصدر ہے، جو باب اِفْتَعَلَ سے ہے، جبکہ تَبَسَّمَ باب تَفَعَّلَ سے ہے، اور دونوں ہم معنی ہیں، قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً﴾[المزمل: ۸] اور سب سے کٹ کر اس سے لَو لگا لو۔ یہاں تَبَتَّلَ باب تَفَعَّلَ سے ہے اور مصدر تَبْتِيْلٌ باب فَعَّلَ سے۔

۶) اسمِ اشارہ جبکہ مصدر اس کا بدل ہو، جیسے: أَتَسْتَقْبِلُنِي هٰذَا الْاِسْتِقْبَالَ! کیا تم میرا اتنا شاندار استقبال کروگے! یہاں هٰذَا مفعول مطلق ہے اور نصب کے مقام میں ہے، اور الْاِسْتِقْبَالَ اس کا بدل ہے۔

۷) اسم ضمیر جو مصدر کی طرف لوٹے، جیسے: اِجْتَهَدْتُ اجْتِهَادًا لَمْ يَجْتَهِدْهُ غَيْرِيْ میں نے وہ محنت کی کہ دوسرے کسی نے ویسی نہیں کی ہوگی۔ یہاں ضمیر غائب هُ اِجْتِهَادًا کی طرف لوٹ رہی ہے۔

۸) مصدر کا مترادف لفظ جیسے: عِشْتُ حَيَاةً سَعِيْدَةً میں نے خوشگوار زندگی بسر کی۔ یہاں حَيَاةً، عِيْشَةً کا مترادف ہے جو جملہ میں وارد فعل عَاشَ کا مصدر ہے۔

۲— مصدر کی کئی قسمیں ہیں:

۱) مصدر المرّة، یہ مصدر اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کام کتنی مرتبہ ہوا، ایک، دو، یا تین بار... یہ مجرد ابواب سے فَعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: ضَرَبْتُهُ ضَرْبَةً وَ ضَرَبَنِي ضَرْبَتَيْنِ میں نے اسے ایک مارا اور اس نے مجھے دو طُبِعَ هٰذَا الْكِتَابُ طَبَعَاتٍ یہ کتاب کئی بار چھپ چکی ہے۔ طَبَعَاتٌ طَبْعَةٌ کی جمع ہے۔

مزید ابواب کے مصدر ان کے آخر میں ایک ة بڑھا کر بنائے جائیں گے جیسے: تَكْبِيْرٌ: تَكْبِيْرَةٌ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہنا إِطْلاَلٌ جھانکنا إِطْلاَلَةٌ ایک مرتبہ جھانکنا جیسے: نُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ ہم نمازِ جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہتے ہیں۔ أَطْلَلْتُ مِنَ النَّافِذَةِ إِطْلاَلَتَيْنِ میں نے کھڑکی سے دو مرتبہ جھانکا۔

۲) مصدر کی ایک اور قسم مصدر الهيئة ہے، یہ فِعْلَةٌ کی وزن پر آئے گا، جیسے: جِلْسَةٌ: بیٹھنے کا طریقہ، مِشْيَةٌ: چال، (چلنے کا ڈھنگ)۔ ہم کہتے ہیں: لاَ تَمْشِ مِشْيَةَ النِّسَاءِ عورتوں کی چال نہ چلو۔ اِجْلِسْ جِلْسَةَ طَالِبِ عِلْمٍ طالب علم کی طرح بیٹھو۔

نوٹ:۔۱:پہلا حرف مصدر المرّة میں مفتوح ہوگا اور مصدر الهيئة میں مکسور۔

۲:ابواب مزید سے مصدر الهيئة نہیں آتا ہے۔

۳)مصدر میمی بھی مصدر کی ایک قسم ہے، یہ مَفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعِلَةٌ کے اوزان پر آئے گا، جیسے: مَمَاتٌ: مرنا، مَعْرِفَةٌ: جاننا، مَغْفِرَةٌ: بخشنا۔

ابوابِ مزید سے یہ اسمِ مفعول کے وزن پر آئے گا، جیسے: مُمَزَّقٌ: پھاڑنا، مُخْرَجٌ: نکالنا، مُنْقَلَبٌ: پلٹنا، قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے: ﴿فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيْثَ وَ مَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ﴾[السبأ: ۱۹] پھر ہم نے انہیں قصہٗ پارینہ بنا دیا اور انہیں تتر بتر کر دیا۔

مشقیں

۱۔آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۳اَ۔سبق میں آئے مفعول مطلق کے تمام صیغے اور ان کی نوعیت بتائیے۔

۳ب۔مفعولِ مطلق کی گذشتہ مثالوں میں اس کی نیابت کرنے والے الفاظ کو متعین کیجئے۔

۴۔آنے والے جملوں میں مفعولِ مطلق کے تمام صیغوں اور ان کی نوعیت کو متعین کیجئے۔

۵۔مفعولِ مطلق کی آنے والی مثالوں میں اس کے قائم مقام الفاظ کو متعین کیجئے۔

۶۔جملہ سَجَدْتُ ... کو مفعولِ مطلق کی تینوں اقسام سے مکمل کیجئے، اس طرح کہ پہلے میں تعداد بتائے، دوسرے میں نوعیت اور تیسرے میں تاکید کا اظہار ہو۔

۷۔مفعولِ مطلق میں مصدر کی نیابت کرنے والے سارے الفاظ لکھئے۔

۸۔فعل کے قائم مقام مصدر کی تین مثالیں دیجئے۔

۹۔آنے والے افعال سے مصدر المرّة بنائیے۔

۱۰۔ آنے والے افعال سے مصدر الهيئة بنائیے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱ —مفعول له یامفعول لأجله، یہ اس مصدر کو کہتے ہیں جو کسی عمل کا سبب بتائے، جیسے:

لَمْ أَخْرُجْ خَوْفًا مِنَ الْمَطَرِ. میں بارش کے ڈر سے نہیں نکلا۔

حَضَرْتُ حُبًّا لِلنَّحْوِ. میں نحو کی محبت میں حاضر ہوا۔

یہاں مصدر خَوْفًا باہر نہ جانے کا سبب بتا رہا ہے، اسی طرح مصدر حُبًّا درجہ میں حاضر ہونے کے سبب کا اظہار کر رہا ہے، یہ مصدر عام طور پر قلبی عمل کو بتاتا ہے، جیسے: ڈرنا، چاہنا، احترام کرنا، وغیرہ اور یہ منصوب ہوتا ہے۔

جو مصدر مفعول لہ ہو وہ عام طور پر منوّن ہوتا ہے، لیکن کبھی مضاف بھی ہوتا ہے، جیسے:

﴿وَلا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ﴾[الإسراء: ۳۱] اور تم اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔

نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

نبی ﷺ نے قرآن مجید لے کر دشمن کے علاقوں میں جانے سے منع کیا، اس ڈر سے کہ کہیں قرآن مجید دشمن کے ہاتھ نہ پڑ جائے (اور وہ اس کی بے حرمتی کریں)۔

۲ —هَلَّا. یہ حرف جملہ فعلیہ میں استعمال ہوتا ہے، یہ فعل مضارع کے ساتھ استعمال ہو تو اپنے بعد والے فعل پر ابھارتا ہے اور فعل ماضی کے بعد ہو تو ندامت کے اظہار کے لئے آتا ہے، جیسے:

هَلَّا تَشْكُوْهُ إِلَى الْمُدِيْرِ. تم ہیڈ ماسٹر سے اس کی شکایت کیوں نہیں کرتے ہو۔

هَلَّا شَكَوْتَهُ إِلَى الْمُدِيْرِ. تم ہیڈ ماسٹر سے اس کی شکایت تو کیے ہوتے۔

هَلَّا انْتَظَرْتَنِيْ. میرا انتظار تو کر لیتے۔

پہلے معنی میں اس کو **حرف التحضيض** کہتے ہیں، اور دوسرے مفہوم میں اس کو **حرف التنديم،** اسی طرح یہ

چاروں حروف: أَلا، أَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا بھی تحضیض اور تندیم (اظہارِ ندامت) کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جیسے قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَ قَالُوْا هٰذَا إِفْكٌ مُّبِيْنٌ﴾[النور: ۱۲] کیوں مومن مردوں اور عورتوں نے جب یہ سنا تو اپنے ساتھ حسنِ ظن نہ رکھا اور یہ نہ کہا کہ یہ تو کھلا ہوا الزام ہے۔

۳ـ رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ لَا رَهْبَةً مِنَ الْاِخْتِبَارِ. علم کے شوق میں نہ کہ امتحان کے ڈر سے۔

یہ لَا عاطفہ ہے، جیسے:

خَرَجَ بِلَالٌ لَا حَامِدٌ.	بلال نکلا، نہ کہ حامد۔
اِسْأَلِ الْمُدِيْرَ، لَا الْمُدَرِّسَ.	ہیڈ ماسٹر سے پوچھو، استاذ سے نہیں۔
كُلِ التُّفَّاحَ لَا الْمَوْزَ.	سیب کھاؤ، کیلا نہیں۔

مشقیں

۱ـ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۳ـ سبق میں آئے مفعول لہ کے سارے صیغوں کی تعیین کیجئے۔

۴ـ آنے والے جملوں میں مفعول لہ کے سارے صیغوں کی تعیین کیجئے۔

۵ـ آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو قوسین میں دیئے گئے الفاظ کے ذریعہ ان کو مفعول لہ بنا کر پُر کیجئے۔

۷ـ آنے والے اسماء کی جمع لائیے۔

۸ـ زبانی مشق: ہر طالب علم دَأْبِيْ وَدَيْدَنِيْ کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے ایک جملہ بنائے۔

۹ـ زبانی مشق: ہر طالب علم دو جملوں میں حرف هَلَّا استعمال کرے، پہلے میں تحضیض کے معنی میں اور دوسرے میں تندیم (ندامت کے اظہار) کے لئے۔

تیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- تمییز یعنی وہ اسم جو سابقہ لفظ یا جملہ میں پائے جانے والے ابہام کی وضاحت کرے، جیسے:

۱) شَرِبْتُ لِتْرًا حَلِيْبًا. میں نے ایک لیٹر دودھ پیا۔ لفظ لِتـــر ایک مقدار کو بتارہا ہے لیکن بات اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک یہ نہ بتادیا جائے کہ وہ مشروب کیا ہے، جیسے پانی، دودھ، شربت وغیرہ۔

۲) إِبْـرَاهِيْـمُ أَحْسَنُ مِنِّيْ خَطًّا. ابراہیم خوشخطی میں مجھ سے بہتر ہے۔ بہت سی چیزیں ہیں جن میں کوئی کسی دوسرے سے بہتر ہوسکتا ہے، اس مثال میں لفظ خَطًّا اس بہتری کے پہلو کو واضح کررہا ہے، تمییز منصوب ہوتی ہے۔

تمییز کی دو قسمیں ہیں:

أ: **تمييز الذّات،** یہ ایسے الفاظ کے بعد آتی ہے، جو مقدار پر دلالت کریں۔ مقدار پر دلالت کرنے والے الفاظ چار قسم کے ہیں:

۱) عدد، جیسے: ﴿يَـاأَبَـتِ إِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَـبًا﴾[یوسف:۴] ابا جان، میں نے گیارہ ستارے دیکھے۔ گیارہ سے ننانوے تک کے اعداد کی تمییز منصوب ہوگی، تین سے دس تک کی جمع اور مجرور، اور سو اور ہزار کی واحد مجرور جیسا کہ ہم دوسرے حصہ (سبق: چوبیس) میں پڑھ آئے ہیں۔

۲) پیمائش (مساحت) جیسے: اِشْتَرَيْتُ مِتْرًا حَرِيْرًا. میں نے ایک میٹر ریشم خریدا۔

۳) ناپ، جیسے: أَعْطِنِيْ لِتْرَيْنِ حَلِيْـبًا. مجھے دو لیٹر دودھ دو۔

۴) وزن، جیسے: عِنْدِيْ كِيْلُوْ غِرَامٌ بُرتُقَالاً. میرے پاس ایک کیلو مالٹے ہیں۔

جو الفاظ مقدار پر دلالت کرنے والے اصل الفاظ کی جگہ استعمال ہوئے ہیں، ان کی بھی تمییز آتی ہے، جیسے:

۱) لفظ كَمْ کتنا جو عدد کی جگہ استعمال ہوتا ہے جیسے: كَمْ بِنْـتًا لَكَ؟ تمہاری کتنی بیٹیاں ہیں؟

۲) مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا. آسمان میں ہتھیلی برابر بھی بادل نہیں۔ یہاں لفظ قَدْرُ رَاحَةٍ ہتھیلی برابر پیمائش پر دلالت کرنے والے لفظ کے قائم مقام ہے۔

۳) هَلْ عِنْدَكَ كِيْسٌ دَقِيْقًا کیا تیرے پاس ایک تھیلی آٹا ہے؟ یہاں لفظ كِيْسٌ تھیلی ناپ پر دلالت کرنے والے لفظ کے قائم مقام ہے۔

۴) ﴿فَمَن يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ﴾[الزلزال:۷] تو جس نے ایک ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

یہاں لفظ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ایک ذرہ برابر وزن پر دلالت کرنے والے لفظ کے قائم مقام ہے۔

تمییز الذات حرفِ جرّ مِنْ کی وجہ سے مضاف الیہ ہوکر مجرور بھی ہوسکتی ہے، جیسے: اِشْتَرَيْتُ مِتْرًا مِنْ حَرِيْرٍ یا اِشْتَرَيْتُ مِتْرَ حَرِيْرٍ لیکن عدد کی تمییز اس سے مستثنیٰ ہے۔

ب: تمييز النسبة. یہ اس ابہام کی وضاحت کرتی ہے جو گذشتہ پورے جملے سے متعلق ہو، جیسے:

حَسُنَ هٰذَا الطَّالِبُ خُلُقًا یہ طالب علم اخلاق کے لحاظ سے اچھا ہے۔ تمییز فاعل یا مفعول بہ میں تبدیل بھی ہوسکتی ہے، جیسے: حَسُنَ بَلَالٌ خُلُقًا بلال اخلاق کے لحاظ سے بہتر ہے کے بجائے حَسُنَ خُلُقُ بَلَالٍ بلال کے اخلاق اچھے ہیں (فاعل)۔

اسی طرح: ﴿وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوْنًا﴾[القمر: ۱۲] اور ہم نے زمین کو چشمے بنا کر پھاڑ دیا۔ کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے وَفَجَّرْنَا عُيُوْنَ الْأَرْضِ اور ہم نے زمین کے چشمے پھاڑ نکالے (مفعول بہ)۔

یہ تمییز ہمیشہ منصوب ہوگی، مجرور نہیں ہوسکتی(۱)

۲— فعل ثلاثی کے مصدر کا ایک وزن فُعْلٌ ہے، جیسے: شَرِبَ: شُرْبٌ پینا، شَكَرَ: شُكْرٌ شکر ادا کرنا۔

۳— دوسرے حصہ (سبق:۹) میں ہم فعلِ تعجب پڑھ چکے ہیں، جیسے: مَا أَجْمَلَ النُّجُوْمَ! ستارے کتنے خوبصورت ہیں! فعلِ تعجب کا ایک اور صیغہ أَفْعِلْ بِهٖ بھی ہے، جیسے:

---

(۱) اس کی مزید صورتیں آپ ان شاء اللہ آئندہ پڑھیں گے۔

مَا أَكْثَرَا لنُّجُوْمَ !　　　ستارے کتنے سارے ہیں!　　= أَكْثِرْبِهَا!

مَا أَفْقَرَهُ!　　　وہ کتنا غریب ہے!　　= أَفْقِرْبِهِ !

یہ دونوں صیغے قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں: جیسے:

﴿فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴾[البقرۃ:۱۷۵]　وہ جہنم (میں لے جانے والے اعمال) پر کیسے ڈٹے ہیں!

﴿أَبْصِرْ بِهِ وَ أَسْمِعْ﴾[الکھف: ۲۶]　وہ کتنا دیکھتا اور سنتا ہے!　أَسْمِعْ کے بعد بِهِ حذف کر دیا گیا ہے، پورا جملہ یوں ہے: أَبْصِرْ بِهِ وَ أَسْمِعْ بِهِ.

مشقیں

۱۔آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۳۔سبق میں آئے تمییز کے تمام صیغے اور ان کی نوعیت متعین کیجئے۔

۴۔آنے والے جملوں میں تمییز کے صیغے اور ان کی نوعیت بتائیے۔

۵۔آنے والے جملوں کو مناسب تمییز سے پُر کیجئے۔

۶۔آنے والے جملوں کو مجرور کیجئے۔

۷۔آنے والے افعال کے مصدر فُعْلٌ کے وزن پر لائیے۔

۸۔زبانی مشق: ہر طالب علم ایک تمییز استعمال کرتے ہوئے کہے: زَمِيْلِيْ أَحْسَنُ الطُّلَّابِ ...

۹۔آنے والے جملوں پر فعلِ تعجب کے دونوں صیغے داخل کیجئے۔

۱۰۔لفظ مِلْءَ کو أُرِيْدُ مِلْءَ كَفٍّ سُكَّرًا (مجھے مٹھی بھر شکر چاہئے) کی طرح کے پانچ جملوں میں استعمال کیجئے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱— حال، یعنی وہ اسم جو کسی کام کے وقت صاحبِ حال کی حالت بتائے، جیسے:

جَاءَ بَلالٌ رَاكِبًا　　بلال سوار ہو کر آیا۔　　یہاں بَلالٌ صاحب الحال (وہ ذات جس کی حالت بتائی جائے) ہے، رَاكِبًا حال اور جَاءَ عمل (کام) ہے۔ حال، كَيْفَ کے جواب میں آتا ہے، جیسے: كَيْفَ جَاءَ بَلالٌ؟ کے جواب میں کہا جائے گا: جَاءَ رَاكِبًا. مزید مثالیں یہ ہیں:

جَاءَتْنِي الطِّفْلَةُ بَاكِيَةً وَ رَجَعَتْ ضَاحِكَةً.

بچی میرے پاس روتی ہوئی آئی اور ہنستی ہوئی لوٹی۔

أُحِبُّ اللَّحْمَ مَشْوِيًّا، وَالسَّمَكَ مَقْلِيًّا وَ الْبَيْضَ مَسْلُوْقًا.

میں گوشت بھنا ہوا، مچھلی تلی ہوئی اور انڈا ابلا ہوا پسند کرتا ہوں۔

حال منصوب ہوتا ہے۔

صاحب حال مندرجہ ذیل میں سے ایک ہوگا:

۱) فاعل	جیسے:	كَلَّمَنِي الرَّجُلُ بَاسِمًا.	آدمی نے مجھ سے مسکراتے ہوئے گفتگو کی۔
۲) نائب فاعل	جیسے:	يُسْمَعُ الْأَذَانُ وَاضِحًا.	اذان صاف سنائی دیتی ہے۔
۳) مفعول بہ	جیسے:	اِشْتَرَيْتُ الدَّجَاجَةَ مَذْبُوْحَةً.	میں نے مرغی ذبح کی ہوئی خریدی۔
۴) مبتدا	جیسے:	الطِّفْلُ فِي الْغُرْفَةِ نَائِمًا.	بچہ کمرے میں سو رہا ہے۔
۵) خبر	جیسے:	هٰذَا الْبَدْرُ طَالِعًا.	یہ چاند طلوع ہو رہا ہے۔

صاحبِ حال عام طور پر معرفہ ہوتا ہے، جیسا کہ گذشتہ مثالوں میں ہے۔ ذیل کی شرائط کے ساتھ وہ نکرہ بھی ہوسکتا ہے:

۱) اگر موصوف ہو کر آئے، جیسے:

جَاءَ نِيْ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ مُسْتَأْذِنًا. میرے پاس محنتی طالب علم اجازت لینے کے لئے آیا۔

۲) اگر وہ کسی نکرہ کی طرف مضاف ہو، جیسے:

سَأَلَنِي ابْنُ مُدَرِّسٍ غَاضِبًا. مجھ سے ایک استاذ کے بیٹے نے غصہ سے پوچھا۔

اگر یہ شرائط (موصوف ہونا، نکرہ کی طرف اضافت) نہ پائی جائیں تو حال کی مندرجہ ذیل صورت ہوگی:

۱) حال، نکرہ صاحبِ حال سے پہلے آئے گا، جیسے:

جَاءَ نِيْ سَائِلًا طَالِبٌ. ایک طالب علم سوال کرتے ہوئے میرے پاس آیا۔

۲) حال جملہ اسمیہ ہوگا اور اس سے پہلے واوِ حال ہوگا، جیسے:

جَاءَ نِيْ وَلَدٌ وَهُوَ يَبْكِيْ. میرے پاس ایک لڑکا آیا اس حال میں کہ وہ رو رہا تھا۔

ارشادِ الٰہی ہے: ﴿أَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَّ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوْشِهَا﴾ [البقرة: ۲۵۹]

یا اس (نبی) کی طرح جو ایک آبادی پر سے گزرے اس حال میں کہ وہ (آبادی) چھتوں کے بل گری ہوئی تھی۔

ان سب صورتوں سے ہٹ کر بھی بعض اوقات صاحبِ حال نکرہ ہوسکتا ہے، جیسے حدیث شریف میں آیا ہے:

صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدًا وَ صَلَّى وَرَاءَهُ رِجَالٌ قِيَامًا.

نبی ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

حال کی قسمیں:

حال یا تو مفرد ہوگا یا جملہ۔

۱) مفرد حال، اس کی مثالیں ہم پڑھ آئیں ہیں، مزید ایک مثال یہ ہے:

دَخَلَ الْمُدَرِّسُ الْفَصْلَ حَامِلًا كُتُبًا كَثِيْرَةً.

استاد درجہ میں بہت سی کتابیں اٹھائے ہوئے داخل ہوئے۔

۲) حال جملہ، جملہ حالیہ اسمیہ ہوگا یا فعلیہ:

جملہ فعلیہ: جَلَسْتُ أَسْتَمِعُ إِلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ مِنَ الْإِذَاعَةِ.

میں ریڈیو سے قرآن مجید کی تلاوت سنتے ہوئے بیٹھا۔ یہاں فعل مضارع ہے۔

اِلْتَحقْتُ بِالْجَامِعَةِ وَ قَدْ تَخَرَّجَ أَخِيْ.

میں یونیورسٹی میں اس وقت داخل ہوا جب میرے بھائی فارغ ہو چکے تھے۔ یہاں فعل ماضی ہے۔

جملہ اسمیہ: حَفِظْتُ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ وَ أَنَا صَغِيْرٌ.

میں نے قرآن مجید حفظ کیا اس حال میں کہ میں چھوٹا تھا۔

جَاءَ الْجَرِيْحُ دَمُهُ يَتَدَفَّقُ. زخمی آیا اس حال میں کہ اس کا خون بہہ رہا تھا۔

جملہ حالیہ میں رابط ہونا ضروری ہے جو اسے ذوالحال سے جوڑے، رابط یا تو ضمیر ہوگا حرفِ واو یا دونوں مل کر رابط بنیں گے، جیسے:

۱) جَاءَ تِ الْأَخَوَاتُ يَضْحَكْنَ بہنیں ہنستی ہوئیں آئیں۔ يَضْحَكْنَ میں ن جو ضمیر ہے حال اور صاحبِ حال کے درمیان رابط ہے۔

۲) دَخَلْتُ مَكَّةَ وَ الشَّمْسُ تَغْرُبُ میں مکہ میں داخل ہوا اس حال میں کہ سورج غروب ہو رہا تھا۔ یہاں صرف حرفِ عطف (واو) رابط ہے، کوئی ضمیر نہیں۔

۳) رَجَعَ الطُّلَّابُ وَ هُمْ مُتْعَبُوْنَ طلبہ لوٹے اس حال میں کہ وہ تھکے ہوئے تھے۔ یہاں ضمیر هُمْ اور حرفِ عطف (واو) دونوں مل کر رابط ہیں۔

حال اور صاحبِ حال میں یکسانیت:

حال عدد اور جنس (تذکیر و تانیث) میں صاحبِ حال کے مطابق ہوگا، جیسے:

جَاءَ الطَّالِبُ ضَاحِكًا.	طالب علم ہنستے ہوئے آیا۔
جَاءَ الطَّالِبَانِ ضَاحِكَيْنِ.	دونوں طالب علم ہنستے ہوئے آئے۔
جَاءَ الطُّلَّابُ ضَاحِكِيْنَ.	سارے طلبہ ہنستے ہوئے آئے۔
جَاءَ تِ الطَّالِبَةُ ضَاحِكَةً.	طالبہ ہنستی ہوئی آئی۔
جَاءَ تِ الطَّالِبَتَانِ ضَاحِكَتَيْنِ.	دونوں طالبات ہنستی ہوئی آئیں۔
جَاءَ تِ الطَّالِبَاتُ ضَاحِكَاتٍ.	ساری طالبات ہنستی ہوئی آئیں۔

۲ — ثلاثی مجرد کے مصدر کا ایک وزن فَعِلٌ ہے، جیسے: لَعِبَ وہ کھیلا لَعِبٌ: کھیلنا۔

۳ — جمع تکسیر کے دو اور اوزان یہ ہیں:

۱) فِعَالٌ، جیسے: نِیَامٌ جو نَائِمٌ اور نَائِمَةٌ کی جمع ہے، قِیَامٌ جو قَائِمٌ اور قَائِمَةٌ کی جمع ہے۔

۲) فُعُوْلٌ، جیسے: قُعُوْدٌ جو قَاعِدٌ اور قَاعِدَةٌ کی جمع ہے، جُلُوْسٌ جو جَالِسٌ اور جَالِسَةٌ کی جمع ہے،

قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ﴾ [آلِ عمران: ۱۹۱] جو اللہ کو اٹھتے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے یاد کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا نِسْوَةٌ جُلُوْسٌ.

نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ چند عورتیں بیٹھی ہیں۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۳۔ سبق میں آئی حال کی تمام مثالیں متعین کیجئے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں حال اور صاحبِ حال متعین کیجئے۔

۵۔ آنے والے جملوں کو مثال میں استعمال حال سے ضروری تبدیلیوں کے بعد پُر کیجئے۔

۶۔ آنے والے جملوں میں حالیہ جملوں اور ان کے رابط کو متعین کیجئے۔

۷۔ زبانی مشق: ہر طالب علم اس طرح کے جملے کہے: جَلَسْتُ أَقْرَأُ/ أَكْتُبُ/ أُفَكِّرُ...

۹۔ آنے والے افعال کے مصادر فَعِلٌ کے وزن پر لائیے۔

۱۰۔ آنے والے افعال کے مضارع لکھئے۔

۱۱۔ بَیْتٌ (شعر) اور فَمٌ کی جمع لکھئے۔

۱۲۔ أَرْحَامٌ اور سُكَارَى کے مفرد لکھئے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- نَجَحَ الطُّلَّابُ كُلُّهُمْ إِلَّا خَالِدًا. خالد کے علاوہ سارے طلبہ کامیاب ہو گئے۔

یہ استثناء (الگ کرنا) کی ایک مثال ہے، استثناء کے تین ارکان ہیں:

۱) مستثنی، وہ چیز جس کو الگ کیا جائے، گذشتہ مثال میں وہ خالدًا ہے۔

۲) مستثنی منہ، وہ چیز جس سے کسی چیز کو الگ کیا جائے، گذشتہ مثال میں وہ الطُّلَّابُ ہے۔

۳) أداة الاستثناء، گذشتہ مثال میں وہ إِلَّا ہے، مزید ادوات یہ ہیں: غَيْرَ اور سِوَى، یہ دونوں اسم ہیں، مَا عَدَا وَ مَا خَلَا، یہ دونوں فعل ہیں۔

استثناء کی قسمیں:

۱) اگر مستثنی اور مستثنی منہ دونوں ایک ہی جنس کے ہوں تو استثناء متصل ہوگا، جیسے گذشتہ مثال۔ ایک اور مثال یہ ہے:

زُرْتُ الْبِلَادَ الْأُرُوْبِيَّةَ كُلَّهَا إِلَّا الْيُوْنَانَ. میں نے یونان کے علاوہ سارے یورپی ممالک دیکھ لئے۔

یونان بھی ایک یورپی ملک ہے۔

۲) اگر مستثنی مستثنی منہ کی جنس سے نہ ہو تو استثناء منقطع کہلائے گا، جیسے:

وَصَلَ الضُّيُوْفُ إِلَّا أَمْتِعَتَهُمْ. سارے مہمان پہنچ گئے سوائے ان کے سامان کے۔

یہاں استثناء منقطع ہے اس لئے کہ سامان اور مہمان دونوں کے اجناس مختلف ہیں اور جملہ کا مفہوم یہ ہوگا کہ مہمان پہنچ گئے لیکن ان کا سامان نہیں پہنچ پایا، قرآن مجید میں ہے کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے بتوں کے متعلق فرمایا:

﴿فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ﴾ [الشعراء: ۷۷]

تو وہ سب (بت) میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے۔

یہاں استثناء منقطع ہے، اس لئے کہ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بتوں کے جنس سے نہیں ہے۔

ایک اور لحاظ سے استثناء مُفَرَّغ یا تَامّ ہوگا۔ اگر مستثنی منہ مذکور ہوتو تام ہوگا جیسا کہ گذشتہ مثالوں میں ہے اور اگر مذکور نہ ہوتو مفرَّغ، جیسے:

مَاجَاءَ إِلَّا حَامِدٌ. حامد کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔

مَا رَأَيْتُ إِلَّا حَامِدًا. میں نے حامد کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔

استثناء مفرغ میں جملہ ہمیشہ نفی، یا نہی، یا استفہام پر مشتمل ہوگا۔

استثناء پر مشتمل جملوں کی دو قسمیں ہیں:

۱) مثبت جملہ، جس کو مُوْجَبٌ کہتے ہیں، جیسے:

اِفْتَحِ النَّوَافِذَ إِلَّا الْأَخِيْرَةَ. آخری کے علاوہ باقی ساری کھڑکیاں کھول دو۔

۲) نہی، نفی یا استفہام پر مشتمل جملہ، جسے غیر مُوجب کہتے ہیں، جیسے:

مَا غَابَ الطُّلَّابُ إِلَّا إِبْرَاهِيْمَ/ إِبْرَاهِيْمُ.

ابراہیم کے علاوہ باقی طلبہ غیر حاضر نہیں ہوئے۔ (منفی)

لَا يَخْرُجْ أَحَدٌ إِلَّا الْجُدُدَ/الْجُدُدُ.

نئے طلبہ کے علاوہ کوئی نہ نکلے۔ (منهي)

هَلْ يَرْسُبُ أَحَدٌ إِلَّا الْكَسْلَانَ/ الْكَسْلَانُ؟

کاہل کے علاوہ بھی کوئی ناکام ہوتا ہے؟ (استفہام)

مستثنیٰ کا اعراب

مستثنیٰ إِلّا کے بعد

استثناء منقطع میں:

مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا، جیسے:

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ. موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔

یہ منقطع ہے، کیوں کہ موت بیماری کی جنس سے نہیں ہے۔

استثناء متصل میں:

۱) اگر موجب جملہ ہوتو مستثنیٰ منصوب ہوگا، جیسے:

يَغْفِرُ اللّٰهُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا إِلَّا الشِّرْكَ. اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

۲) اگر غیر موجب جملہ ہوتو مستثنیٰ کے دو اعراب ہوسکتے ہیں، یا تو وہ منصوب ہوگا یا اس کا اعراب بھی مستثنیٰ منہ کے اعراب کی طرح ہوگا، جیسے:

(نفی) مَا حَضَرَ الطُّلَّابُ إِلَّا حَامِدًا /حَامِدٌ. حامد کے علاوہ کوئی طالب علم نہیں آیا۔

مَاسَأَلْتُ الطُّلَّابَ إِلَّا حَامِدًا /حَامِدًا. میں نے حامد کے علاوہ دیگر طلبہ سے نہیں پوچھا۔

مَا اتَّصَلْتُ بِالطُّلَّابِ إِلَّا حَامِدًا /حَامِدٍ. میں نے حامد کے علاوہ دیگر طلبہ سے رابطہ نہیں کیا۔

(نہی) لَا يَخْرُجْ أَحَدٌ إِلَّا حَامِدًا /حَامِدٌ. حامد کے علاوہ کوئی نہ نکلے۔

لَا تَسْأَلْ أَحَدًا إِلَّا حَامِدًا /حَامِدًا. حامد کے علاوہ کسی سے نہ پوچھو۔

لَا تَتَّصِلْ بِأَحَدٍ إِلَّا حَامِدًا /حَامِدٍ. حامد کے علاوہ کسی سے رابطہ نہ کرو۔

(استفہام) هَلْ غَابَ أَحَدٌ إِلَّا حَامِدًا /حَامِدٌ؟ کیا حامد کے علاوہ بھی کوئی غائب ہے؟

هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا إِلَّا حَامِدًا /حَامِدًا؟ کیا تم نے حامد کے علاوہ بھی کسی کو دیکھا؟

هَلِ اتَّصَلْتَ بِأَحَدٍ إِلَّا حَامِدًا /حَامِدٍ؟ کیا تم نے حامد کے علاوہ بھی کسی سے رابطہ کیا؟

استثناء مفرغ میں:

استثناء مفرغ میں مستثنیٰ کا کوئی مستقل اعراب نہیں ہوتا ہے بلکہ جملہ میں اس کے مقام کے لحاظ سے اس کا اعراب ہوگا، جیسے: مَا رَسَبَ إِلَّا بَلَالٌ بلال کے علاوہ کوئی ناکام نہیں ہوا۔ یہاں مستثنیٰ بَلَالٌ فاعل ہے، اس کا اعراب جاننے کے لئے إِلَّا حذف کردیں تو اعراب سمجھ میں آجائے گا، جیسے گذشتہ مثال میں إِلَّا حذف کردیں تو مَا رَسَبَ بِلَالٌ باقی رہے گا اور یہاں بِلَالٌ فاعل ہے، یہ مستثنیٰ کا اعراب جاننے کا ایک طریقہ ہے جب کہ معنیٰ اس سے مختلف ہوگا۔

اسی طرح مَا رَأَيْتُ إِلَّا بِلَالًا میں نے بلال کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔ میں بِلَالًا مفعول بہ ہے

جیسا کہ مَا رَأَیْتُ بِـلَالًا سے واضح ہے۔

اگر مستثنیٰ کے بعد حرف جر کی وجہ سے مجرور ہو تو اس کا اعراب بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے، جیسے:

مَا بَحَثْتُ إِلَّا عَنْ خَالِدٍ. میں نے خالد کے علاوہ کسی کو تلاش نہیں کیا۔

مَا دَرَسْنَا إِلَّا بِالْجَامِعَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ. ہم نے جامعہ اسلامیہ کے علاوہ کہیں نہیں پڑھا۔

نوٹ :۔ ہم ستائیسویں سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ إِلَّا کے بعد صرف ضمیر منفصل آئے گی، اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ. ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے ۔ نہ کہ إِلَّاهُ

سَأَلَ الْمُدَرِّسُ الطُّلَّابَ كُلَّهُمْ إِلَّا إِيَّاكَ. استاذ نے تمہارے علاوہ سب سے سوال کیا۔ نہ کہ إِلَّاکَ

مستثنیٰ غَيْرَ اور سِوَى کے بعد

ان الفاظ کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوگا اس لئے کہ یہ اس کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں، مستثنیٰ کا اصل اعراب ان دونوں کلمات پر ظاہر ہوگا، جیسے: نَجَحَ الطُّلَّابُ غَيْرَ حَامِدٍ حامد کے علاوہ سارے طلبہ کامیاب ہوگئے۔

یہاں غَيْرَ منصوب ہے جیسا کہ نَجَحَ الطُّلَّابُ إِلَّا حَامِدًا میں منصوب ہے۔

مَانَجَحَ الطُّلَّابُ غَيْرَ حَامِدٍ حامد کے علاوہ کوئی طالب علم کامیاب نہیں ہوا۔ یہاں غَيْـــــرَ منصوب یا مرفوع دونوں ہوسکتا ہے جیسا کہ مَانَجَحَ الطُّلَّابُ إِلَّا حَامِدًا / حَامِدٌ دونوں صحیح ہیں۔

مَانَجَحَ غَيْرُ حَامِدٍ. یہاں غَيْرُ مرفوع ہے جیسا کہ مَانَجَحَ إِلَّا حَامِدٌ میں حَامِدٌ مرفوع ہے۔

مَا سَأَلْتُ غَيْرَ حَامِدٍ. یہاں غَيْرَ منصوب ہے جیسا کہ مَا سَأَلْتُ إِلَّا حَامِدًا میں حَامِدًا منصوب ہے۔

سِوَى کا اعراب بھی بالکل غَيْرَ ہی کی طرح ہوگا سوائے اس کے کہ سِوَى کی ساری حرکتیں اس کے مقصور ہونے کی وجہ سے مقدر رہوں گی۔

مستثنیٰ مَا عَدَا اور مَا خَلَا کے بعد

ان دو ادواتِ استثناء کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوگا جیسے:

اِخْتَبَرْتُ الطُّلَّابَ مَا عَدَا ثَلَاثَةً. میں نے تین کے علاوہ سارے طلبہ کا امتحان لیا۔

ایک شاعر کہتا ہے:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ

اللہ تعالی کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔

یہاں بَاطِلُ پر اصل میں تنوین ہے جو شعر کے وزن کی رعایت کرتے ہوئے حذف کر دی گئی ہے،

۲۔ أَلَا کسی چیز پر تنبیہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے:

﴿ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴾[البقرة: ١٢]

خبردار یہی لوگ اصل مفسدین ہیں اگرچہ کہ انہیں احساس نہیں ہے۔ اس کو حرفِ استفتاح اور تنبیہ کہتے ہیں۔

۳۔ فعل ثُلاثی مجرد کے مصدر کا ایک وزن فَعْلٌ ہے، جیسے: شَرَحَ اس نے وضاحت کی شَرْحٌ: وضاحت کرنا۔

۴۔ دِيْنَارٌ کی جمع دَنَانِيْرُ ہے۔ ملاحظہ ہو کہ مفرد میں صرف ایک ہی ن ہے جب کہ جمع میں دو، اسی طرح مزید چند الفاظ یہ ہیں: دِيْوَانٌ، قِيْرَاطٌ، دِيْمَاسٌ ان کی جمع بھی دِيْنَارٌ کی جمع کی طرح ہوتی ہیں، یعنی: دَوَاوِيْنُ، قَرَارِيْطُ، دَمَامِيْسُ.

۵۔ اگر كَانَ کی خبر ضمیر ہو تو وہ منفصل یا متصل دونوں ہو سکتی ہے، جیسے: أَتُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ قَاضِيًا؟ لَا، مَا أُرِيْدُ أَنْ أَكُوْنَهُ / أَكُوْنَ إِيَّاهُ کیا تم قاضی (جج) بننا چاہتے ہو؟ نہیں، میں وہ بننا نہیں چاہتا ہوں۔ یہاں أَكُوْنَهُ یا أَكُوْنَ إِيَّاهُ دونوں صحیح ہیں۔

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۳۔ سبق میں استثناء کی تمام مثالیں متعین کیجئے اور ہر ایک کی نوعیت (متصل، منفصل، مفرّغ) بتائیے۔

۴۔ آنے والی مثالوں میں مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور استثناء کی نوعیت بتائیے۔

۵۔ آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو سبق میں دیئے گئے الفاظ سے مناسب تبدیلی کے ساتھ پُر کیجئے۔

۶۔آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو سبق میں دیئے گئے الفاظ سے مناسب تبدیلی کے ساتھ پُر کیجئے۔

۷۔آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو سبق میں دیئے گئے الفاظ سے مناسب تبدیلی کے ساتھ پُر کیجئے۔

۸۔آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو سبق میں دیئے گئے الفاظ سے مناسب تبدیلی کے ساتھ پُر کیجئے۔

۹۔آنے والے جملوں کو مناسب مستثنیٰ سے پُر کیجئے۔

۱۱۔آنے والے اسماء کی جمع لائیے۔

۱۲۔آنے والے افعال کے مصدر فَعْلٌ کے وزن پر لائیے۔

۱۳۔ اَلْأَمَةُ کا معنی اور اس کی جمع کیا ہے؟

۱۴۔آنے والے کی اسماء کی جمع دَنَانِيْرُ کے طرز پر لائیے۔

تینتیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱– وَ اللّٰهِ لَأَنْشُرَنَّ الْإِسْلَامَ فِيْ بَلَدِيْ. اللہ کی قسم، میں اپنے وطن میں اسلام کی اشاعت کروں گا۔

یہاں فعل مضارع کے ساتھ جو نون زائد ہے اس کو نونِ تو کید کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں:

۱) نون مشدّد جیسے: أُخْرُجُنَّ تم سب باہر نکلو اس کو نون ثقیلہ کہتے ہیں۔

۲) نون ساکن جیسے: أُخْرُجُنْ تم سب باہر نکلو اس کو نون خفیفہ کہتے ہیں۔

یہ نون تاکید کا اظہار کرتا ہے اور صرف مضارع اور امر کے ساتھ آتا ہے ماضی کے ساتھ نہیں۔

نون تو کید کا استعمال

۱) مضارع مرفوع میں:

۱) چار صیغوں یَكْتُبُ، تَكْتُبُ، أَكْتُبُ، نَكْتُبُ میں آخری ضمہ فتحہ سے بدل جائے گا، لہذا یَكْتُبُ سے یَكْتُبَنَّ (یا یَكْتُبَنْ) ہو جائے گا، اسی طرح بقیہ تینوں صیغوں میں بھی ہوگا۔

۲) اگلے تینوں صیغوں (یَكْتُبُوْنَ، تَكْتُبُوْنَ اور تَكْتُبِيْنَ) میں نون اور اس کے ساتھ والے واو یا ي دونوں حذف ہو جائیں گے، لہذا یَكْتُبُوْنَ، یَكْتُبُنَّ (یا یَكْتُبُنْ) ہو جائے گا، یَكْتُبُوْنَ سے نونِ اعرابی حذف کرنے کے بعد(۱) یَكْتُبُوْنَّ باقی رہا، اجتماع ساکنین (واو اور پہلے نون) کی وجہ سے و حذف کر دیا گیا تو یَكْتُبُنَّ ہو گیا، اسی طرح تَكْتُبُوْنَ سے تَكْتُبُنَّ، یاد رہے کہ واحد کے صیغہ یَكْتُبَنَّ میں ب مفتوح ہے اور جمع کے یَكْتُبُنَّ میں مضموم، اسی طرح واحد مخاطب مؤنث کا صیغہ تَكْتُبِيْنَ سے نونِ اعرابی کو حذف کیا گیا اور نونِ تاکید بڑھایا گیا، پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ي

---

(۱) اس حذف کی وجہ توالی الامثال ہے، یعنی ایک ہی حرف کا تین بار آنا (نَ ن ن)۔

حذف کردی گئی تو تَکْتُبِنَّ ہوگیا۔

۳) تثنیہ کے دونوں صیغوں یَکْتُبَانِ اور تَکْتُبَانِ میں نونِ اعرابی حذف ہوجائے گا لیکن الف باقی رہے گا اس لئے کہ اگر اس کو حذف کردیا گیا تو واحد اور تثنیہ میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا، تثنیہ میں ایک اہم فرق یہ ہے کہ نونِ تاکید اس میں مفتوح کے بجائے مکسور ہوگا اور نونِ تاکید کے بعد وہ یَکْتُبَانِّ اور تَکْتُبَانِّ ہوجائیں گے۔ یَکْتُبَان یَکْتُبَا یَکْتُبَانَّ یَکْتُبَانِّ .

۴) جمع مؤنث کے دونوں صیغوں یَکْتُبْنَ اور تَکْتُبْنَ میں نون باقی رہے گا اور نونِ تاکید اور نونِ نسوہ کے درمیان ایک الف بڑھادیا جائے گا اورنونِ تاکید مفتوح کے بجائے تثنیہ کی طرح مکسور ہوگا، جس کے بعد یَکْتُبْنَانِّ اور تَکْتُبْنَانِّ ہوجائے گا۔

۲) مضارع مجزوم میں:

مضارع مجزوم بھی مضارع مرفوع ہی کی طرح ہے، سوائے اس کے کہ اس میں افعالِ خمسہ کا نونِ اعرابی پہلے سے حذف ہوجائے گا، یہاں چند مثالیں پیش ہیں:

لَا تَجْلِسَنَّ فِيْ هٰذَا الْكُرْسِيِّ فَإِنَّهُ مَكْسُوْرٌ.	اس کرسی پر نہ بیٹھو اس لئے کہ یہ ٹوٹی ہوئی ہے۔
يَاإِخْوَانُ، لَا تَخْرُجُنَّ مِنَ الْفَصْلِ قَبْلَ السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ.	بھائیو، درجے سے ایک بجے سے پہلے نہ نکلو۔
يَازَيْنَبُ، لَا تَغْسِلِنَّ ثَوْبَكِ بِهٰذَا الصَّابُوْنِ.	زینب، اپنے کپڑے اس صابون سے مت دھو۔
يَا أَخَوَاتُ، لَا تَشْرَبْنَانِّ هٰذَا الْمَاءَ.	بہنو، یہ پانی نہ پیو۔

نوٹ :۔ فعلِ ناقص میں نونِ تاکید سے پہلے محذوف شدہ حرف (ي اور و) واپس آجائے گا، جیسے: لَا تَدْعُ: لَا تَدْعُوَنَّ. لَا تَنْسَ: لَا تَنْسَيَنَّ. لَا تَمْشِ: لَا تَمْشِيَنَّ . امر میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

۳) امر میں:

امر میں بھی یہی طریقہ استعمال ہوگا، جیسے:

أُكْتُبْ : أُكْتُبَنَّ.

أُكْتُبَا : أُكْتُبَانِّ.

أُكْتُبُوْا : أُكْتُبُنَّ.

أُكْتُبِيْ : أُكْتُبِنَّ.

أُكْتُبْنَ : أُكْتُبْنَانِّ.

نونِ تاکید کب استعمال ہوگا؟

اس کا استعمال کبھی اختیاری، کبھی لازمی اور کبھی شبہ لازمی ہوگا۔

۱) اختیاری: دو صورتوں میں اس کا استعمال اختیاری ہوگا:

۱۔ امر میں، جیسے: اِنْزِلَنَّ مِنَ السَّيَّارَةِ يَا وَلَدُ   بیٹے، کار سے اترو۔

۲۔ مضارع جب کہ وہ طلبی (امر، نہی یا استفہام) (۱) ہو جیسے:

لَا تَأْكُلَنَّ وَأَنْتَ شَبْعَانُ.   جب تم شکم سیر ہو تو مت کھاؤ۔

هَلْ تُسَافِرَنَّ وَأَنْتَ مَرِيْضٌ؟   کیا تم بیماری کی حالت میں سفر کرو گے؟

۲) لازمی: اگر فعل مضارع جوابِ قسم ہو تو اس کی تاکید لازمی ہے، جیسے:

وَاللهِ لَأَحْفَظَنَّ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ.   اللہ کی قسم، میں ضرور قرآن مجید یاد کروں گا۔   یہاں فعل مضارع أَحْـفَـظُ جوابِ قسم ہے اس لئے کہ اس سے پہلے قسم وَاللهِ ہے، ملاحظہ ہو کہ اس فعل میں صرف نون تاکید ہی نہیں ہے بلکہ شروع میں ایک لام بھی ہے جس کو لام تلقّي القسم کہتے ہیں۔

جوابِ قسم کی تاکید کی تین شرطیں ہیں:

۱۔ مثبت ہو۔ اگر منفی ہو تو نونِ تاکید استعمال ہوگا نہ لام، جیسے: وَاللهِ لَا أَخْرُجُ   اللہ کی قسم، میں نہیں نکلوں گا۔

۲۔ مستقبل کے لئے ہو۔ اگر فعل حال کے معنی میں ہو تو لام استعمال ہوگا نون نہیں، جیسے:

وَاللهِ لَأُحِبُّكَ.   اللہ کی قسم، میں تمہیں چاہتا ہوں۔

وَاللهِ لَأَظُنُّهُ صَادِقًا.   اللہ کی قسم، میں اسے سچا سمجھتا ہوں۔

نوٹ:۔ وَاللهِ لَأُسَاعِدَنَّهُ کا معنی ہے: اللہ کی قسم، میں اس کی مدد کروں گا اور وَاللهِ لَأُسَاعِدُهُ کا معنی ہے: اللہ کی قسم، میں اس کی مدد کر رہا ہوں۔

---

(۱) طلب کے لئے دیکھئے: سبق: ۱۵۔

۳۔ لام اور فعل کے درمیان کوئی اور کلمہ نہ ہو، اگر کوئی اور کلمہ ہو تو نونِ تاکید نہیں آئے گا، جیسے: وَاللهِ لَـإِلَى مَـكَّةَ أَذْهَبُ. اللہ کی قسم، میں مکہ ہی جاؤں گا۔ یہاں لام، حرف إِلَى کے ساتھ آیا ہے، اگر وہ فعل کے ساتھ ہو تو نونِ تاکید بھی آئے گا، جیسے:

وَاللهِ لَأَذْهَبَنَّ إِلَى مَكَّةَ. ایک مثال اور ہے: وَاللهِ لَسَوْفَ أَزُوْرُكَ. اللہ کی قسم، میں ضرور تم سے ملنے آؤں گا۔

قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ ﴾[الضّحى: ۵] اور وہ عنقریب آپ کو عطا فرمائے گا۔ یہ جوابِ قسم ہے، اور قسم ہے: وَالضُّحَى قسم ہے چاشت کے وقت کی۔

۴) شبہ لازمی: إِمَّـا الشرطية (جو إِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ سے مرکب ہے) کے بعد فعل کے ساتھ نون تاکید کا استعمال شبہ لازمی ہے، ملاحظہ ہو کہ إِنْ کا نون مَا کے میم میں ضم کر دیا گیا ہے، چند مثالیں یہ ہیں:

إِمَّا تَذْهَبَنَّ إِلَى مَكَّةَ أَذْهَبْ مَعَكَ. اگر تم مکہ جاؤ گے تو میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔

قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿إِمَّـا يَبْـلُـغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾[الإسْراء: ۲۳] اگر وہ دونوں یا ان دونوں میں سے کوئی ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف کرو اور نہ انہیں جھڑکو بلکہ ان سے شریفانہ کلام کرو۔

۲ — أُفّ ایک اسمِ فعل ہے، اس کا معنی ہے: میں تنگ آ گیا ہوں، میں پریشان ہو گیا، یہ مبنی ہے۔

۳ — قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿ بَـلْ أَحْيَـاءٌ ﴾[آلِ عـمـران: ۱۶۹] یہاں مبتدا محذوف ہے اور مکمل جملہ ہے: بَلْ هُمْ أَحْيَاءٌ بلکہ حقیقت میں وہ زندہ ہیں۔ جب بَـــلْ کسی جملہ کے شروع میں آئے تو وہ حرفِ ابتدا کہلاتا ہے اور إِضراب (اعراض) کا معنی دیتا ہے، اس اعراض کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱) اِعراضِ اِبطال (اِنکار) جیسے گذشتہ آیت میں:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾[آلِ عمران: ۱٦۹]

جولوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ نہ سمجھو، بلکہ حقیقت میں وہ تو زندہ ہیں، ان کے پروردگار کے پاس ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ یہاں بَـلْ اس بات کے انکار کے لئے استعمال ہوا ہے کہ وہ لوگ مردہ ہیں اور اس بات کو بتانے کے لئے کہ وہ لوگ زندہ ہیں۔

۲) اِعراضِ انتقال، جیسے: إِبْرَاهِيْم كَسْلَانُ، بَلْ هُوَ مُهْمِلٌ ابراہیم سست ہے بلکہ وہ لاپرواہ ہے

قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوْا إِنَّا لَضَالُّوْنَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ﴾[القلم: ۲٦،۲۷]

جب انہوں نے اسے (اپنے تباہ شدہ کھیت کو) دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم راستہ سے بھٹک گئے بلکہ ہم تو لٹ گئے۔

اعراضِ ابطال میں پہلی بات کو بالکل کو ترک کر کے اس کی جگہ دوسری بات کو لیا جاتا ہے۔ اعراضِ انتقال میں پہلی بات کو ترک نہیں کیا جاتا بلکہ ایک نئی بات کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مشقیں

۱۔ آنے والے افعال کو نونِ تاکید سے مؤکد کیجئے۔

۳۔ سبق میں آئی نونِ تاکید کی مثالیں ذکر کیجئے اور یہ بھی بتایئے کہ کہاں لازم ہے، کہاں شبہ لازم اور کہاں اختیاری؟

۴۔ زبانی مشق:

أ۔ ہر طالب علم دوسرے سے کہے: لَا تَفْعَلْ كَذَا اور وہ اسے جواب دے وَاللهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا

ب۔ پھر یہ کہے: اِفْعَلْ كَذَا اور وہ اسے جواب دے وَاللهِ لَاأَفْعَلُ كَذَا

۵۔ آنے والے جملوں میں فعل کو ضروری تبدیلیوں کے ساتھ جوابِ قسم بنایئے۔

۷۔ آنے والے افعال کے مضارع اور امر لکھئے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

أ — ممنوع من الصرف (غیر منصرف) یہ وہ اسم معرب ہے جس پر تنوین نہیں آتی ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

۱) وہ اسماء جو صرف ایک سبب (علت) کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہیں۔

۲) وہ اسماء جو دو سببوں (علتوں) کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

ایک علت کی وجہ سے غیر منصرف اسماء

وہ علتیں جو تنہا تنوین روکنے کے لئے کافی ہیں وہ یہ ہیں:

۱) الفِ تانیث خواہ وہ مقصور ہو جو ی لکھا جاتا ہے یا ممدود جو الف لکھا جاتا ہے اور اس کے بعد ہمزہ ہوتا ہے، یہ دونوں تیسرے حرفِ اصلی کے بعد زیادہ کئے جاتے ہیں، جیسے:

الف مقصورہ: مَرْضَی، دُنْیا، حُبْلٰی، هَدَایَا، فَتَاوٰی (۱) یادر ہے کہ فَتًی: نوجوان، رَحًی: چکی، عَصًا: لاٹھی وغیرہ کلمات منصرف ہیں اس لئے کہ ان میں الف مقصورہ تیسرا حرف اصلی ہے زائد نہیں۔

الف ممدودہ: صَحْرَاءُ، حَمْرَاءُ، أَصْدِقَاءُ، فُقَرَاءُ (۲) یادر ہے کہ أَسْمَاءٌ، آبَاءٌ، آلاءٌ، أَنْحَاءٌ منصرف ہیں اور أَقْلامٌ، أَوْلادٌ اور أَحْكَامٌ کے طرح أَفْعَالٌ کے وزن پر ہیں اور ہمزہ ان کا تیسرا اصلی حرف ہے، زائد نہیں۔

۲) الجمع المتناهي (۳) یعنی وہ جمع جو مَفَاعِلُ یا مَفَاعِيْلُ جیسے اوزان پر آئے جیسے:

---

(۱) مَرْضَی: مَرِیْضٌ کی جمع ہے، حُبْلٰی: حاملہ عورت، هَدَایَا: تحفے، فَتَاوٰی: فتوے۔

(۲) صَحْرَاءُ: ریگستان، حَمْرَاءُ: سرخ، أَحْمَرُ کا مؤنث، أَصْدِقَاءُ: صَدِیْقٌ کی جمع، فُقَرَاءُ: فَقِیْرٌ کی جمع۔

(۳) الجمع المتناهي یعنی انتہائی (آخری) جمع، اسماءِ جمع کی جمع ان اوزان پر لائی جاتی ہے، جیسے: مَکَانٌ + أَمْکِنَةٌ + أَمَاکِنُ لیکن اس کے بعد مزید جمع نہیں بنائی جاسکتی ہے اسی لئے اس کو جمعِ متناهی کہتے ہیں۔

مَسَاجِدُ، مَدَارِسُ ، أَسَاوِرُ، حَدَائِقُ، سَلاسِلُ، أَنَامِلُ، فَنَادِقُ.

مَفَاتِيْحُ، أَسَابِيْعُ، فَنَاجِيْنُ، ثَعَابِيْنُ ، مَنَا دِيْلُ.

مَفَاعِلُ کے آخر میں ۃ لگ جائے تو وہ غیر منصرف نہیں رہتا، جیسے: أَسَاتِذَةٌ، دَكَاتِرَةٌ، تَلامِذَةٌ وغیرہ منصرف ہیں لیکن ان دونوں وزنوں پر آنے والے مفرد اسماء غیر منصرف ہوتے ہیں، جیسے: طَمَاطِمُ: ٹماٹر، بَطَاطِسُ: آلو، طَبَاشِيرُ: چاک (chalk) سَرَاوِيْلُ: شلوار۔

دو علتوں کی وجہ سے غیر منصرف اسماء

اس طرح کے اسماء یا تو علم ہوں گے یا صفت:

علم:

اسمِ علم میں جب مندرجہ ذیل میں سے کوئی سبب (علت) پایا جائے گا تو وہ غیر منصرف ہو جائے گا:

۱) تانیث، جیسے آمِنَةُ، زَيْنَبُ ، حَمْزَةُ، ملاحظہ ہو کہ حمزہ گرچہ مرد کا نام ہوتا ہے لیکن چونکہ اس کے آخر میں ۃ ہے اس لئے یہ لفظ مؤنث ہے۔

اگر علم مؤنث تین حرفوں پر مشتمل ہو اور ان کا دوسرا حرف ساکن ہو تو وہ منصرف اور غیر منصرف (۱) دونوں طریقے سے **استعمال ہو سکتے ہیں، لیکن ان کو منصرف استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے، جیسے: هِنْدٌ، دَعْدٌ، رِيْمٌ.**

۲) عجمی ہونا، جیسے: بَاكِسْتَانُ، وِلْيَمُ، إِبْرَاهِيْمُ، لیکن اگر علم عجمی ثلاثی ساكنُ الوسط اور مذکر ہو تو وہ منصرف ہو جائے گا، جیسے: نُوْحٌ، لُوْطٌ، شِيْثٌ جُرْجٌ، خَانٌ (۲) جب کہ علم عجمی ثلاثی ساکنُ الوسط اگر مؤنث ہو تو وہ غیر منصرف ہی رہے گا، جیسے: بَلْخُ، حِمْصُ، نِيْسُ، مُوْشُ، بَاثُ، بَرْثُ (۳)

اگر کوئی عجمی لفظ عربی میں داخل ہونے کے بعد پھر علم بنے تو وہ منصرف ہوگا، جیسے: جَوْهَرٌ جو اصلاً فارسی لفظ ہے اور عربی میں بطور علم استعمال ہوتا ہے۔

---

(۱) غیر منصرف وہ اسم جس پر تنوین نہ آئے۔

(۲) نوح اور لوط علیہما السلام دو پیغمبر تھے، شیث آدم علیہ السلام کے ایک فرزند تھے، جُرج نام ہے، یعنی George. خان برصغیر میں مستعمل ہے۔

(۳) افغانستان، شام، فرانس، ترکی، انگلینڈ اور آسٹریلیا کے شہروں کے نام۔

۳)اگر وہ معدول (مُبَدّل) ہو یعنی فُعَل کے وزن پر ہو، جیسے: عُمَرُ، زُفَرُ، زُحَلُ، هُبَلُ(۱).

۴)اگر اس کے آخر میں ایسے الف نون ہوں جو اصلی نہ ہوں، جیسے: رَمَضَانُ، مَرْوَانُ، شَعْبَانُ، عُثْمَانُ وغیرہ، حَسَّانٌ چونکہ حُسْنٌ سے فَعَّالٌ کے وزن پر ہے اور ن اس کا تیسرا اصلی حرف ہے، زائد نہیں ہے اس لئے اس پر تنوین آتی ہے۔

۵)اگر علم کسی فعل کے وزن پر ہو، جیسے: أَحْمَدُ، جو أَذْهَبُ کے وزن پر ہے، يَزِيْدُ جو يَبِيْعُ کا ہم وزن ہے۔

۶)اگر وہ دو اسموں سے مل کر بنا ہو، جس کو مُرکّب مزجی کہتے ہیں، جیسے: مَعْدِيْكَرِبُ، حَضْرَمَوتُ.

صفت:

ذیل کی صورتوں میں صفت غیر منصرف ہوگی:

۱)اگر وہ أَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس کا مؤنث ۃ بڑھا کر نہ بنایا جائے، جیسے: أَحْمَرُ، أَكْبَرُ جن کا مؤنث حَمْرَاءُ اور كُبْرَى ہے جب کہ أَرْمَلٌ (وہ مرد جس کی بیوی مر چکی ہو) کا مؤنث أَرْمَلَةٌ (بیوہ) ہے اس لئے وہ منصرف ہے۔

۲)وہ فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، جیسے: جَوْعَانُ، شَبْعَانُ، عَطْشَانُ، مَلْآنُ.

۳)اگر وہ معدول ہو، صفت دو صورتوں میں معدول ہو سکتی ہے:

ا۔وہ عدد جو فُعَالُ اور مَفْعَلُ کے وزن پر ہو، جیسے: ثُلَاثُ: بیک وقت تین، رُبَاعُ: بیک وقت چار، مَثْنَى: بیک وقت دو (دو دو) مَثْلَثُ: بیک وقت تین (تین تین) ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوْا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَ ثُلَاثَ وَ رُبَاعَ﴾[النساء:۳] اور اگر تمہیں یتیموں کے معاملہ میں بے انصافی کا ڈر ہو تو تمہیں جو عورتیں پسند ہیں ان میں سے بیک وقت دو یا تین یا چار سے شادی کر لو۔

۲۔لفظ أُخَرُ جو أُخْرَى کا جمع ہے، ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾[البقرة: ۱۸۵]

اور جو بیمار یا سفر میں ہو وہ اتنے دن بعد میں روزے رکھ لے۔

---

(۱)عمر اور زُفر انسانوں کے نام ہیں، زُحل مشہور سیارہ ہے، ہُبل جاہلیت میں ایک بت کا نام تھا۔

ممنوع من الصرف کا اعراب

ممنوع من الصرف کا اعراب ہم پہلے حصہ (سبق ۲۳) اور اس حصے کے پہلے سبق میں پڑھ چکے ہیں، حالتِ جرّ میں ایسے اسماء پر فتحہ ہوتا ہے جیسے:

دَرَسْتُ فِيْ مَدَارِسَ كَثِيْرَةٍ.	میں نے بہت سے اسکولوں میں پڑھا ہے۔
سَافَرْتُ مِنْ لَنْدَنَ إِلَى بَرْلِيْنَ.	میں لندن سے برلین تک سفر کر چکا ہوں۔
هٰذِهِ كُتُبُ زَيْنَبَ.	یہ زینب کی کتابیں ہیں۔

لیکن ذیل کی دوصورتوں میں اس پر بھی کسرہ آئے گا:

۱) جب وہ معرّف بأل ہو، جیسے:

نَزَلْتُ فِيْ هٰذِهِ الْفَنَادِقِ.	میں ان ہوٹلوں میں ٹھہر چکا ہوں۔
اُكْتُبْ بِالْقَلَمِ الْأَحْمَرِ.	سرخ قلم سے لکھو۔
سَلَّمْتُ الرَّغِيْفَ لِلْوَلَدِ الْجَوْعَانِ.	میں نے بھوکے لڑکے کو روٹی دے دی۔

قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَ الْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُوْنَ﴾ [المعارج: ۴۰]

تو نہیں، میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ بے شک ہم قدرت والے ہیں۔

۲۔ جب وہ مضاف ہو، جیسے:

دَرَّسْتُ فِي مَدَارِسِ الْمَدِيْنَةِ.	میں نے مدینہ (منورہ) کے اسکولوں میں پڑھایا ہے۔
اِتَّصَلْتُ بِأَصْدِقَاءِ بَلَالٍ.	میں نے بلال کے دوستوں سے رابطہ کیا۔
هُوَ مِنْ أَحْسَنِ الطُّلَّابِ.	وہ بہترین طلبہ میں سے ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ [التين: ۴] یقیناً ہم نے انسان کو بہترین سانچہ (شکل) پر پیدا کیا ہے۔

نوٹ:۔الفاظ مَعَانٍ، جَوَارٍ، نَوادٍ جو مَعْنًى: معنی، جَارِيَةٌ: بچی اور نَادٍ: کلب کی جمع ہیں مَفَاعِلُ کے وزن پر ہیں اور ساتھ میں منقوص بھی ہیں، ان کے آخر میں ي ہے جو اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب ان پر ال داخل ہو، جیسے: اَلْمَعَانِي، اَلْجَوَارِي، اَلنَّوَادِي، یہ جمع متناہی منقوص کہلاتے ہیں، ان پر حالتِ رفع و جرّ میں تنوین آئے گی، اس لئے کہ ان کی ي حذف ہو جائے گی اور حالتِ نصب میں ي لوٹ آئے گی، اس لئے تنوین حذف ہو جائے گی، جیسے:

مرفوع : هٰذِهِ الْكَلِمَةُ لَهَا مَعَانٍ كَثِيْرَةٌ. اس لفظ کے کئی معنی ہیں۔

یہاں مَعَانٍ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور اس کی ي محذوف ہے، اس لئے اس پر اس ي کے بدلے تنوین ہے۔

منصوب : أَعْرِفُ مَعَانِيَ كَثِيْرَةً لِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ. میں اس لفظ کے بہت سے معنی جانتا ہوں۔

یہاں مَعَانِيَ مفعول بہ ہو کر منصوب ہے اور اس پر تنوین نہیں ہے اس لئے کہ ي موجود ہے۔

مجرور : تُسْتَعْمَلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةُ بِمَعَانٍ كَثِيْرَةٍ. یہ لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

یہاں لفظ مَعَانٍ حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے اور اس پر تنوین اس لئے ہے کہ ي محذوف ہے، ایک اور مثال دیکھئے:

مرفوع : تُوجَدُ هُنَا نَوَادٍ مُّخْتَلِفَةٌ. یہاں مختلف کلب (انجمنیں) موجود ہیں۔

منصوب : أَسَّسَ النَّاسُ نَوَادِيَ مُخْتَلِفَةً. لوگوں نے بہت سی انجمنیں بنائی ہیں۔

مجرور : هُوَ عُضْوٌ فِيْ نَوَادٍ مُّخْتَلِفَةٍ. وہ بہت سی انجمنوں کا رکن ہے۔

مشقیں

۱۔سبق میں آئے ممنوع من الصرف کلمات نکالئے اور ہر ایک کے ممنوع من الصرف ہونے کی وجہ بتائیے۔

۲۔سبق میں آئے ایسے ممنوع من الصرف کلمات متعین کیجئے جن کے جر کی علامت کسرہ ہے اور سبب بتائیے۔

۳۔آنے والی آیات میں ممنوع من الصرف کلمات، سببِ ممانعت اور مجرور بالکسر ہو تو اس کا سبب بتائیے۔

۴۔آنے والے جملوں میں ممنوع من الصرف کو کسرہ کے ذریعہ جر دیجئے۔

۵۔لفظ "جَوَارٍ" کو تین جملوں میں اس طرح استعمال کیجئے کہ پہلے میں مرفوع، دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور ہو۔

۶۔ عَائِشَةُ، عَائِشَةٌ میں پہلا لفظ ممنوع من الصرف ہے دوسرا نہیں، کیوں؟

۷۔أَرْنَبٌ باوجود وزنِ فعل پر ہونے کے منصرف ہے، کیوں؟

۸۔اضافت کی وجہ سے مجرور بالکسر ممنوع من الصرف اسم کی مثال لائیے۔

۹۔ال کی وجہ سے مجرور بالکسر ممنوع من الصرف اسم کی مثال لائیے۔

۱۰۔آنے والے ممنوع من الصرف اسماء کی مثالیں دیجیے:

۱) معدول صفت
۲) عجمی علم
۳) فَعْلَان کے وزن پر صفت
۴) مؤنث علم
۵) معدول علم
۶) أَفْعَلُ کے وزن پر صفت
۷) ایسا علم جس کے آخر میں زائد الف نون ہو
۸) مرکب علم
۹) جمعِ متناهی
۱۰) الف ممدودہ والا اسم
۱۱) الف مقصورہ والا اسم
۱۲) منقوص جمعِ متناهی
۱۳) منصرف مؤنث علم
۱۴) منصرف عجمی علم

۱۱۔إِبْرَهِيْمُ اور لُوْطٌ دونوں عجمی علم ہیں، پہلا ممنوع من الصرف ہے، دوسرا نہیں، کیوں؟

۱۲۔ بَلْخُ اور جُوْرٌ دونوں ثلاثی ساکن الوسط ہیں، پہلا ممنوع من الصرف ہے، دوسرا نہیں، کیوں؟

۱۳۔کونسا علم دونوں طرح (غیر منصرف اور منصرف) استعمال ہوتا ہے؟

۱۔حدیثِ قدسی پڑھیے پھر آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے:

۱) أ۔ جَعَلَ یہاں کس معنی میں ہے؟ اور کتنے مفعول کی طرف متعدی ہے؟

ب۔ جَعَلَ کا ایک دوسرا معنی بتایئے اور مثال دیجئے

۲) أ۔ تَظَالَمُوْا سے کونسا حرف حذف ہوا ہے؟ اور کیوں؟

ب۔ وہ دونوں باب جن میں یہ حذف جائز ہے بیان کیجئے اور دونوں کی ایک آیت سے مثال دیجئے۔

ج۔ یہ فعل کس باب سے ہے؟ اور حدیث میں کس معنی میں ہے؟ اس باب کا ایک اور دوسرا معنی کیا ہے، بتایئے اور اس کی مثال لایئے۔

۳) حدیث سے ایک فعل ثلاثی مجرد نکالئے، اس کا باب، مصدر اور مصدرِ میمی ذکر کیجئے۔

۴) حدیث سے ایک ایسا فعل ثلاثی مزید لایئے جس میں صرف ایک حرف زائد ہو اور اس کا باب، مصدر اور اسمِ فاعل لایئے۔

۵) آنے والے ہر اسم کا صیغہ بتایئے اور اس کا فعل لایئے۔

۶) خط کشیدہ الفاظ کا مکمل اعراب ذکر کیجیے۔

۲۔آیتِ شریفہ پڑھیے پھر آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے:

۱) إمَّا کی اصل کیا ہے اور اس کے بعد فعل مضارع کی تاکید کا حکم کیا ہے؟

۲) لاتَقُلْ پر ف کیوں آیا ہے؟

۳) خط کشیدہ الفاظ کا اعراب ذکر کیجئے۔

۳۔آنے والی آیتوں میں خط کشیدہ الفاظ کا اعراب کیا ہے؟

۴۔آنے والے شعر میں خط کشیدہ الفاظ کا اعراب کیا ہے؟

۵۔آنے والی آیت کریمہ میں خط کشیدہ الفاظ کا اعراب کیا ہے؟

۶۔آنے والے شعر پڑھیے پھر ذیل کے سوالوں کے جواب دیجئے:

۱) اس شعر میں فعل مضارع کی نون سے تاکید کا حکم اور سبب کیا ہے؟

۲) رَأَى یہاں بصری ہے یا قلبی؟

۳) يَبْتَسِمُ کس باب سے ہے؟ اس میں کتنے حرف زائد ہیں؟ ان کا ماضی مصدر اور امر لائیے۔

۴) اَللَّيْثُ کا معنی اور جمع لائیے۔

۵) اَلنُّيُوْبُ کا معنی اور مفرد لائیے اور کیا اس لفظ کی ایک اور جمع بھی آتی ہے؟

۶) لَا تَظُنَّنَّ پر ف کیوں آیا ہے؟

۷) خط کشیدہ الفاظ کا اعراب لکھئے۔

۷۔آنے والے جملوں میں اسمِ اشارہ کا اعراب بتائیے۔

۸۔آنے والے جملوں میں خَوْفًا کا اعراب بتائیے۔

۹۔آنے والے جملوں میں كَمْ کا اعراب بتائیے۔

۱۰۔آنے والے جملوں میں أيّ کا اعراب بتائیے۔

۱۱۔آنے والے جملوں میں ثَلَاثٌ کا اعراب بتائیے۔

۱۲۔آنے والی اصطلاحوں کی ایک ایک مثال جملہ میں لائیے۔

۱۳۔آنے والی اصطلاحوں کی ایک ایک مثال لائیے۔

۱۴۔آنے والے افعال کو باب اِفْتَعَلَ میں تبدیل کیجئے۔

۱۵۔مصدر کے آنے والے اوزان میں سے ہر وزن پر ایک مثال لائیے۔

۱۶۔آنے والے جملوں پر ہمزہ استفہام داخل کیجئے۔

۱۷۔آنے والے جملوں میں مَا کی نوعیت بتائیے۔

۱۸۔آنے والے جملوں میں لَام کی نوعیت بتائیے۔

۱۹۔فعل تعجب استعمال کرتے ہوئے تاروں کی خوبصورتی پر اظہارِ تعجب کیجئے۔

۲۰۔فعلِ تعجب کے دونوں صیغوں کے لئے قرآن مجید سے ایک ایک شاہد پیش کیجئے۔

۲۱۔مَاتَ سے مصدر، مصدرِ مرّۃ، مصدرِ ھیئۃ اور مصدرِ میمی لائیے۔

۲۲۔اگلے شعر کا مکمل اعراب لکھئے۔

۲۳۔آنے والے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا اعراب لکھئے۔

۲۴۔شعر پڑھئے پھر ان سوالوں کے جواب دیجئے:

۱) قَدْ یہاں کیا معنی دے رہا ہے؟

۲) مَا کی نوعیت کیا ہے؟

۳) خط کشیدہ الفاظ کا اعراب لکھئے۔

۲۵۔اگلی آیتِ کریمہ کا اعراب لکھئے۔

۲۶۔آنے والے ہر جملے کو حال بنائیے۔

۲۷۔آنے والے جملوں میں ضمیرِ نصب منفصل کیوں استعمال ہوئی ہے؟

۲۸۔آنے والے جملوں میں فعل کو مصدر میں بدلئے۔

۲۹۔اگلے دونوں سوالوں کے جواب ضمائر استعمال کرتے ہوئے دیجئے، ان میں سے کس میں اتصال اور انفصال دونوں جائز ہے اور کیوں؟

۳۰۔جَعَلَ کے آنے والے معانی کی ایک ایک مثال دیجئے۔

۳۱۔آنے والی آیتوں میں عَسَی کس معنی میں ہے؟

۳۲۔آنے والی مثالوں میں فعل کی نونِ سے تاکید کا کیا حکم ہے؟

۳۳۔ضروری تبدیلیوں کے ساتھ آنے والے جملوں کو جوابِ قسم بنائیے۔

۳۴۔استثناء منقطع کی دو مثالیں (ایک قرآن مجید سے، ایک خود ساختہ) لائیے۔

۳۵۔استثناء مفرّغ کی دو مثالیں (ایک قرآن مجید سے، ایک خود ساختہ) لائیے۔

۳۶۔آنے والے جملہ میں إِنْ شرطیہ پر مَا زائدہ داخل کیجئے اور ضروری تبدیلیاں کیجئے۔

أ

اَلْإِذَاعَتَانِ الْمَسْمُوْعَةُ وَ الْمَرْئِيَّةُ : ریڈیو اور ٹیلی ویژن

اَلْأَرِيْكَةُ: صوفہ — اِسْتَأْجَرَ : اس نے کرایہ پر لیا

اِسْتَحَمَّ : وہ نہایا — اَلْإِسْعَافُ: طبی امداد First aid.

اَلْإِعْلَانُ : اعلان — اَلْاِقْتِرَاحُ : تجویز

اِلْتَحَقَ بِـ : وہ داخل ہوا (کسی اسکول یا ملازمت میں)

اَلْإِمْتِحَانُ النِّصْفِيْ : ششماہی امتحان — اَلْأَمِيْنُ : سیکریٹری، معتمد

أَمِيْنُ الصَّنْدُوْقِ : معتمد مالیات (خازن) — اَلْاِنْصِرَافُ : لوٹنا

ب

اَلْبَرْقِيَّةُ: تار — اَلْبَرْنَامَجُ: پروگرام

اَلْبَطَاطِسُ: آلو — اَلْبَقَّالُ: کرانہ فروش

اَلْبَلَدِيَّةُ: بلدیہ، میونسپلٹی — بِالْمِائَةِ: فی صد

ت

تَخَرَّجَ : اس نے فراغت پائی — اَلتَّطْعِيْمُ: ٹیکہ لگانا

اَلتَّعْمِيْمُ : گشتی اعلان، سرکلر — اَلتَّقْدِيْرُ: درجہ، مرتبہ، (امتحان کے نتیجہ میں)

بِتَقْدِيْرِ مُمْتَازٍ : امتیازی درجہ سے — اَلتِّلْفَازُ: ٹیلی ویژن سیٹ

تَنَزَّهَ:	اس نے تفریح کی (وہ ٹہلا)	اَلتَّوْزِيْعُ:	تقسیم کرنا، اشاعت کرنا

ث

ثَقَافِيٌّ :	ثقافتی

ج

اَلْجَائِزَةُ :	انعام	اَلْجُبَنُ :	پنیر
اَلْجُنَيْهُ:	پاؤنڈ (سکہ کا نام)	اَلْجَوُّ:	موسم

طُلَّابٌ مِّنْ جِهَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ: مختلف اداروں (درجوں، کالجوں، یونیورسٹیوں وغیرہ) کے طلبہ

ح

اَلْحَافِلَةُ:	بس	اَلْحَجْمُ:	جسامت، حجم
اَلْحَرْبُ:	جنگ	اَلْحَرْبُ الْعَالَمِيَّةُ:	عالمی جنگ
اَلْحَرْبُ الْأَهْلِيَّةُ :	خانہ جنگی	حَفْلُ الشَّايِ:	محفلِ چائے نوشی

خ

خِرِّيْجٌ:	فارغ التحصیل	اَلْخَرِيْطَةُ :	نقشہ

د

اَلدَّأْبُ وَالدَّيْدَنُ :	عادت	دَخَّنَ:	اس نے تمبا کو نوشی کی

اَلدِّرَاسَاتُ الْعُلْيَا: اعلیٰ تعلیمی مراحل (ایم، اے۔ ایم، فل۔ ڈاکٹریٹ)

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَلدُّرْجُ :	دراز	اَلدَّوَاءُ الْمُقَوِّيْ :	ٹانک
اَلدُّوَارُ:	چکر	اَلدَّوْلَةُ (جمع دُوَلٍ):	ریاست (ملک)

ر

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَلرَّئِيْسُ:	صدر	رَسَبَ:	وہ ناکام ہوا (امتحان میں)
رَاسِبٌ :	ناکام		

ز

لفظ	معنی
زُحَلُ:	زحل (نظامِ شمسی کا ایک سیارہ)

س

لفظ	معنی	لفظ	معنی
سَجَّلَ:	اس نے ٹیپ کیا	سَحَبَ:	اس نے نکالا (بینک سے پیسہ نکالنا)
اَلسَّرَطَانُ:	کینسر	اَلسُّعَالُ:	کھانسی
اَلسَّفَرْجَلُ:	بہی	سَيَّارَةُ الإِسْعَافِ:	ایمبولینس

ش

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَلشَّاحِنَةُ:	لاری	اَلشَّاشَةُ:	اسکرین (Screen)
اَلشَّبَابُ (جمع شَابٍّ):	نوجوان	اَلشُّرْطَةُ:	پولس
اَلشُّرْطِيُّ:	پولس کانسٹیبل	اَلشَّرِيْطُ:	کیسٹ
شَغَّلَ:	اس نے چالو کیا	اَلشُّقَّةُ :	فلیٹ

ص

اَلصُّنْدُوْقُ:	فنڈ	صُنْدُوْقُ الْبِرِّ :	رفاہی(خیراتی)فنڈ

ض

اَلضَّبْطُ(بِالضَّبْطِ):	بالکل

ط

اَلطَّابَقُ:	منزل	اَلطَّبَاشِيْرُ:	چاک
اَلطِّرَازُ :	نمونہ،ماڈل	اَلطَّمَاطِمُ:	ٹماٹر
طُوِيَ قَيْدُهُ:	اس کا نام خارجِ دفتر کر دیا گیا		
طَيْبَةُ:	مدینہ منورہ کا ایک اور نام		
اَلطَّيْفُ:	روشنی کے سات رنگ (خیال)		

ع

اَلْعَدَسُ:	دال

غ

اَلْغِرَامُ:	گرام	اَلْغَرْغَرَةُ:	غرغر کرنا(حالتِ نزع میں ہونا)
اَلْغِلَافُ:	غلاف،سرورق		

ف

اَلْفُسْحَةُ:	وقفہ (دو گھنٹیوں کے درمیان)	اَلْفِنَاءُ:	صحن
اَلْفَيْنَةُ بَعْدَ الْفَيْنَةِ :	وقفہ وقفہ سے		

ق

قَاعَةُ الْاِمْتِحَانِ:	امتحان ہال	اَلْقَلَمُ الْجَافُّ:	بال پین
قَوْسُ قُزَحَ:	دھنک		

ک

كُرَةُ الْقَدَمِ:	فٹ بال	اَلْكَهْرَبَاءُ:	بجلی
اَلْكِيْسُ :	تھیلی	اَلْكِيْلُوْ غِرَامُ:	کلوگرام

ل

اَللَّائِحَةُ:	قواعد وضوابط	اَللِّتْرُ :	لیٹر
اَللَّوْحَةُ :	چارٹ		

م

اَلْمَانِعُ:	رکاوٹ	اَلْمُبَارَاةُ:	کھیلوں کا مقابلہ Match (میچ)
اَلْمِبْرَدُ:	ریتی	اَلْمُتْحَفُ:	عجائب خانہ (میوزیم)
اَلْمِتْرُ:	میٹر	مَجَّانًا :	مفت

اَلْمَحَطَّةُ : (ریلوے)اسٹیشن — اَلْمُخَيَّمُ: کیمپ

مُدِيْرُ الْجَامِعَةِ: یونیورسٹی کے وائس چانسلر — اَلْمُذِيْعُ : ٹی وی/ریڈیو پر خبریں نشر کرنے والا، نیوز ریڈر

اَلْمُرَاسِلُ : نامہ نگار — اَلْمُرَبِّي: تربیت کرنے والا

اَلْمُرَاقِبُ: نگراں — اَلْمُرُوْرُ: آمدورفت (ٹریفک)

اَلْمِزْلَاجُ: چٹخنی — اَلْمُسَابَقَةُ: مقابلہ

مُسَابَقَةُ السِّبَاحَةِ: تیراکی کا مقابلہ — اَلْمُسَجِّلُ: ٹیپ ریکارڈر

اَلْمُشَاةُ: پیدل چلنے والے — اَلْمُشْرِفُ: ذمہ دار، نگراں

اَلْمُشْرِفُ عَلَى النَّشَاطِ الثَّقَافِيِّ: ثقافتی سرگرمیوں کا ذمہ دار/نگراں

اَلْمَصْرِفُ: بینک — اَلْمِصْعَدُ: لفٹ

اَلْمَطَارُ: ہوائی اڈہ — اَلْمُعْجَمُ: لغت

اَلْمُعْجَمُ الْمَدْرَسِيُّ: اسکولی طلبہ کے معیار کا لغت — اَلْمُعْجَمُ الْجَامِعِيُّ: یونیورسٹی کے معیار کا لغت

اَلْمُعَسْكَرُ: چھاؤنی، کیمپ — اَلْمَعْهَدُ: ادارہ، انسٹیٹیوٹ

اَلْمِغْرَفَةُ : ڈوئی — اَلْمَغَصُ/اَلْمَغْصُ: دردِ شکم

مُفْتَرَقُ الطَّرِيْقِ: چوراہا — اَلْمُفْرَدَاتُ: مفرد الفاظ

اَلْمِرْوَحَةُ: پنکھا — اَلْمُقَابَلَةُ: انٹرویو، ملاقات

اَلْمَقَالُ: مضمون، مقالہ — اَلْمِقَصُّ : قینچی

اَلْمَقْصِفُ: کینٹین — اَلْمِقْلَاةُ : کڑاہی

اَلْمُكَيِّفُ: ایئر کنڈیشن — اَلْمِلْيُوْنُ: میلین (دس لاکھ)

اَلْمُمْتَازُ: ممتاز — اَلْمِمْحَاةُ: مٹانے کا آلہ، ربڑ

اَلْمِنْجَلُ: درانتی — اَلْمُنْعَطَفُ : موڑ

مُوَاظِبٌ: پابند — مَوْقِفُ السَّيَّارَاتِ: کار پارکنگ

مِيْلَادِيٌّ/لِلْمِيْلَادِ: عہد ما بعد مسیح

ن

اَلنَّادِيُ:	انجمن(Club) کلب	اَلنَّادِيُ الْأَدَبِيُّ:	ادبی انجمن
اَلنِّشَاطُ:	سرگرمی	نَشْرَةُ الْأَخْبَارِ:	خبرنامہ
نَصَّ:	صراحت کرنا، وضاحت کرنا	اَلنَّظَّارَةُ:	چشمہ

ہ

اَلْهَاتِفُ:	ٹیلی فون

و

وَرَقَةُ الْغِيَابِ:	حاضری کا دفتر	وَزَّعَ:	تقسیم کیا